

BROWN AND  
DRENCHED  
BOOK

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_222320**

UNIVERSAL  
LIBRARY



OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۲۳۱۶ مترین Accession No. ۱۷۵۳۶

Author شائق حسین سید

Title سفیر ماتم ۱۳۳۵ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

---



الملك الله

بِعَوْنِ صَائِعِ مَكِينِ مَكَانِ خَلْقِ نَسِيمِ زَمَانِ

# سفر مائتم

Checked 1978

مصنفه

(موسوی)

عالم جناب انتیاب ایب میحی سید شائق حسین خاں صاحب

بہادر جاگیر کمانڈنگ پلین ستر خاص مبارک تہذیب نو

میسلم سابق مدار المہام

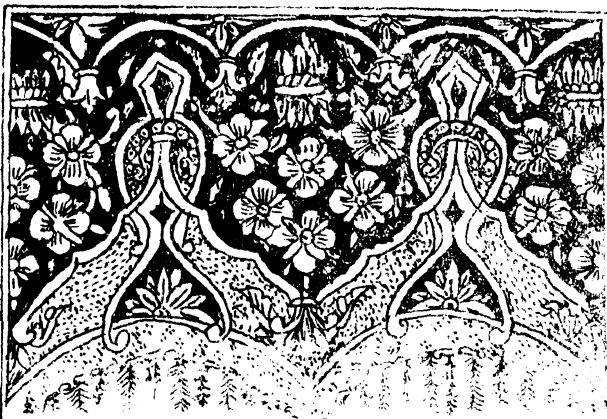
باہتمام ہسید علی حسین منیر

در خیر کونین سید ربیعہ کونین

ہوی

۳۵ ۱۳ ۵۵





# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قصید کا۔ درخت سید المرسلین خاتم المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ  
 صاحب قاف حسین صلی اللہ علیہ وسلم۔ (در وصف معراج)

دکھا کے دغ قسمہ سب زید بیضا  
 کہ دیکھتے ہی ہوئے دنگ حضرت مہدی  
 عنان عرش کی بیت احرام تک پہنچا  
 صدائیں گونج رہیں تھیں ملک کی تاب نہ  
 وہ شام چار طون جس میں نور کا جلوہ  
 رخ عروس سب سے پہنچی نقاب دجہ  
 وہ شام جس سے جمل دلیں طسدر حوہ  
 حریم کعبہ سے اکنان مسجد الاقصیٰ

میں سب رنی کا کرے زکیوں دعوے  
 شہر کے کا ایسا جہوم پئے درپے  
 پہنچا پہنچا سراسر حریر نور کا فرش  
 سما صحن و ملک تھے جو صحن تخیلات  
 وہ شام کہ جس میں دمیدہ صبح اسید  
 وہ شام جس میں در صبح عیش تھا پنہاں  
 وہ شام جس کا شہر سے فزون تھا دکان  
 وہ شام مردیک چشم کی طرح جوہ دکھا

وہ شام جس میں ہر ایک کوہ کوہ طور بنا  
 وہ شام جس میں تھے ذرات جملہ قہر کنان  
 وہ شام جس میں بشارت تھی ہر طرف بلند  
 وہ شام جس میں بشر تھے جبریل امین  
 وہ شام جس میں ملائکہ تھے نہایت گویا  
 وہ کون برج رسالت کا نسیر عظیم  
 ملا خلت الافلاک شان ہے جسکی  
 گل ریاض تھا باغبان گلشن شرع  
 وہ شاہ جسکی ریاحین خلق کے آگے  
 ایسی خاک قدم سے بڑھی ہے یہ غرت  
 ہوا نصیب کسے اسکا رتبہ عالی  
 جو ایک بحر ہی موتی عطا کرے وہ کیم  
 جس نے فخر کیا ہے بعد نوشیرون  
 جو حکم خلا اسکی حکمت عالی  
 میم زلف بی۔ ہے تمام عالم میں  
 م غزال ہوا مخد جو ناز میں  
 وہ حکمران کہ اطاعت کا جسکی حلقہ کو  
 زمیں پہ آگ برسنے لگے بجائے طر  
 یہ ایک جامد و صامت ہے بھی گواہی دی  
 درائے عقل مری رائے میں اسکا و  
 وہی ہے باعث ایجاد آسمان و زمین

حرات اسکی تجلی گئی تھی تار صفا  
 کہ آج شمس نبوت ہوا ہے جلوہ بنا  
 وہ شام جس میں ہر لکھا لکھ بستر  
 ضمین سر خدا دامن ما اوحے  
 ہر ایک کہتا تھا حضرت کو مہربا اہل  
 وہ کون بحر نبوت کا لولوے لالا  
 وہ شاہ جامہ لولاک جسکو ہے زیبا  
 شمیم غنچہ یاسین و دوحہ طاہر  
 ہے خار و خس سے بھی کم رتبہ جنت الماد  
 نہ کہنچیں عرش یہ کیوں سر کو شیر و بطی  
 کہ جسکے سامنے ہیست رفعت شعرا  
 کہیں نہ پست ہو بخشش سے ہمت والا  
 ہے جسکی ذات پنازاں عدالت کبری  
 کہیں رہے نہ قواریر نہ فلک میں ہوا  
 صدا درود کی دیتا ہے عطسہ عیسی  
 اسکی زلف منبر ہے ملت سودا  
 تمام خلقت دنیا جمع مافیہا  
 نگاہ ناز سے دیکھے جو وہ سوے عنبر  
 رسول ہونے کا جب آپ نے کیا دعوی  
 بغیر خالق یتما مسلم الا  
 وہی ہی حضرت ختمی مآب خیر و ا

|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                     |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>محمد عربی صاحب عصا و لوا<br/>کہ انتظار تہا یہ اربعین کا سارا</p>                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                 | <p>رسول برحق خلاق و علت ایجاد<br/>رسول حق ہوئے چالیسویں برس حضرت</p>                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |
| <p>قطع کے</p>                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |
| <p>کمال ہے احديث کا احمد کیتا<br/>کہ لائے بھر پیغمبر پیام روح فزا<br/>کہ روز وصل تھی وہ شام لیلیۃ الاسری<br/>سوار ہو کے بہ اعزاز چلے آئے مولا<br/>ہے اب حبیب کو اپنے خدائے یا و کیا<br/>چڑھے براق پہ یوں جیسے طور پر ہوئی<br/>حرم میں تھا کہ ہوا وصل مسجد الاقصی<br/>کہ ایک گام سے کم تھی فضا کے رفق<br/>کہ ہاتھ رکھے پہلیا کے سدرہ طوبی<br/>کہ جس سے ہو گیا پر نور دیدہ شعرا<br/>کہ آفتاب نظر آ رہا تھا مثل سہا<br/>فلک کا ذرہ اعلیٰ مقام اودنی<br/>وہ جلوہ دیکھا کہ شتاق جکے تھی موسیٰ<br/>ہو ا قریب فادھی النبیہ ما اوسے<br/>کریں گے تیری شفاعت شفیع روز جزا</p> | <p>یہ چار اربعین دلیل کمال ہر شے کی<br/>زہے سفیر خجستہ مسیر روح قدس<br/>یہ تنہیت علی مشکوئے اقم ہانی میں<br/>یہ ہے براق سواری کامیں کاب میں ہو<br/>پس از سلام یہ عرض خدمت عالی<br/>یہ مژدہ سکے تجلی فگن ہوا رخ پاک<br/>مثال برق ہوا زیران براق رواں<br/>نجوم نقش قدم پر نزل سکے آنکھیں<br/>ہوا نہ پوسہ دامن زین از نہیں ممکن<br/>جلو میں آپکے پر تو فگن تھی سیرق سبز<br/>عجب مقام پہ پہنچے حضور رات کے وقت<br/>چلے کہاں سے کہاں یکلان میں پہنچے<br/>لگا تھا سر رما زار چشم حق میں میں<br/>زہے حبیب کہ دیکھا حبیب کو اپنے<br/>عبث ہے فکر گناہوں کی کوئی خوف نگر</p> |
| <p>ستیم نظم نظامی سے بڑھ گئی یہ نظم<br/>کہنے لگی روح نظامی بھی سکے صل علی</p>                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                    |

## خبرِ کلا

قصیدہ اور منقبت حضرت اسد اللہ الغالب ہربر السالبا امام  
المشارق والمغرب امیر المومنین علی ابن ابی طالب بن محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم

خسر و روز نے گرد و نپہ نکالا ہے علم  
کرد لشکر کی طرح اوڑنے لگا رنگ سحر  
زن جادو کی طرح ہو گئی ظلمت نہاں  
خطا بیض یہ نہیں بن حسن بنے بڑا کر  
صبح کو مہر حیا تاب نے ہوتے ہی بلند  
جس طرح سے اسد اللہ نے مساکین  
اے تھے بدر واحد میں نہی کہنے پہ پہنچ  
معتبر جو میں مورخ وہ یہ کرتے ہیں کیا  
خبر آئی کہ بغاوت پہ میں آمادہ بیہود  
فی حکم دیا جنگ کی تیاری کا  
جگہ جمع ہوئے آگے دلیراں عرب  
فتح خیر کا ارادہ جو قسم پایا  
فتح خیر میری طاقت میں سا نہیں  
قلعہ ہی ایک گر حصن حصین دیکھو یہاں  
حصن نام جسے کہتے ہیں حصن اول  
و دوسرے قلعہ میں اس سے بھی ہیں بڑا کر  
تھا اگر ساتویں منزل میں ہاں دیو پیدا

قلعہ چرخ بہ لہر اتا ہے ذرین برچیم  
یک بیک دھننے لگے فوج کو ایک قدم  
تھنواں نہیں وہ چلا کینچ کے خنجر رستم  
رکھ لیا ازرق شامی کو تہ تیغ و دوم  
کس طرح کر دیا ت خانہ انجم برسم  
چڑھ کے دوش شد لاکھ توڑی ٹھیکہ  
اور گئے تھو یونہی خیر کسطن نے کے علم  
ساتویں سال میں ہجرت سلطان ام  
اور ہوئے عازم تادیب رسول اکرم  
اور آراستہ ہوئے لگیں فوجیں سیم  
یکہ تازاں جہاں نیک سیر نیکہ شیم  
عرض کی بڑے یہ بوشیم نے اس شاہ ام  
سیکڑوں راہ میں کٹے میں ہزاروں ام  
نہنواں سے نہن دساتوں حصا او کو کم  
دس ہزار دسویں سپاہی ہر ایک شیرا جم  
جنتی تلوارین میں شہر و جہاں از دروم  
ہے یہاں آپ کو سمجھے ہو سے مر جب رستم

رعب سے اُسکے سدا کا پتا ہے قیصر روم  
 فتح یہ قلعے سلاطین سے بھی ہونے سکے  
 جب سخن اسکا ہوا ختم تو پہر حضرت نے  
 ہے تو کلت علی اللہ یہاں ورد زباں  
 کفر و اسلام کا جھگڑا وہ کر گیا فیصل  
 کوچ کا حکم دیا بڑھنے لگی فوج تمام  
 ایسا رہبر ہو تو دل فوج کا کیونکر بڑھے  
 ہاتھ جوڑے ہوا انصار و جہاں تھے قریں  
 مومنہ عورتیں کچھ ساتھ تھیں اس نیت سے  
 تاکہ میدان سے پہر میں مرد جو زخمی ہو کر  
 صورت باد صبا تارہ صبا جا پیو چکے  
 کچھ جو موجود تھے اس وقت مہین میں ہوئے  
 تہا یہ مضمون کہ خیر یہ چڑھا لئی ہو گی  
 متوجہ ہوا ہے لشکر اسلام اودھر  
 چار سو کل میں پیادے تو سوار ایک ہزار  
 زلک کے لڑے آئے گی کہیں سے اب فوج  
 مشتعل ہونے سے پہلے ہی بجادویہ  
 پہنچی جہد میں یہ خبر اذ کو اور کسی کے حوالے  
 حاکم قلعہ نے پہر قتل خوشی توڑا  
 کیا بنا لیں گے ہلا آکے یہاں خلیفہ  
 جی میں کیا سمجھیں میں نے یہی کہ سردا

نام سے اُسکے لرزتے ہیں سلاطین عجم  
 منہزم ہو کے گیا لشکر کسری پھیم  
 ٹھکے فرمایا کہ باتیں میں یہ سب قابل ذم  
 مری تائید یہ ہے خالق انوار و ظلم  
 اب سی سمت بڑھ گیا مرے لشکر کا علم  
 آگے لشکر کے چلا شیش پناہ عالم  
 ایسے لشکر کے ہی بڑے کہیں ہتے میں قدم  
 آگے آگے تہا دوائی بچے لشکر کا علم  
 جنگی تعداد کسی طرح نہ تہی بنیں سکے  
 اونچی خدمت وہ کر نہی خمویہ رکھیں ہرم  
 ہو گئی ہوائی زمین روکش تان نام  
 ایک نے نامہ کیا حاکم خیر کو رستم  
 مطلع آپ کو پہلے سے کئے دیتے میں ہم  
 یہی موقع ہے کہ سر کیجئے چن چن کئے  
 یہ وہ میں جنگا برابر ہے وجہ واد و عدم  
 اور سامان رسد کا بھی نہایت ہی کم  
 تقنی فوج میں ہیں ہاں ٹوٹ پریں سلاطین  
 رہ گئے سکے میں خاموش مثال اکہم  
 درخیر کی طرف دیکھکے بولا اظلم  
 قلعے میں قلعہ گردوں سے سوا استحکم  
 سر قلم ہونے کے ہلا حصن میں رکھیں تو قدم

کہدو مرتب سنبھالے رہو وہ حصن قہریں  
 اور حارث کو یہ دو حکم نکالے باہر  
 آئیں اطراف و جوانب سے بھی مردانہ  
 استعداد ہو گئے اس حکم کے سنتے ہی یہود  
 سپہ کفر اور دہر لشکر اسلام اور  
 شاہ کو شک کے فریضے سے فراغت ہوئی  
 فتنہ اسکے سوا اور ہوئے ہیں سوا  
 تھی یہ تاکید کہ آگے وہ رہیں لشکر کے  
 کوئی راہ ہے خیبر سے قریں کوئی در  
 اپنے سردار کی تھی اونکو اطاعت منظور  
 راہ میں انکو طاماض و حیراں انکے  
 وچھی اوس سے جو زمیں کی تو کوئی دھکی  
 جب شب ہوا انکو گرفتار کیا  
 نہ فرمایا کہ تو کون ہے کیا ہی تر نام  
 یہ صحابی نے کہا لیکے کر سے تلوار  
 نہ نے فرمایا کہ تان فتح نظر بند رہے  
 بچکی جاں تو کی جوڑ کے ہاتھ کو یہ عرض  
 اس میں کچھ شک نہیں پیغمبر برحق ہیں  
 غمخیزی کے لئے میں قلعہ سے آیا تھا یہاں  
 صدق نیت سے کیا دین محمد کو قبول  
 بے کم و کاست کہی دیتا ہوں انکا حال

ہیں وہیں سارے خزانے رد و نیار و درم  
 کس خزانے میں جالوت کے لشکر کا علم  
 فوجی راستہ ہوں مورچے ہوں مستحکم  
 بیرقیں کہنے لگیں ہو گئیں تلواریں سلم  
 قاضی فتح و طغر خالق انوار و ظلم  
 ایک صحابی کو طلا یہ کامو حکم اُسد  
 باوچکے روانے میں عباس سے نہ تھکم  
 اور دیتے رہیں اسکی خیر اکو پیہم  
 جلد منزل کیسی طرح پہنچ جائیں ہم  
 حکم پاتے ہی روانہ ہوئے وہ نیکو  
 کہ وہ رکھتا تھا کہیں اور کہیں تھا تھا قہر  
 تھے سفاکت میں کچھ آثار فرست منضم  
 اور لے آئے وہیں پیش رسول اکرم  
 مجھ سے سچ سچ تو بتا چوٹ نکر لا و نعم  
 یہ تو جاسوس ہے سر اسکا کرد نکاتین  
 قابل قتل نہیں ہے نکر داسپہ ستم  
 یہ ایالت یہ شہامت یہ شہا خلق و کر  
 اللہ اللہ یہ صولت یہ جلال یہ قسم  
 اب نجاؤں کا دہاں حضرت موسیٰ کی قسم  
 اب نہ چوہیں گے مرے ہاتھ نہ تھکتے قسم  
 اب اگر سچ نہ بتاؤں ہی مرحق میں ستم

سہ زمین نے عثمان پہنیں اسکا جو آ  
 سر ملندا ایسا کہ کہی اسے ایواں سپہر  
 آفتار ذبحی بدولت وہ زمین پر زرخیز  
 بہ طرف سر فلک راہ میں ایسے میں پہا  
 حور کی طرح سے آراستہ ہی باغ فدک  
 آپ کے آنے کی پہلے سے جو سن لی جبر  
 آپ کے فوج کی تعداد ہے معلوم نہیں  
 ہے جو شہور جہاں سب کلاں حصن ہو  
 مری دانت میں ہی فتح ایسی مشکل  
 اور حفاظت بھی زیادہ ہی اسی کی منظو  
 ہیں سچیں ہزار آدمیں مسلح میں جو اس  
 شکے یہ جوش و غامیل کیا لشکر میں  
 شاہ نے پڑھ کے دعا مانگے خالق سے  
 منہجہ دوسرے در عالم کے قدم کا یہ تہا  
 آگے قلعہ کے پاس اور نہ کسی نے ٹوکا  
 آدمی کیا کہ یہی حال دود و دام کا تھا  
 کی ذرا اکلب نے عوعوز شتر نے عاف  
 نہ تو پتہ کہیں کہہ کا نہ تو شعلہ بڑ کا  
 نہ سنی مرغ سحر کی بھی کسی نے فریاد  
 حرکت کرتا تھا گردوں تو قضا کہتی تھی  
 روشنی پہل گئی صبح کی جب دن نکلا

قلعہ خیر کا جت کہتا ہے سارا عالم  
 ایسا سر سبز کہ کہئے اسے گلزار ام  
 جو کون اس ہی اسے حاصل ہے وہاں تربیم  
 خمیں پہل یہ ابر کے ڈر کے قدم  
 سامنے اس کے میں کیا چیز سبائیں عجم  
 خیر ہی جنگ پہ میں پس لئے تیغ و علم  
 اوس کے وہ خند و ہل فوج ہے اور خیل خند  
 اوس میں میں گنج و خزان دُر و دریا درم  
 جسے میں حصن یہی سب سوا استحکم  
 دخت حاکم میں ہستی ہے جو ہے شہریم  
 سب سب سر حجاب حارث میں د و لکھ لکھ  
 نیچے جو تہ پہر نے لئے مثل شہریم  
 نصف شب تھی کہ رکھا دوا دی خیر قلم  
 ہو گیا شہر خوشاں کا دواں پر عات  
 ایسے سوئے کہ بنے مردک میں عدم  
 نہ او ہا شور شقال اور نہ زمیر ضغیم  
 مہنہ نائے فرس و خیل نہ جلائے غنم  
 تھا یہ سنائے کا عالم کہ ہو اگر گئی رم  
 سب تو سب یاد سحر گاہ نے مارا بہریم  
 جہلا تا تھا تارہ تو ادب کہتا تھا جہم  
 خواب غفلت میں اس کیمر تہ چونکے ظلم

منہ بنانے کی ہی رہو اونکے آواز سنی  
 سب رہ پوش جو ان بھی نظر آئے اونکو  
 سبزہ و خاک سے اوپر ہوا دود و دہشت  
 ہو گئے دیکھ کے خالیف جو نہایت تھو دلیر  
 آگئی یاد انہیں لشکر داؤد کی شان  
 فوج نے گمیر لیا قلعہ کی راہوں کو تمام  
 ایک سردار تھا محمود صف لشکر میں  
 شہر اپنی حصار آکے وہ مردیندار  
 دیکھے اوس سنگ کی نیچے وہ سب بار ہوا  
 ستاسف ہو حوشہ دیکھ کے حالت اٹھی  
 کچھ دنوں ایسی ہی حالت رہی دونوں جا  
 نے پینے کی جو چیزیں نہیں کی ہونے لگی  
 تیں گے کبھی میدا نہیں اگر کفار  
 ناسب کہ ہم خود کریں برہ کر حملہ  
 والا نے دلیر و نیکی یہ سنکر گفتار  
 لیکے کچھ فوج وہ پائیں حصار آپہنچا  
 اوس صحابی نے نہ شجاعت کو دکھا چہرے  
 وار کفار کا دینداروں سے روکا نہ گیا  
 دوسرے دن بھی اسی طرح شکیں کھلیں  
 سو محلہ بڑھ گئے کفار کے دیے ہی سخت  
 شہ نے فرمایا اگر خیر سے گزری یہ را

اور چمکی ہوئی تلواریں بھی دیکھیں پس  
 ایک طرف اونکے فرس ایک جگہ انکے خیم  
 بچیں خیموں کے لہراتا ہوا سبز علم  
 وہی رو پوش ہوئی تھے جو شجاعت میں علم  
 پہ گیا زیر فطر لشکر سونے کا حشم  
 تہا یہ اندیشہ کہیں یہاں بجائیں انظم  
 تھک گیا تھا وہ بہت ادب نہیں تھے  
 ہنکا اور پستے کسی شخص نے ایک نکتہ  
 مرتبہ پاکے شہادت کا گیا سوئے خیم  
 اوسکی بخشش کی دعا مانگی چشم پر نم  
 نہ بڑے یہ نہ وہ کھلے کہ ہونوار میں علم  
 عرض صحابہ نے کی آپ امیر شاہ احمد  
 بیٹھے بیٹھے اسی امیدیں الٹا گئے  
 عہد توڑا ہے تو کچھ بائیں منہ رہی  
 اک صحابی کو نہایت کیا لشکر کا علم  
 دیکھتے ہی اوسے بس ٹوٹ پڑی اسلم  
 کیا کرے کوئی اگر فوج کے اوٹھ جائیں  
 اونکی تعداد زیادہ یہ نہایت تھے ہم  
 تین دن تک تہی نہ ہریت یہ نہ ہریت  
 رہیں تہا شو رہا زہر زہر کا وہ دم  
 اپنے لشکر کا میل و سٹھ شخص کل دنگا

جو ہے کرا رصفت جسکی ہے غیر فرار  
 جو خدا کا ہے محب اور خدا اسکا محب  
 جوش اک پھیل گیا سن کیے ارشاد نبی  
 کوں ایسا وہ جری ہے جسے کل بھیجیں گے  
 ایک کہتا تھا اشارہ ہے یہ سیر میا  
 ایک کہتا تھا وہ میں ہوں جو کل بھیجیں گے  
 کوئی کہتا تھا اگر کل بھی بھیجیں گے  
 جوش ایسا ہو تو آتی ہے کہاں نندہ ہلا  
 یک بیک صبح ہوئی ظلمت شب گرگی کوچ  
 منید سے چونکے سنبہ نے بھی انگریزی لی  
 سچ کے تیار سب سے درویش تو ہیں  
 چتر زرین کو تو خوشید نے کہولا بڑا بکر  
 حکم اقدس یہ ہوا اعلیٰ کو صلبہ سی  
 سر تسلیم جھکائے ہوئے آسے مولا  
 شہ نئے آنکھوں پہ لعلاب دہن پاک ملا  
 آنکھ کی تپلی نے چلن کو مڑھ کی اولٹ  
 معجزہ تھا کہ کرامت تھی کہ تھا سحر حلال  
 مغفرت جس سے ہے وابستہ وہ منفر پہنا  
 ہو چکے زیو خجگی سے جب آراستہ آپ  
 فتح بازو سے پٹنے لگی جوش سبک

جسکے بڑھ کر کبھی ہٹتے نہیں میدان قدم  
 حق کا عاشق جو ہے محبوب رسول اکرم  
 مشورت کرنے لگے بیٹھ کے اصحاب ہم  
 کسی کی یہ شان ہے اور کس کا یہ جاہ و شہم  
 مصاحت شہ کی ہے رکھا ہے جو اسکو ہم  
 دیکھنا لاشوں سے پٹ جائیگا میدان شہم  
 ہو مرے واسطے یہ جنگ بہ از محمد نعم  
 رات بہر موتی رہیں بس یہی باتیں ہم  
 ہو گیا مہر جہاں تاب سے روشن عالم  
 اور بکھر کے چلی ناز سے موتی شہنم  
 اپنے خیمہ سے برآمد ہوئے سلطان امم  
 دور باش آکے پکارا دواں چاوش شہم  
 کہ اوئی شیر کے ہے نام یہ فستح رقم  
 سخت آشوب تھا چشم مبارک  
 ان یکا د آ کے بازو پہ کیا پڑا  
 سایہ نخل سے گویا نخل آئیں مریم  
 نہ کٹک تھی نہ کچھ ایذا نہ رد تھا نہ دم  
 قہر ب جس سے ہے پیوستہ وہ لی تیغ دو  
 تہنیت کا ہوا غل ملکیا شکر کا علم  
 دوڑتے ساتھ چلے شوکت و اقبال ہم

ساقیا تجکو مبارک ہو یہ منصب یہ علم  
 بادہ ختم غذیر اور بلا دے مجھ کو  
 موج کوثر کی طرح آج چلے مری زبان  
 منے گلگوں کی طرح آج ہی خون عس و  
 شاہنامہ کا جواب آج لکھوں تیری  
 آئے گھوڑے کو اوڑا کر صفِ بیاخت  
 راہ میں نقش قدم بھی نہ کسی نے دیکھا  
 یہ وہ سبزہ ہے کہ جس کہیت کی جانب گذر  
 صحاب اسکو کہیں دسین روانی یہ کہا  
 آمد یہ نہیں فصل ہاری پیو پشی  
 ہریاں میں گل نرگس سبد گل میں گفل  
 پکنی کا ہے جلوہ کہ ہما کا ہے تاج  
 جہاڑٹا ہے جا کے پرستانِ حب  
 کہ ماتھے کا میں ٹیکہ نیجاؤں  
 برہے رہو اگر وقت جولاں  
 بزورِ چوہو جاے غضبِ مع جاے  
 طے میں کرے شیرِ فلک کو یا مال  
 لکشاہ کو عارث نے بڑا بایا گھوڑا  
 مدد کا تھا دارا جیل کا پیغام  
 غلط ہو کے در قلعہ سے نکلا نہ جب  
 چاب کر موٹہ اشارہ جو کیا خادم

ترے قربان ہوں مجھ کو پیٹے ساغرم  
 اسب شمشیر کا میدان ابھی کرنا ہے رقم  
 شاخ طوبی کی طرح آج پہلے یہاں  
 موج بادہ کی طرح آج چلے تیغ و دم  
 وجد کرنے لگے فردوسی اعجازِ رقم  
 گرد اوٹھی ہے تعظیم نشان ہو گئے خرم  
 وجد یہ ہے کہ تہیں آنکھیں مری اور اوٹھیں  
 آب شمشیر سے کر دے اسے گلزارِ رقم  
 برق کی اس میں ہے سرعت تو ہو اکاٹھ  
 اٹھ گئے بہمن دے کی چنٹا سے قدم  
 گردن ایسی ہی نہیں شاخ حمیدہ میں دم  
 تن کے چلتا ہے تو بن جاتا ہے عطا دم  
 لیتی ہے سبز پری دوڑ کے آنکھوں پہ قدم  
 ماہ کہتا ہے کہ ہوں کاش کہ میں نقش قدم  
 طے کرے ایک ہی کاو میں حدودِ عالم  
 یہ دہانے کو چہانے لگے ہو کر برسم  
 چارٹاپوں میں کرے گاؤ زمین کو بدم  
 ہو گیا پہلے وہی کشتہ شمشیر دو دم  
 تہی ید اللہ کی تلو اقصائے برسم  
 غنیمت سے حال یہ تھا اوٹھ نہیں سکے تھے دم  
 سامنے اس کے اکڑا تلو آیا او دم

وہی تواریں اکاے تھا کر سے ظلم  
 تھا کفل گاہ گاور یہ پڑا چرم لینک  
 خیر جتنے تھے کہتے تھے اوکرویتن  
 کر کے ہمیں چلا دیتے لے تی ملوار  
 آگیا سر کر زرم میں آنڈی کی طرح  
 دیکھ کر تھے سن و سال کو نعرہ یہ کیا  
 قتل حادث ہو اکب محبو لقیں آتا ہی  
 وہ میری تیغ ہے جو کوہ میں در آتی ہے  
 ابر کی طرح گر جہاں جو سید اں میں کہی  
 دم فنا ہوتے ہیں پنکھی ہے جو لشکر میں  
 زرم کہہ سے مرے جب وقت کو شواہد ہیں  
 محبو کو ادھو وقت ہی فکر لگی رہتی ہے  
 اسکی ہو کر سے زمین کا نہ کلیہ پیٹ جائے  
 کون ہے قاتل حادث کو میں کیوں ٹوڑا  
 رفتہ رفتہ جو پڑی گوش مبارک میں بات  
 فرس کر فرمایا یہ ہے خواب کی تیر ہے تعبیر  
 ایک تابوت میں و نوکی اٹھیں گی تین  
 جنگ کو بازی طفلانہ سمجھتا ہے تو  
 میں وہ ہوں پنک یا چیر کے اثر و جسے  
 اسے شقی آیت زلزال ہے ہلگوں میرا  
 دیکھ لے سانسے وہ لاش پڑی ہو اسکی

اوجھلی پڑتی تھیں نیا مونے و تمہیں بہیم  
 دیکھ کر بہا گتے تھے جبکہ لنگاں تو ریم  
 پور گشتا سب تہا وہ اسے تہا او ہم  
 ابھی جسے ہی نہ پائے تھے رکاوٹیں ہم  
 حلا آور صف عدا پہ تھیاں شاہ ہم  
 جنگ یہ بازی طفلانہ تھی اب سمجھ ہم  
 یہ خبر خواب پریشان سے نہیں ہے کچھ ہم  
 مرے نو سے لرز جاتے ہیں سام و تیرم  
 صاعقی تیغ گراتی ہے چمک کر بہیم  
 نامے زرین یہ نہیں صور سر افل کے ہم  
 خوف سے فتنہ محشر کا نکلتا ہے دم  
 منہ میں غصہ سی جو کف لاتا ہے میرا دم  
 اسکی ٹاپوں کی دھمک کر گرین منہ تیرم  
 سانسے میرے نکالے فرس تیرم قدم  
 پہر پڑے اسکی طرف بازوے سلسلہ ام  
 تو یہی اب ہونے کی ہے راہی اقلیم عدم  
 بیانی ہیں لکے میں صورت خط تو ام  
 سر یہ تیرے بھی قضا کھیل رہی ہے ظلم  
 اسد اللہ مجھے کہتا ہے سارا عالم  
 زلزلے آتے ہیں رکھتا ہے زمین پر قدم  
 پوچھتا اسکو ہی تو قاتل حادث میں ہم

تو ہے سبھا تری تیغ ہے موج بادہ  
 راکھ اکر کہیں قبر جہنم میں گرے  
 اس کے جوہر یہ نہیں دیکھ لے سب مہر میں  
 برق تڑپا کرے ممکن نہیں ایسا کہیں بل  
 قافیہ تنگ ہوا ہے جو جز کو سُنکر  
 پیل کی طرح سے چنگھا ڈر رہا ہے وہ کو  
 باد پاک و غنیم و کھلا رہے میں پنا کُل  
 شہ سلیمان میں لبا ط اسب نگیں تے لہوا  
 وار وہ کرتا ہے یو کوکتے جاتے ہیں اسے  
 تینیں پاکہ پہ کہی ہیں تو کہی جو شن پر  
 انید ہے یہ جنگ تو دونوں لشکر  
 کہتے تھے اوٹھ اوٹھ کر کالونیہ جی  
 مگر کہ حرب یو میں گرم رہا  
 زم کے میدان ہو گیا اور کے غنبا  
 یک نمرہ تجکی جو حضرت نے کیا  
 جھپکی جو ذرا فرق پہ تھی تیغ دوسر  
 اب آہن میں وہ تہا غرق جو سر سے لپک  
 زین کی لے کے خبر شپت فرس تک پہنچی  
 بادہ رخنوں کی دریا میں نہا کر نکلی  
 ساتھ ساتھ اس کے جو آئے تھو لیاں نامی  
 ان کے مرنے سے ہوئے ساتوں جہنم آباد

دور سے جنگ ہو ساقی ہر قضاے مہر  
 نشہ اکبر ہے سر لیکے نہ اوترے اس  
 محضر قتل عدو ہے مری شمشیر دوم  
 شعلہ لپکا کرے ممکن نہیں ایسا خم  
 کہنا کچھ چاہتا کہتا ہے کچھ وہ اسلم  
 اور ادھر نعرہ شیراز میں مثل ضیفم  
 یہ بھی پہر جاتا ہے مڑتا ہے اوہر وہ جسد  
 دیو مر جب ہی فرس کوہ ہے نیزہ رقم  
 وار یہ کرتے ہیں وہ روک رہا ہیہم  
 اس سے مغفیرہ لگی ضرب کٹی اوس سے حملہ  
 باندہ کر حلقہ کہڑے ہو گئے سید انہیں ہم  
 اور ملک کرتے ہیں جہک جہکے تیار نہی ہم  
 لڑنے والوں کے تھکے ہاتھ نہ گھوڑے کے قدم  
 بوجھ سو سقف فلک اور بھی کچھ ہوگی خم  
 گر پڑا سر پہ فلک دلیں یہ سمجھا اسلم  
 کہانی سر کاٹ کے سینے میں ٹہری خم  
 یہ بھی پھیلی کی طرح پیر گئی تا بہ شکم  
 دھڑ سے مر جب گرا ایک آن میں دم دوم  
 وہ او دھر خاک کا پیوند تھا سر تا بقدم  
 ساتھ تھے وہ ہوئے ساتوں یہ شمشیر دوم  
 ساتھ آئے تھے گئے ساتھ ہو ملک عدم

اپنے سرداروں کو غلطان جو زمین پر دیکھا  
اسلحہ پرتیک کے میدان میں لی راہ گریز  
کہیں لالہ کی طرح میں سپرں تو بر تو  
ساق و قلب کی ہیا گڑ میں ہی نہ کچھ تیز  
دید بان قلعہ کا یہ کہہ رہا ہے حاکم سے  
دیکھ وہ دھیرے کشقوں کا دھیرا رواں  
وہ اوٹھی گرد و پہنچا درخیر کے قریب  
دم لیا تہا نہ ابھی فوج عدو نے ناگاہ  
اہل خیر میں اٹھا غل کہ گرا طاق سپہر  
قلعہ کو لے کے اذان دیکے پہرے شیر خدا  
دو بیسے قوت بازو کو چاتے دیکھا  
جانفشانی کا صلہ شہ کو تہا دینا منطوق  
ناریمان سپہ دین کا مو انظم و نسق  
مرحبا خوب لکھا تو نے قصیدہ یہ سفیر  
شعر اسطرح سے کہنا کوئی آسان نہیں

ہیا گ کر قلعہ میں جیسے کو چلے سب ظلم  
یہ کندیں بیہ سنانین میں تیغیں وہ ظلم  
کہیں خوار و نکلی طرح سے ہیں سنانیں ہم  
سینہ میسرہ سے ہو گیا جا کر منہ منہ  
دیکھ سب فوج کے وہ اوٹھ گئے میدان قدم  
دیکھ بادل وہ ٹپٹے دور سے چمکا وہ عسل  
فاتح بدر و احدا ناصر سلطان امم  
توڑ کر قلعہ کا در جا پڑے مثل شمشیر  
ہفت وڑ پلنے لگے کانگے ہفت خیم  
اہل دژرہ گئے مضطر و حیران و ذم  
ہاتھ پیلا کے ہو دوڑے رسوا الکر  
کر دیا باغ فدک نام پر زہر اکے رقم  
داخل قلعہ خیر موعے سلطان امم  
یہ خدا داد طبیعت تیری یہ زور قلم  
دل میں حسد کے کیوں کر چھپیں ظالم

صَعْنِيَّةُ

قصیدہ در جشن عید غزیر حضرت امیر المومنین امام الثقلین  
قاتل الکافرن ہزبر السالبا سدا اللہ الغالب علی ابن ابی طالب  
علیہ السلام

جی میں ہے آج لگاؤں تر حجت مد کا چمن

اے شہشاہ عرب فخر سلاطین مین

طبع رنگین کو جو دوں حکم کہ یو رنجائے  
 آبیاری جو کرے بڑکے مری فکر رسا  
 اللہ اند تری طبع خدا داد کا رنگ  
 کیا عجب رشک یا حدین مضافین کی  
 تختہ باغ بنے تختہ اسجد سارا  
 اے قلم حیرہ معنی پہ لگا وہ غار ہ  
 دیکھ ہر سبزہ ہی سبزہ لب جو د سر کوہ  
 تختہ بلغ پہ پر نقش و نگار عیالم  
 یوں ہری شاخوں میں یکے نہیں ملے اوٹھے  
 جنبش باو سے برکہ جو بن شکل زرہ  
 چرخ نے کہینچ ویالا کے سرا پر وہ ابر  
 دیکھئے دیکھئے سوج وہ گہن سے چوٹا  
 زمیخ ہے بلبل ہم تن گوش ہو گل  
 ہر ایک فزوں طبع عطا رہی ہے  
 ن زانی کا ترانہ ہے کہ پتوں کی صدا  
 شور قمری کا کہیں ہے تو کہیں صونہر  
 زعفران زار کی جانب سے نہ آیا ہو کہیں  
 کیوں نہ ہو بلغ کی مٹی سے جل ناؤں  
 حور کا گیسوے پر خم کہوں یا زلف عروس  
 سبزہ زاروں میں ہے وہ نیچہ برم کان  
 اسطرح شاخ جہی جاتی ہے گل مہندی کی

اسی گہلائے مضامین کا لگا دے خرمین  
 چمن نظم دکھانے لگے اپنا جو بن  
 ہوا ہی صفحہ کا غزب شگفتہ گلشن  
 نقطے ہوں سب رنگل حرف بندیش من  
 جوالف ہو نظر آنے لگے وہ مہر من  
 جو ہو صندل سے فزوں نافع سر رکھن  
 ہے عیاں جلوہ ہی جلوہ سر اتمان من  
 صبح نسریں ہے کہیں ور کہیں مہر من  
 حیرت انگیز تہ کیوں کر ہوش قائم کا چمن  
 پہنا ہے عکس جو انان چمن نے پوشن  
 سبزہ و گل کی جو فوجیں ہیں میان گلشن  
 چاہہ تار یک سی گویا نخل آیا سینہ من  
 یہ مزا میر میں یا رب کہ میں سو تار غن  
 ہر شکوفہ سے چمن نافہ آہوئے ختم  
 جو شجر ہے نظر آتا ہے وہ نخل ایمن  
 شاخ شاخ آج نظر آتے ہیں مہر غن چمن  
 آج ہر گام پہ ہے کلب وری تہقذ من  
 جھڑن دیکھئے ہر مشک سیر یک خرمین  
 گل سنبل پہ ہی ہے آج غضب کا جو بن  
 کہ اندھیر میں جو جیسیدہ مضار روشن  
 جسطرح بزم عروس میں ہواک شب کی بو

موتے میں وہ صفائی ہے کہ اللہ اللہ  
 راگ سننے کا جو شہادت دکھلا رہا ہے  
 گنج گلشن میں جو چاندنی کے پہول پر  
 جلوہ گر آڑ میں دیتوں کے ہے یو چہرہ ماہ  
 بسکہ پہول نہیں ملی آئی ہے از بسکہ نسیم  
 بدل باتھل ہو مھکتا اس کا  
 بہر کے پہولی لئے پہرتی ہے صبا گھٹ  
 رشک فردوس گر ہے یگستاں کی بہار  
 ملتی جلتی ہے جو قہر سے بام کی شکل  
 حسن گلشن سے نہ کترا کے چلے کیوں نوید  
 گل بہروز ہے جھلت وہ مشک و عنبر  
 صبح کے وقت جو سیلے کی کلبی میں کلیاں  
 ہے اناروں میں وہ شونہ خدا کی قدرت  
 اپنی شونہ کے چمن اس نے کہلا کر لک  
 بیغوشی کی جو گرس نے لگائی ہے دو گستا  
 جب ہو چلتی ہے تاود پہنچتی ہے شمیم  
 اٹھ کے وہ ابر یہ جانب گلشن آیا  
 کیا گہر ریز و گہر بیز و گہر بار سے ابر  
 جسے ایک نام کے سایل کو دیتی ہے  
 مع میں اس شہ غازی کے پڑھوں وہ مطلع

چاند کا عکس جو پڑ جائے تو سیلا ہو بدن  
 فاختہ رام کی گاتی ہے نگر ما من  
 جھلجھلکے ماہ کے اطراف ہو ہار و روشن  
 جیسے جہان کے کوئی معشوق ہٹا کر چلن  
 اور لیتی ہوئی آئی ہے شمیم لا و ن  
 وہ لطافت کہ مسامات سی ہو جزو بدن  
 تاز سے کیونچلے آج اوٹھا کر دامن  
 ہے طباشیر مسحر رشک وہ نہر لیں  
 اپنی مہک میں لگاتے ہیں حسنان چمن  
 اوسکی مشکین نہ کہیں بازو سے نسل کی  
 زلف خواباں کی طرح سنبل تر حلقہ فلک  
 پڑے پہولوں سے نسیم سحری کا دامن  
 دیکھ کر کہا ہے جسے خون جگر مسلسل بہن  
 دیدہ نگرس قفاں ہی عجیب ہے پرفن  
 جام لاد کا لئے کب سے کڑی ہو سون  
 غمچے پہننے ہوئے میں عطر قفاں پہر امن  
 اوسکے لینے کو چلے دوڑ کے بلا دھن  
 جیسے دست کرم شیر خدا شاہ زمن  
 جسکے کوہاں بندار یہ تھے سایہ فلک  
 قبر میں کانپ اٹھے سنکے جسے پویشن

اے امیر عربؐ و ظہر ربؐ ذو المن  
منظر قدرت ربؐ پ میں اور نفس رسول  
محض اللہ اسد اللہ دیا اللہ میں آپ  
کر دیا دست ید اللہ نے اصنام سے پاک  
کو شروط و طوبی و نسیم و جان حور و قصور  
ہے شہا ذات تیری قاضی حاجات جہاں  
نار میں ڈال چکے تھے قلیل اللہ کو  
کر دیا دار کو تو ہی نے فلک کا زینہ  
امر حق جیکہ سپیر کو ہوا نا و علی  
تو وہ افصح سے تری شاں میں کہتے کلیم  
کر ترے عشق کی اک موج بہوتی او میں  
یوں ترے عہد مبارک میں مٹے فتنہ و شر  
وہ ترے سامنے اک شکل دیدی ہو شہا  
و ایر جبک کہ نہ لوی کا نہیں و سکے ترانام  
ترے نیسان کرم کا جو قلعہ ہے فلک  
شوق دیدار میں مینا ہوئی چشم اعمی  
ہو گئے حشر کے آثار جو بدلے تیور  
تو ہی ایوان میں ہے ہیط لطف ایزد  
یہ نہیں قابل تقدیم شہنشاہ محباز  
علم کا شہر ہوں میں اور علی در او کا  
جلوہ گریخ تری بدر میں تہی شل سہل

ق

فاتح بدر و احد کا سرا صنام روشن  
جسہ ناطق ہے کتابہ رشواہ میں من  
نور حق قدرت ربؐ حمت باری ہمت  
کہہ کہتے ہیں جسے تہا وہ بتوں کا مسکن  
علیؑ و لزہرا و حسن و حسن  
ہے شہا ہاتھ ترا عقدہ کشا قلند شکن  
دار پر کہینے علیؑ کو چلے مجھے دشمن  
کر دیا نار کو تو ہی نے زمین پر گلشن  
کیوں نہ شکل میں پکاریں تجھے ازبا من  
تری تعریف کروں کیا کہ زبان ہے الکن  
ہوتا مشہور نہ یوں بحر عرب کا شیون  
چشم مشوق میں ہی اب نہیں انکا ما من  
عقل اول دلائل ہی نہ سمجھے جو سخن  
طفل منہ اپنا نہ کہوئے کہی پیٹے کو لب  
ابرار دی سے بدل خانا ہے ابرہمن  
تری تعریف میں گویا ہے زبان الکن  
چلکی کفر یہ تلوار جو بہیری حقون  
تو ہی میدانیں ہی قہر قدیر ذو المن  
کہنہ بالکل میں درنجم ترے چرخ کہن  
یہ ترے باب میں ہے قول حبیب ذو المن  
اوسکی جاتی تہی چک تا بہ اقاضی میں

کاک تیغ اسدا لٹکا ہوتا معلوم  
 بن کے مقرض قصا کرتی ہے وہ قطع پر  
 مشق چوزنگ لگانیکی ہیسان کام آئی  
 وہ قوی بُر زو قوی یال ہے ہوا مضبوط  
 اسکی شوخی بھی طبیعت میں آو غصہ سی  
 اسیں کچھ شک نہیں مولا میں کلام ناما  
 جب خدا آپ کرے مع تو پہر کچی مجال  
 جنگ عصفین میں یوں معرکہ ارا تھی حضور  
 دہنی جانب کو تھے انصار و مہاجر کے پر  
 شامل جیش تھے وہ بدر و احد کے غازی  
 اس لڑائی میں ویس قرنی ہی تھی شریک  
 یسر شاہ نے ابن حنیفہ کو دیا  
 جلیج صدر میں نسا کے دل جسم میان  
 شہ کا وہ حسن خداداد وہ جنگی زلیور  
 چار آئینہ کے اوپر وہ علی بند کی زیب  
 ہاتھ اک باگ پہ اور قبضہ شمشیر پہ ایک  
 لافتی اور یہ لامیف سے معلوم ہوا  
 ساتھ سایہ کی طرح مالک اترتے تھے رول  
 شاطرون نے یہ خبر دوڑ کے دی لشکریں  
 وہ صفیں باندہ کے پہونچے عرب صحرائی  
 نیز سے مانے ہوئے آئے وہ سواران

پور گشتا سب پیدا نہ ہوا رو میں تن  
 جوشن خصم کو دم بہر میں بناتی ہے کفن  
 چار اک ضرب میں ہوتے ہیں رخ اور تو سن  
 دیکھ لے رخ تہمتن تو جھکا لے گردن  
 شمشیر حملے میں ہے اور چو کڑی بہر نہیں  
 آپ قرآن میں ورر حل ہے زین تو سن  
 تیرا ماح خداوند ہی کو تاہ سخن  
 ایک لاکھ ایکے ہمراہ شجاعان ز من  
 بائیں جانب کے تھے صف بستہ دلیران من  
 کی تھی جن لوگوں نے تائید حبیب و المن  
 غم اوکا تھا جوان گو کہ تھے وہ سپر کہن  
 سینہ لے کے بڑے یاں سے حسن و جرن  
 قلب فوج میں سلط تھے سلطان من  
 وہ زرہ لپٹی ہوئی جسم میں اور وہ جوشن  
 اور بالائے سپر اک وہ مسفر کی سپین  
 قہر آلود نظر غیظ بہری وہ چتوں  
 نہ سوار ایسا نہ تیغ ایسی نہ ایسا تو سن  
 وہ بہادر کہ جو سومرتہ دیکھے ہو جرن  
 وہ ہوئی گرد عیاں وہ نظر آئے دشمن  
 شام کی فوجیں ہیں وہ جنگی ہیں شکی تو سن  
 دیدہ غول پہر جنگی خنیا چٹک ز ن

وہ بیٹے جنگ لکنا داروئی صفیں ہو  
جا بجا شور وہ تاشوں کا وہ قزاقا خروش  
بہر گیا دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان  
اس طرف کو پسٹوں کی وہ تدبیریں  
پھر تو سب ٹپڑے یاں سے مجاہد لکنا

ق

میں ابھارا پسٹوں کو سرداروں نے  
دیکھ ٹوٹے ہیں پرے ہو گئیں مارضیں  
حاکم شام کو جید ہے بہر و تہ سپر  
کیا کوئی کہیں ہے لشکر کی سیلاری  
ٹوک لے بڑے خدا کے لئے ہمت کر جا  
اگیا جوش و زور دل جو بڑا یا سب نے  
حملہ آور جو ہوے شاہ تو کچھ بن نہ پڑ  
کہہ کے لاجول ولاقوۃ الا بالشد  
کیا اسی برتے یہ میدانیں آیا تھا تو  
کر کے پہر گڑے کو ہم سزاوٹھا تو ہو تیغ  
کشتی تن کے لئے سیل فنا تہی تلوار  
پس گیا حسن ٹمک تاز پلاوس کا دل  
جال کو دیکھ کے دلدل کی ہوا یہ عالم  
وہ اڑا اسپر اتر اوہ صفیں کیں پال  
ابر شمشیر سے مینہ نون کا برس ہر سو

جنہیں ہر اک رافقن ہر حریف ارہن  
ہل گئی رن گی زمین کا پ اٹھا ہر کھن  
دل جنگ بجا آگے زور پر دشمن  
اسے بھی قتل مشامیر ہوے شدہ  
پڑ گئے رخنے صفوں میں نہ تھا جیش کش

دیکھتا کیا ہے مقابل ہوا وٹھا کر تو سن  
مرد ہے گر تو خدا کے لئے نامرد نہ بن  
کچھ تو کر پاس تک خوب نہیں سے چلن  
رد کی لشکر کے ہلوڑوں کو بڑا کر تو سن  
صید کی فکر میں ہے اکل اسد شیر و زن  
تیغ کھینچے ہو سے میدانیں آیا پر فن  
شرکہ کہو لدی بدن نے اٹھا کر داسن  
شہ نے منہ سپر لیا اور کہا ننگ من  
شکل مردوں کی ہے فعل ہر تہلا ز  
ابھی بحر متلاطم میں چلے شاہ ز من  
ڈوبتے بڑے کوتاہ باد فحائف تو سن  
چو کڑی ہوں گیا دیکھ کے رقتا رہن  
چاک پر یوں نے گریباں کو کیا تار من  
وہ کپنی تیغ وہ چکی وہ اوڑا سے سرو تن  
کہل گئے لالہ کے تختے سر طلال ہن

|                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                     |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                       |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جوش میں بحر غضب آتے ہی بگڑے تیور<br/>گیر و دار ایسی کہ تھا سانس کلینا دشوار<br/>ایک ہی وار میں چورنگ سوار و رہوار<br/>چمک س تیغ کی گرد و نیل جو سو بار گئی<br/>لچک ایسی ہے کہ شاخ گل تر میں بھی نہیں<br/>کاشت کی ہے یہ عدد کو صفت حرف غلط<br/>جو ہر ذکا جو پڑا اپ میں پر تو ناد و ر<br/>باڑ کہتی ہے زمیں سے کہ بنا دونگی لحد</p> | <p>مہ تن بنگئے تھے قہر قدیر ذوالمن<br/>کش مکش ایسی کہ باقی نہ رہی جائے سخن<br/>ایک ہی ضرب میں سوزنگ کے فنا ت و<br/>میں اسی روز سے صد چاک ہو سوچ کی کرن<br/>سبک ایسی ہو کہ شرمندہ رہی برگ سمن<br/>دو زبانیں میں قلم کی طرح اور ایک سخن<br/>گوہروں سے ہو ہر آج تلک بحر عدن<br/>اور چمک کتی ہے گردوں سے نہادونگی کفن</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

## ت

|                                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                                |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>گرد اونچی جو ہوئی تہی تو یہ سب کہتے تھے<br/>اوس اندھیرے میں ستارے جو نظر آئے<br/>لال چہنٹوں سے لہو کے نظر آتا تھا تمام<br/>کاڑ کر زائیت اسلام کو پلٹے سرکار<br/>باگ دہر بن سے سلیمان زمانے پہری</p> | <p>کہ زمین ہاتھ سے تھا مے فلک کا سن<br/>سب سے سب انتوں سے ٹکڑے بنو میں چرچ<br/>دشت دور تا بہ گریبان فلک تا دامن<br/>آپ فاتح ہوئے مفتوح سپاہ دشمن<br/>اور او دہر ڈھیر کشتوں کے گرے زار غرین</p> |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

لشکر غم پہ سفیرانی ہی ہو فتح یو نہی  
جیسے منظور و مظفر ہوئے سلطان

## در مدح حضرت حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

|                                                                       |                                                                  |
|-----------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|
| <p>مایل وصف نبوت میری طبع سلیم<br/>انبیا سارے قوافل شہ والا سالار</p> | <p>جس شہنشاہ کا دلاک لٹا دھیم<br/>تیر بربج شرافت شرف ابراہیم</p> |
|-----------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|

ہو ملک سرت جال اور فلک محو کمال  
 او کا کیسے معتبر جو کہلے شیرب میں  
 شب کو پاتا ہے چمکے جو کھنک پادشہ کا  
 شرف راس و ذنب خاتمہ شرم میں حل  
 لب اعجاز نما سے وہ اگر تم کہہ دے  
 تری تصویر اگر مصر کے بازار میں جا  
 نظر مہر سے او کو جو شہا تو دیکھئے  
 جس زمیں پر ہو شہا تو وہ ملک بجا  
 تیری شیریں سخنی کے جو می کا شہ  
 نعم لطف سے تیری مہوں اگر دلہ ربا  
 کیا عجیب کہ بنے عنصر راج کی طرح  
 گر تری بیج کا موحلہ گہ دل میں لال  
 تیری منقہ ہی شہا شکل بدیہ الائنہ  
 فیض سے رو سے منور کی زیارت کی  
 سنے سن لی ہے جہاں خبر غنیمت  
 نظر مہر سے دیکھے جو کہلے ہی وکی طرف  
 سایہ حق ہے زمانے میں کوثر انشا  
 یوں تری تیرنگہ ناز میں خوشید کا گل  
 برہی قدری قوت سے تو مندر شجر  
 قبلیاں حضرت موسیٰ کی دعا کے طالب  
 زلزلے آ کے ہلاویں آکر سر سے پاکٹ

سکے اوصاف کو چکر میں رہی عقل حکیم  
 ساری عالم کو کرے ست اپنی نشتر شمیم  
 خال خواباں سے ہو تیرہ یہ بھنا کر کلیم  
 زائچے سے تیرے حیران ہوں مل تخم  
 کلمہ پڑھنے لگے ادب کے اپنی نظم حکیم  
 دیکھا یوسف کنڈاں ہی رہی سر کلیم  
 شیرہ دیدہ خورشید میں ہو گا مقیم  
 تیرے جیسے کوئی منزلت عرش عظیم  
 بجز شرم سے ہو گا زلال تسخیم  
 ذائقہ محبو ندے نمایدہ باغ نسیم  
 انکار حلم سے دب جائے ابی جرح جسم  
 حاملہ صورت مریم ہو ابی طبع خفیم  
 جو ہر فرد سے اٹھ جائے نزع تقسیم  
 چشم شمل میں نظر آنے لگے حلقہ جیم  
 دین احمد کی سیجا پہی لازم تسلیم  
 خنک ہو جائے ابی چشمہ خورشید بیم  
 ہے ثبوت اس سے ہی مگر تیرا سایہ بیم  
 طور پر جیسے عھا لیکے نہتے تھے کلم  
 تری دمشت سیہر ایک غصہ پود غنیمت  
 تیری امت یہ سدا افضل خداوند کریم  
 کوہ گر حلم کا نے نام تر سے بے تقسیم

چوپ نہر کو ترے سجے نہوں رکن خطیم  
عقل ناقص ہوا ہی مجھ پر اس حکیم  
ہوا ہی دہر میں گوش شنوا گوش ضمیم  
ناز کیونکر نہ کر لگی تیرے گیسو کی سجیم  
شوخیوں رفرفت خوش گام کی وہ طبع نیم  
سے تری ناز کی طبع سے اندیشہ جسم

اہل کعبہ ہیں زیارت کے لئے صحرا میں  
طفل کو دن تیرے مکتب کا ارسلو بجا  
گر میخانہ کرے دفع عوارض یہ نظم  
راہ میں شرب دہلجی کے جو شوبہ ہست  
ہاے معراج کی شب عالم بالا کی وہ سیر  
ادج گردوں تیرے رستہ کے مقابل ہست

دولت عشق سے تیری جو تو کر ہے سیر  
سجد اول میں نہیں دیکھے خیال زر و کم

جتنا ایجاز کرو نگاہیں وہ ہو کا اظہار  
تو مقدم ہے یہ تاملی میں جہاں اسباب  
فکر میں صاحب منطق کو نہیں ہے حور  
راے ابطال تسلسل حکما کی ہے ثواب  
لن ترانی کا ماموسہ عماراں کو جواب  
تو جو ہے شمس تو انجم میں نبی کے احباب  
ہے حدیث دمک تیرے لئے فصل خطاب  
جملہ امت مرحوم کا تجھ سے اعراب  
آتشہ کاموں کو بھلا سیر بھی کرتا سراب  
کبھی اضداد زمانہ کا نہ ہوا استغاب  
نظر فیض سے تیری ہو جاڑ کے غراب  
مسعر غزم سے تیرے جو کریں اخذ شباب

ترا کیا وصف ہوا سے شاہ ید اللہ خطاب  
ابئی شئی سے ہے مقصود اگر ترا وجود  
ہر خبر صدق میں یہاں تحمل کذب نہیں  
قاطع کفر ہے ہر امر میں تیری ایراد  
شب معراج نبی پر وہ کے اندر تو تھا  
ہے شہادت خلافت کی تجھی سے ریت  
مرے دعویٰ پر شہاں لکھ لکھی شاہد  
شرع کی بعد نبی ذات ہے تیری عامل  
چھوڑ کر تجھ کو نہ جانیں کہیں دم کا کہا کر  
ہر سحر جو ہر فعال نہ لے سجھے جورا  
پیش قدمی کو شہاں لکھی سعادت آئے  
مہ و خورشید کو اجسام ملیں روز رنئے

جو ہر فرد کی صورت ہو ہر اک کوہ حقیر  
ہو گئے رجعت خورشید کے عیسیٰ قایل  
اپنے اعمال سے ہر مومن صدیق خجل  
ماں کے آغوش کو بھی بھول گئے طفل صبح  
میں شہادید کا طالب تو نظر سے اجمل

گر نہ سگیں ہوں ترے علم سے اُسکے اطلب  
معجزے کی ہے تری حیرت چہارم پکتا  
ہے ترا عشق تو ہے کافر ضد بق مشاب  
یہ تیرا عہد ہے شامل کہ ہر گہوارہ خواب  
منہ چہا لیتا ہے خورشید جو روتا ہے سجا

### مطلع ثانی

ہے کف دست شہا تیرا دوازندہ سحاب  
میرے پہلے جو ہے جلوں میں ہر سچی حکمت  
شکر گزروں کو کرے خاک قدم کوہ نور  
زندگی امان کی نہ ہوتی جو نہ ہوتا تو مشیر  
تو اگر چاہے تو ہومر زرع گردوں سرسبز  
تو اگر چاہے تو سومرتبہ ہو طی الارض  
عہد میں تیرے ستم ہی ہے خیفہ مند و  
نظر عدل سے گرتا کی جانب دیکھے  
خون اعدا سے تری لعل اگلتی ذرین  
روز کیں سارے سلاطین پہ تو تیرا نہیں  
ہے رکابوں سے تری ذات سکون پہنچا  
دونوں ابرو میں ترے غیظ میں ناخون  
عکس افکن ہو قف تیغ اگر دریا پر  
نہر پیر کو نہ گرد و نیلے جائے پناہ  
صورت زلزلہ لارض کی ہوشاں

حاصل یم ہے ترے سامنے اک مشت تراب  
رد پیتا ہوں شہا بزم ارسلویں شراب  
چہوئے جس سنگ کو تو ما تہہ سے ہو لعل بذا  
ہے یہ مشکوٰۃ میں قول عمر ابن خطاب  
چشمہ مہر سے رہ رہ کے چھلکنے لگے آب  
معجزے سے تیرے کنج جا میں کچھ طبا  
غیر ز رو کوئی نہیں آج پریشان و خواب  
خون سے ساغر انگور میں سرکہ ہو شہاب  
جوہری کہتے ہیں کیوں لعل میں نیا یاب  
ہفت اردو بھی جوہوں جمع تو ہو جا نہا  
تری تعمیل عنناں سے حرکت ہی بتیاب  
اگلیاں تیری عدو کے لئے چکا ل عقاب  
بہر اہی ہو ہر ایک موج ابھی سچ کباب  
چعبہ قہر سے تیرے جو طلیں تیر شہاب  
حملہ جو وعدہ پر ہو گراں کر کے رکاب

ہو گیا قافلہ ان رواج عدم الف صفت  
 برق خالفت ہے تری تیغ دو سر گفل  
 میاں کو چور کب تیغ دو سر نکلی ہے  
 سرکشی کر کے عدو تجھ سے چمکا نہ کبھی  
 حملہ آدرج ہوا شیر وہ تجھ سے تھی مراد  
 شمس کو کہئے اگر شمس ایواں ملا

حشر تک حصر محامد ہے محاسب محال  
 تیری خدمت کو سلاطین سمجھتے ہیں فخر  
 ہوں کئی پشت کی شاہ میں غلام ابن غلام  
 مجہد سے کم مرتبہ اک جہا نصرتِ ذیل  
 جہل سے ہے وہ سدا دشمن ارباب شعور  
 ترے قدموں کی قسم میں شہانیکسی کی  
 مجھے چاہی جو اعانت تو سفارش کر دی  
 او سکا دل ہے شہادہ میں غمازی کیا  
 حملہ کر لے سدا مجھ پر وہ روباہ سرشت

قہر خالق ترے انصار تھے روزِ ازاب  
 ترے نیسان کرامت سی ہے محبوب سما  
 شاہ فتح نے چہرہ سے ہٹا دیئے نقاب  
 نوشن ارونہ ملیگی پئے زخم سہراب  
 مادرِ مر حب بے پیر نے دیکھا تھا جو خطاب  
 تیری خرگد کا ہے یہ گنبدِ فیروزہ قباب  
 کس طرح لکھئے مناقب کہ میں بے حد حساب  
 چتر تھا مے جو فریدوں ترا کا دس کا  
 فخر کیونکر نہ کریں میر نسب سے نساب  
 علم و اخلاق سے عاری ہے یہ کیسے ادب  
 فخر سے تھا متا ہے ابنِ دل کی وہ رکاب  
 تابع امر تھا جب تک کیا اوس پر عتاب  
 صدر میں سجید یا لکھ کے بائیں ثواب  
 فکر کیا مجھ کو ہے وایتیری عدالتِ کباب  
 بوم اس فکر میں ہے بڑھ کے میر باں نقاب

مجھ کو بھی پاس رہے شاہ کہ تیرا ہے تیغ  
 سخت و خدمت کا نہ حاسد ہو کہیں سدا باب

بجھتے بجھتے شعلہ مہر در حشاں رگیا  
 نوحِ جنت کو سد ہا رے اور طوفانِ رگیا

حشر کا عاشور کے دن ہو کے سامانِ بگیا  
 چل بیٹے شاہ اک جہا اس غم میں گیا

میں پریشان صورت گردیاں رہ گیا  
 پاؤں میں عابد کے جونا مرغیلان رہ گیا  
 ہاں مگر آباد اک گنج شہیداں رہ گیا  
 جسطرح اکحال پر سر و گلستان رہ گیا  
 زندگی بہر طوق گردن بن کے احسا رہ گیا  
 کچھ گوہر دامن حشر میں غلطان رہ گیا  
 دو قدم اب عرصہ گور غریباں رہ گیا  
 بان کے دل میں ناکہ اکبر کے ارمان رہ گیا  
 برق تہی ہی سدھاری ابرگر بان رہ گیا  
 بچہ کے مانند چراغ زیر دامن رہ گیا  
 بزم مل فسانہ زلف پریشان رہ گیا  
 داغ دل نگر چراغ شام زنداں رہ گیا  
 کوئی تولا دیکھے ہاتھ میداں رہ گیا  
 آکے یہاں محروم کب کوئی بخند رہ گیا

کہتے تھے سجاد پہونچا قافلہ منزل چغ  
 حیدر روزہرا کے دل سے پوچھنا اس کی  
 تہی جو دولت فاطمہ کی کر بلائیں گئی  
 پابگل ہو کر ہی رہنا چاہی پاندین  
 تو نے اے دست مال چاہا کیا مجھے سکر  
 تا ابد باقی رہی اشک عز کی آفتاب  
 بہر عبرت اس طرف بھی چو آئے منعم نکل  
 بدھیاں زخم کی پہنے وہ سدھار سو  
 ہے خوشی دم بہر کی یاں و تادم آخری غم  
 سن سے تیر آیا ہوا آغوش میں بجاں صغیر  
 چوب نیزہ بچی باقی نہ کیوئے حسن  
 قید خانے میں ہوئی جب نبیب مضطر کتب  
 چہیں کر دیا کو عباس غازی نے صلہ  
 اپنا حصہ ہی ہے سر کا جینی میں سفیر

دیگر

دولت ایمان کی ہاتھ آئی ہے سنگ  
 داغ دل جلتا ہے شمع سرمدن نگر  
 داغ عشق اور چپکنے لگا کذن نگر  
 رہ گیا سینہ پر کینہ میں آہن سنگ  
 ہاتھ میں سروک دیدہ کے سمرنگ  
 سوکتی ہے نگ شوق کو حلین بن کر

مل گیا جوہر عرفاں دل روشن بن کر  
 الفت سرور دیں بعد فنا کام آئی  
 مشعل ہو کے یہ احسان کیا آتش غم  
 تشنگی پر شہد کی نہ پسجا دل شمر  
 نام چنے کو ترے آنسو نختار رہا  
 درشہ پر جو برستی ہے مسلسل رحمت

گیسے شافع محشر کی دہائی دنگا  
 استین اکبر مہر دے جو الٹی دم جنگ  
 جب براق نبوی کا ہوا گردن کی گند  
 کاٹ کر فسق عدو تیغ سپر ہوئی تھی  
 چرخ گردان کو مٹا کر مجھے اب رحم آیا  
 جب اٹھا جھوم کے خالی نہ گیا ابرو  
 غمزدہ سید سجاد کا دل تھا ایسا  
 ناتوانی پہ بھی میری نہ اُسے رحم آیا  
 قسمت فاطمہ کبرا میں لکھی تھی یہ بات  
 ہات نیلے رہیں ماتم میں حنا کے بدلے  
 شک پر تیر لگا جب تو یہ بولے عباس  
 موت بھی آئی گی اوسن اہ میں گرجا بوسیف

قطعہ

کاٹنے دوڑینگے اعمال جو ناگن بنکر  
 برق بھی لوٹ گئی سایہ دامن بنکر  
 مہر دمہ رنگے نقش سہم تو سن بنکر  
 سینہ شہ کو بچا لیتی تھی جوشن بنکر  
 میرے مرقد پہ چھکا گھنسا مدفن بنکر  
 بھادوں بنکر گہری برسا کبھی سادوں بنکر  
 بات جو منہ سے نکلتی تھی وہ شیون بنکر  
 دل میں گردوں کے کھسکتا راسوزن بنکر  
 رانڈ ایک ات کی بیا ہی ہو سہاگن بنکر  
 دس ظلم رہے ہاتھ میں کنگن بنکر  
 ہائے تقدیر بگر جاتی ہے کیا بن بنکر  
 کر بلا پھونچو رنگا گرد سہم تو سن بنکر

دیکھو

اشک غم سے سر مرگان کی وہ زینت ہوگی  
 جب عمار کے روضے کی زیارت ہوگی  
 کیا خبر تھی اوسے حضرت کی شہادت ہوگی  
 روز عاشور محرم ہوئی اس کی تصدیق  
 دیدہ تر کے مقابل میں نہ آنا ہے ابر  
 دیکھ چھینٹے مجھے ہشیا کرینگے انسو  
 باغ رضوان میں پہنچ جائینگے ہم بے کھٹے  
 شاہ کہتے تھے نہ بیعت کی رکھو عجیبے یہ

قطعہ

کہ ابد تک وہی شمع سرتربت ہوگی  
 سخت چمکے گا مرا اوج یہ قیمت ہوگی  
 حُر سمجھتا تھا کہ کونے میں ضیافت ہوگی  
 سنتے آئے تھے کہ ایک روز قیامت ہوگی  
 دیکھ روتا ہوا تو جانیگا ذلت ہوگی  
 عمل خیر سے اکدم بھی جو غفلت ہوگی  
 الفت شاہ کلید درجنت ہوگی  
 مجھے کب فاسق فاجر کی اطاعت ہوگی

ہات کو کاٹ کے لیجا ئیگا جمال العین  
 تجھ سے اے امت بے رحم نہ تھی یہاں  
 ضبط ہی اہل جہان کی ہے جفا پر بہتر  
 خاک اڑتی پھر گی کوئی نجف میں میری  
 منزلت دیکھو قرآن میں علی کی ہر جا  
 منہ اٹھائے ہوئے مستوی طرح جائیگے ہم  
 بیریان بنے ہوئے کہتے تھے سجاد و حذیفہ  
 لیکے ماں بہنوں کو دربار میں جاؤں کیونکر  
 نور انجھونکا سمجھتے تھے علی اکبر کو  
 یہ نہ معلوم تھا جو صفت نقش قدم  
 حشر تک اہل عراق میں رہونگا ممنون  
 کام آئیگا یہ منہ ڈانک کے رونا کدن  
 اہل جوہر کے مقدر میں وہ گردش دیکھی  
 دم بڑی طرح سے نکلے گا خالف کا رہے  
 برقی میں تاب ہے کیا تیغ علی کے آگے  
 بجھکے رہ جائیگی اک چشم زدن میں وہ تو  
 اوسکا مارا ہوا پانی بھی نہ مانگے گا کبھی  
 اوسکے ہنسنے سے جو منہ بیدگا ایسی ہوا  
 گلغشتان ہوگا اگر وصف میں اوسکے گنڈا  
 وہ دو پیکر ہے اگر آئینہ پسیر یہ ہے  
 جلوہ گر ہوگی جو وہ ابر کی تاریکی میں

قطعہ

قطعہ

حاکم شام سے اس طرح سے بیعت ہوگی  
 یون فراموش پیغمبر کی وصیت ہوگی  
 کچھ اگر منہ سے کہوں گا تو شکایت ہوگی  
 آسمان رشک کرے جیسے وہ رفعت ہوگی  
 اس سے بڑھ کر بھی کوئی اور شہادت ہوگی  
 دد فردوس پہ رضوان سے بھی حجت ہوگی  
 کس طرح اسے پھوپھی مان محض حجت ہوگی  
 دم نکل جائے تو جھگڑوں سے فرقت ہوگی  
 ہائے کیا شاہ کی حالت دم رخصت ہوگی  
 تو بھی اے عمر روان جھوٹے رخصت ہوگی  
 ایک آنسو نکل آیا تو عنایت ہوگی  
 دامن حور کے سایہ ہی میں تربت ہوگی  
 جو ہر فرد کی بھی ایسی قسمت ہوگی  
 لوگ بالین سے سر کاٹیں گے عبرت ہوگی  
 اوس میں یہ بارہ نہ یہ آنچ نہ حدت ہوگی  
 یہ مہ نو کی طرح چمکیگی رویت ہوگی  
 اس کے بدل کو سداس کی شدت ہوگی  
 اسکے روئے لبو بر سیدگ آفت ہوگی  
 خوچکان اسکی زبان پر بھی حکایت ہوگی  
 اپنا منہ دیکھکے اس میں اُسے حیرت ہوگی  
 اسکو ڈالو کئی سیاہی شبِ عشرت ہوگی

نہ اسے زخم کے کوچوں سے فراغت ہوگی  
گر کے اُٹھتے اسے دیکھیں گی تو حسرت ہوگی  
یا تو آج تلک سبکو وہ ضربت ہوگی  
قتلے کہتے تھے ہر جا کہ قیامت ہوگی  
جادہ پیمائے قاف سیرت ہوگی

نہ رگ ابر میں اوسکو کبھی ایگہ قرار  
وہ جہان گرتی ہے گر کروہن رہیاتی ہے  
سہمے جاتے تھے ملک دیکھنے روزِ احزاب  
کشتے کہتے تھے لپٹ جا کہ نکلتا ہے دم  
یا دن نکلیگا نہ وادی قناعت سے سفیر

### دیگر

سکر ہے ہم گورنگ ایمان سلامت لیگئے  
تھے تو چھوٹے پر بڑوں سے گئے سبقت لیگئے  
داغ حسرت لیگئے اشکِ ندامت لیگئے  
مر کے اسے عباس تم باز کی طاقت لیگئے  
ایک تازہ داغ یہ وقت شہادت لیگئے  
ہائے میاں بیاہ کی تم دل میں حسرت لیگئے  
کب گرے قدمو نہ کب میدان کی خست لیگئے  
اصل جو دولت بھی ارباب قناعت لیگئے  
تادخیمہ اٹھا کر لاش حضرت لیگئے  
میرے مولا کے مجھکو سوئے جنت لیگئے  
ابر پر بھی دیدہ خونبار سبقت لیگئے

ساتھ اپنے احمد و حیدر کی الفت لیگئے  
جنگ میں عون و محمد سے آگے ہی ہے  
اہل دولت کب گئے بے زاورہ سوئے علم  
بہائی کے لاشے یہ شہ کہتے روزِ ازار  
لاش کو اصغر کی دفن کر چڑھیں پاؤں  
لاش اکبر پہ سہرا باندہ کر کہتی تھی بان  
لاش قاسم آئی اور یہ بھی نہیں بان کو خبر  
ہات پھیلا ہی رہا اہل نعم کا سدا  
ہائے کیا تقدیر بھی پایا تھا کیا نصیب  
خشرک فرصت نہ ملتی پریش اعمال  
برق سے بھی بڑگیں بنے تابان کی سفیر

### دیگر

جادہ راہ عدم جہا دن ہے تلوار و مکی  
منزلت دیکھئے ان آنسوؤں کے بار و مکی  
چو طیان خون سے تر ہو گئیں کہلو و مکی

منزلت سخت ہیں کیا فاطمہ کے پیار و مکی  
خلد جاگیر ہے بکس کے عز و دار و مکی  
غم شبہ میں جگر چرخ سے ابلا یہ لہو

ہو گئے جب علی اصغر مدفنا و کظم  
اے فلک ہو گیا گل قبر محمد کا چراغ  
باتین کر سکتے نہ تھے خوف سی سلم کے پیر  
مان یہ کہتی تھی کہ شب نہرین سو یادو  
مہند داخل ہوئی زندان میں توبہ الہام  
کہتے ہیں زباہد مغرور سے یہ اشکِ غزا  
چھوڑ کر عشقِ خدا ہے جہنم عشقِ زریوم  
شام کی سمت کوئی آبلہ پا آتا ہے۔  
لاش عباس پہ کس طرح سکینہ پہونچے  
بدھیان زخموں کی پیٹے ہوئے حر کہتا تھا  
افت آل محمد کا یہ صدقہ ہے تفسیر

گردنیں شرم سے اٹھیں نہ کماندو کی  
روشنی اب ہو فردن شام کے بازار کی  
قید آواز بھی تھی تازہ گرفتار کی  
دن کو نیند آگئی ہے جہاؤں میں تلواری کی  
سائے کی طرح چھپے آڑ میں یارو کی  
بیگنا ہو نکو ہے کیون فکر گہگارو کی  
چاہئے گوندہ لین تسبیح بھی دینارو کی  
جسکے چہالوں سے ہے سیراب بان خارو کی  
منہ و ہاں تیر و نکا ہے آج ہے تلوارو کی  
جان ہار و نکو بڑی قدر ہے ان ہارو کی  
ساتھ حور و نکا ہے اور سیر ہے گنڈارو کی

دیگر

ہر دم غم حسین میں آنسو روان ہے  
پیدا نہ کر اسکے شہ دین کا کہی جواب  
اصغر کا تیر ظلم سے چہیدے گلا شہریر  
عباس کو جو دیکھا تو زینب نے دی دُعا  
عباس کی وہ شان علم کی وہ زینب زین  
کی سرکشی نہ عہد جوانی میں بھی کہی  
سر کو کٹا کے معرکہ عشق سے کیا  
انصاف کی جو بات کہی ناگوار تھی  
پیری کے بس میں یوں قدختم گشتہ ہی سیر

طوفان ہی اٹھاتے رہے یہ جہاں ہے  
چکر میں حشر تک بھی آسمان رہے  
ہے ہے تلے زمین کے یہاں و کماں ہے  
قائم جہاں میں یہ علی کا نشان رہے  
ایسے جری کے ہاتھ میں ایسا نشان ہے  
ہم وہ خدنگ تھے جو مثال کماں ہے  
ثابت قدم حسین دم امتحان ہے  
ہم دوستوں کے دل پہ ہمیشہ گراں ہے  
بحر طرح دستِ شل میں کیانی کماں ہے

ہر وقت ذوالفقار کے جوہر عیان رہے  
 پاسا شط فرات پہ یون میہاں رہے  
 زہرا و مرثیہ کے چمن میں خزان رہے  
 نالہ علم کو لیکے جلو میں روان رہے  
 دیتے گواؤن کا ساتھ ہم اتنے کہاں رہے  
 بنجر غبار بھی نہ پس کاروان رہے  
 پلہ انہیں کے حسن کا سب سگراں رہے  
 قائم ہمارے ہوش دم امتحان رہے

وہ کون تھا معسر کہ جسکو نہ سر کیا  
 اے چرخ و دن یہ ہے ترے انصاف بزرگ قطعہ  
 کشت امید فاسق و فاجر تو سب ہو  
 باز دئے شہ کے غم میں شہید گئے زار قطعہ  
 کیا ضعف تھا کہ حضرت سجاد کہتے تھے  
 جنت کو قافلہ شہد اکاروان ہوا  
 تو لیں جمال یوسف شبیر کو اگر  
 دیتے رہے سفیر بکیر بن کا جواب

ویگر

پھول گلشن میں کوئی جیسے ہما کر گیا  
 ساتھ سایہ نے دیا جو وقت تنہا کر گیا  
 تھے نموکے دن کہ یہ سبزہ لبک کر گیا  
 ضبط گریہ کیا کروں ساغ جھلک کر گیا  
 طائر بیل کی صورت دل پھٹ کر گیا  
 سانس بھی پوری نہ لی بچہ سسک کر گیا  
 بس سرگرداب میں اوسدن چکر کر گیا  
 ماہ نو کا چرخ پر خنجر چلک کر گیا  
 درہم خورشید اپنا سر ٹپک کر گیا  
 پیچہ مریم سر طوبے لچک کر گیا  
 دفعتاً اک خار غم دل میں کھٹک کر گیا  
 ماتم سرور میں جرات سو ٹپک کر گیا

مُجھڑی یون داغ عشق شہ چمک کر گیا  
 بنگیا میدان میں رفت اپن شکل سو  
 چہرہ اکبر پہ خط سیر کی دیبھی نہ شان  
 یک یک بہرائی یاد ساقی کوثر میں چشم  
 سے تو دی میدان کی خصیت شد اکبر  
 کام پورا کر دیا تیر جھانے ہے غضب  
 پشت پر عباس کے دیکھا سپر کا جب عروج  
 مطلع ابروئے اکبر کا کیا سترہ مگر  
 جب ہوا فاقہ تو حیدر نے توجہ بھی نہ کی  
 کب علم کو دوش سے عباس کے پہونچ گیا  
 حضرت سجاد کا جب ذکر مجلس میں سنا  
 دامن محشر میں جا کر وہ بنا غلطان گہر

صبح کو کیا حشر ہو گا تھی یہی حیرت اُسے  
مدح خیر گیر میں خیر کے بہن سا تون حصا  
یا دروے شاہ میں دکنو نہیں آؤ  
صبح بھی میں نے سواری اوسکی اڑنا  
پاتے ہی اذن دعا ایسی ہوئی حشر کو خوشی  
و ادے مقصود میں پہنچا دیا اللہ نے  
مرثیہ پڑھا اٹھے بزم غزاسے تم سفیر

ایسے نوشاہ کی صورت کو تک کر گیا  
ہفتخو ان میں میرے رستم بھی چپک کر گیا  
ایک شعلہ تھا کہ پہلو سے لپک کر گیا  
البتق ایام دو کا دوں میں تنہا کر گیا  
رنگ کندن کی طرح رُخ کا چمک کر گیا  
خضر سار بہر جہان رستہ تنہا کر گیا  
یا گلستان میں کوئی دلیل چپک کر گیا

دیگر

کمال جنگو فلک نے دیا زوال ہوا  
و فورا شک سے یہ چشم ترکا حال ہوا  
یہ مژدہ حمر کو ملا جبکہ نوکری چھوڑی  
کیا نہ بچے کا بھی پاس اُسے بے رحمی  
نجف سے خاک اڑاتے ہوئے علی  
ہیں حملہ و رصف اعدا یہ حضرت عبا  
تھا ذوالجناح کو غصہ بھی بت خیر کے تھا  
جلو کا دل میرے لعل شب چراغ بنا  
جوان بیٹے کی میت کے جب قرن پہنچے  
ترانہ غم شبیر سن لیا جس دم  
جو آئے جنگ کو میدان میں علی  
جہان میں ہے عروج و زوال ساتھی  
اٹھے پہاڑ جواہر سے جھولیاں بھر

خدا کا شکر ہے مجھ میں نہ کچھ کمال ہوا  
چراغ ویدہ ماہی کو انفعال ہوا  
خدا کی فوج میں چھپو ترہا ل ہوا  
غضب ہے لاشہ اصغر بھی پا ہال ہوا  
شبید جبکہ رسول خدا کا لال ہوا  
اسد کے پنجے سے اب چھوٹنا محال ہوا  
کبھی شیرنا اور کبھی غزال ہوا  
غم حسین کی دولت سے میں نہال ہوا  
زمین پہ میٹھ گئے شہ کو یہ طال ہوا  
ہوا یہ وجد کہ صوفی کا غیال ہوا  
رسول آئے ہیں ابھر یہ احتمال ہوا  
کبھی میں بدر ہوا اور کبھی ہلال ہوا  
دکریم پہ ان کا نہ رد سوال ہوا

نظر پڑی نہ ہوا کبر کی سرمد گین انگبین  
اُسی کے فضل سے اگر وہو کی خاطر جمع  
نفس کی آمد و شد وہو کے جھونکے میں  
خبر ہے بعد فنا کس کو دین و دنیا کی  
چلے جو مرنے کو اکبر تو شہ نے روکے کہا  
جو مدح شاہ میں اشعار بے بدل نکلے  
سفیر بحر جہان میں جناب نیکی نہ رہ

نگاہ ناز سے وحشت زدہ غزال ہوا  
کرم سے جھکے عناصر میں اعتدال ہوا  
مثال برق ٹھہرا انہیں محال ہوا  
جو روح تن سے چلی عالم مثال ہوا  
ابھی میں زندہ ہوں میٹا یہ کیا خیال ہوا  
مرا کلام بھی عالم میں بے مثال ہوا  
خیال خام سے کیوں طالب محال ہوا

### ویگر

دار دنیا سے عدم کو جب سفر ہونے لگا  
یاد شہ کو آگے اکبر جو ہنگام جدال  
اوپر بھی ڈالا ہے شاید تیرہ بجتی نے اثر  
کر دیا بھولے سے کس نے زلف کا کر کی فکر  
اگ بھی بھڑکی کہی طوفان بھی اٹھے ہی  
طوق سے رہ روکے چھلکا گلا سار کا  
صاف باطن ہو تو بڑجانی ہر انسان بھی قد  
گلشن زہرا کی حالت دیکھ کر روئی صبا  
شمر سے کہتے تھے عابد اب تو حکم آئے  
راس کیوں نے چلی تھی باغ عالم کی ہوا  
بحیر عالم میں بلا کی خواہشیں انسان کو میں  
کرتی ہے دیکھو قناعت بھی گد کو بادشاہ  
نخل الفت شہ کا ذل میں بکے پھیل پاؤں میں

نیند سی کچھ آگئی میں بے خبر ہونے لگا  
آد کا دل سے دھوان اٹھ کر سپر ہونے لگا  
شام ہی سے شمع بالین کا سفر ہونے لگا  
طول میں شب بڑھ گئی دن مختصر ہونے لگا  
دیدہ و دل کو جو تھا بد نظر ہونے لگا  
تھا گریبان میں لہو دامن بھی ہونے لگا  
اشک اگر آنکھ تک نور نظر ہونے لگا  
کر بلا میں جب چلی ٹوٹے جگر ہونے لگا  
گریہ اطفال سے پانی جگر ہونے لگا  
بیاں نہال آرزو کب بارور ہونے لگا  
یہ تلامطم ہے کہ ساحل پر خطر ہونے لگا  
جب رکا دست طلب سر پر چوڑ ہونے لگا  
جو شگوفہ تھا وہ اب بڑھ کر شمر ہونے لگا

رات آخر ہو گئی وقت سحر ہونے لگا  
نغمہ بلبل سے بھی اب دوسرے ہونے لگا

اگلی سیر سی تو اب کیسی جوانی کی اندک  
طبع نازک لیکے کیا جاؤں چمن کو اور سفیر

دیکھو

جیسے نچیر پھر کتے رہیں سو فارون میں  
ایسا سردار بھی دیکھا نہیں سردار نہیں  
خضر والیاس بھی میں شاہ کے ہر کار نہیں  
فتح کہتی ہے میں ہوں غلیبہ بردارون میں  
دیکھ یوں سینہ سپر کرتے ہیں تارون میں  
پھول اس رنگ کے دیکھے نہیں گلزارون میں  
حسن یہ ماہ میں ہے روپ نہ تارون میں  
مہ و خورشید بھی میں شہ کے عزا دارون میں  
پھوٹ پڑنے نہیں دیتی ہے قضا چارون میں  
ایک سجاد ہیں بس فاطمہ کے پیارون میں  
برجھیں یوں میں تھے کہی شہ کی تلوارون میں  
وٹوٹ ورجت کو لگی یہ گنہگارون میں  
حرملہ کو ہے بڑا فخر ملک اندارون میں  
بیکسی رہ گئی اک شاہ کے غمخوارون میں  
بدھیوں میں نہ یہ خورشید ہے نہ یہ ہارون میں  
ہو زلیخا ابھی اکبر کے حسن پر دارون میں  
ہے یہ سیار چلاؤ نہ اسے خارون میں  
پھل متی فیلوں کے لگے پھول سے خسارون میں

نخت دل ملتے ہیں یوں آنسو دھکتے تارون میں  
نام لکھو اگیا حشر شہ کے نک خوارون میں  
تیر وشت کی سب سب پیمبر کو خبر  
شہ کے ہمراہ جو اقبال کمر بستہ ہے  
شمر سے شاہ یہ کہتے تھے بہادر ہم میں  
واع دل عشق غم شہ میں دکھاؤ میں بہا  
کہتی ہے اس شہ دین کی چمک کر سب  
ایک کا چاک گریبان ہے ربنہ سر ایک  
کیا ایک ہے عناصر میں شہ کے ہر دم  
ظہر تک قتل ہوئے ہائے عزیزان حسین  
حملہ کرتے تھے سدا شیر نستان کی طرح  
ہے انہیں پر کرم ساقی کو شردنرات  
چھ مہینے کے جو بچے کا گلا سید اہے  
ڈنگا گئے وہ قدم گرتے ہیں گہڑیہ حسین  
کبلکے کہتے تھے بد پر یہ گل زخم حسین  
عکس مثل نبی دیکھ لے بازار میں گر  
ایک نے بھی تو نہ سجاد کی جانب سے کہا  
دیکھا مجروح پسر کو تو کہا سردار نے

|                                                                                                  |                                                                               |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ایک مدت سے میں ہم بھی تری بیمار و نہیں<br/>         طرہ واضح غم شاہ بہود ستار و نہیں</p>      | <p>خشم اکبر سے یہ کرتے تھے اشارہ<br/>         آب و آنسو نے نخل غم سرور کو</p> |
| <p>خوف کیا نار چہنم سے پہلا ہم کو تنہا<br/>         ہم بھی ہیں ساقی کوثر ہی کو میخوار وں میں</p> |                                                                               |
|                                                                                                  |                                                                               |

|                                                                                                                                                 |                                                                                                                                                       |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>مرد غم خوار ہے فنا شیب غم<br/>جو بخشاں بی کے نشا شیب غم<br/>جو ہم یا کہیں گذارنا شیب غم<br/>تھکے دیو دیو یا قصہ جادو شیب غم</p>       | <p>۲۰<br/>زاد کھنکھیب دوزخ زینہ کیم<br/>بان ہنر کشیدہ رخ و کش و دو<br/>تارے لائے تھے جہل و دیو فہم<br/>تنبہ ہم پہلے بن یا کہ تھے جہل و</p>            |
| <p>۲۱<br/>ترپ کے دن کی مصیبت اگر تمام ہوئی<br/>وہو ان یہ پیاسونکے دل سے اٹھا کہ شام ہوئی</p>                                                    | <p>۲۱<br/>قر تھسا ساغر پر خون کف کو اکب پر<br/>کہ غم نے مارا تھا شب خون صف کو اکب پر</p>                                                              |
| <p>۲۲<br/>تیرا دم بھی حرم کی یاد میں تھی<br/>اکاں بیت بی پرچہ مصیبت تھی<br/>تمام رات یہ آرام تھا راست تھی<br/>تھر کوسید ہلوم کی شہادت تھی</p>   | <p>۲۲<br/>غم فدا کئے تھے عالم میں ہر لڑائی<br/>خاک پاؤں کھڑے تھے زینہ کیم<br/>خزان تھا گلشن انجمن کی ہونے لگا<br/>کہ تھو دل تھے شاد بہت تو غم لگا</p> |
| <p>۲۳<br/>رات پہ لشکر شہید بس جس کا<br/>عب جہان میں ہوا شاہ تشنہ لب جس کا</p>                                                                   | <p>۲۳<br/>عنان کی تھی شفق آتش ورون بنکر<br/>تارے گرتے تھے گرد و خاک خون بنکر</p>                                                                      |
| <p>۲۴<br/>بہ شام میں تھی حق تشنہ لب تیری<br/>خیر شاہ میں کہیں گرم یہ وزاری<br/>چہن کے لیے شہید ہو پورا داری<br/>ہوئی سوار جاری جس نے زنگاری</p> | <p>۲۴<br/>بیکری تھی جو تھرت دیاں زینہ کیم<br/>اداسی بچھاں ہوئی تھی تمام دینین<br/>اداری تھی ہوا خاک کوہ و محوین<br/>جب دیوہ برنگ تھے دریا میں</p>     |
| <p>۲۵<br/>اگر ادیا سے جھمکا جو تھسا شریا کا<br/>اگر سے کہول کے پہنیکا نطق جوزا کا</p>                                                           | <p>۲۵<br/>جو موج آتی تھی ساحل پہنہ بیکی تھی<br/>کہ پاست شہ لبونکے وہ جانہ سکتی تھی</p>                                                                |

|                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                        |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         دیکھتی وہ شہزادہ دروہ مجھ سے<br/>         بھی جانے اس میں کبھی اس کا<br/>         بھی غور نہ کیا اسے نہ سوتے تھے<br/>         کہ میں نہیں کی جنگ سے اری تھی</p>             | <p>۲۵<br/>         پہلے جھک گئی تھی کہ وہ تیرا<br/>         تھی تو گلاں ہمدرد سوز جھکا دیکر<br/>         کچھ تہام کے بولی یہ چاہیہ دیدہ تر<br/>         اسلام واسے مھلے کے نور نور</p> |
| <p>۲۶<br/>         قلق تھا مادر غمگین کے قلب مضطرب کو<br/>         نہ گو دین تھا نہ جھو لے میں عین اصغر کو</p>                                                                                 | <p>۲۶<br/>         قلق میں چھوڑ کے باغ جن جلی امین<br/>         حضور خاک اڑانے کو یاں چلی تہ امین</p>                                                                                  |
| <p>۲۷<br/>         کہ یہ زینب شہزادہ نے باہر دیا<br/>         کہ یہ جو تجھے تھا سو نہیں ہیں ہوشیار<br/>         سنائی نہ یہ دوستی کی تھی جھوٹا<br/>         میری اس میں دینی ہیں فلاح زہرا</p> | <p>۲۷<br/>         کہ یہ باون کون کہتی میرا ہون مجھ سے<br/>         کی زین کل سو گیا مراد<br/>         پہنچے ہو گئی خوش نصیب فلاح زہرا</p>                                             |
| <p>۲۸<br/>         مجھے ہے یاد کہ چالیس دن نہ سوئی تھیں<br/>         اس طرح سے رسول خدا کو روئی تھیں</p>                                                                                       | <p>۲۸<br/>         یہ حال دیکھ کے سب کو قلق کھل ہوا<br/>         جگر پہ چل گئی تلوار غیر حال ہوا</p>                                                                                   |
| <p>۲۹<br/>         بلا میں لہ لے ان کے بادشاہ بجز<br/>         زمین تخت فلک دو بخت ہو بہ ہزار<br/>         عدو سے جان ہے یہ گردن تو تھوڑا<br/>         بن تو جاتی ہوں بیری ان کے سے دھڑا</p>   | <p>۲۹<br/>         اور ہر تھک کر زینب شہزادہ<br/>         اور تھک بیدار فاق میں شہزادہ<br/>         تھی سے ہوتی تھی ابلیس کی رات میر<br/>         بجائے دین تھی بود و نمود شہزادہ</p>  |
| <p>۳۰<br/>         فغان وہ کی جو کلیجہ کے پار ہو جائے<br/>         اس اضطراب پہ پیٹی مٹا ہو جائے</p>                                                                                           | <p>۳۰<br/>         وہاں تھیں شعلیں روشن چراغ جلتے تھے<br/>         یہاں غریبوں کے سینے کے داغ جلتے تھے</p>                                                                             |

|                                                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                                                             |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۳۳<br/>         ہر ایک کو بھوک کی آواز تھی یہی کھانے<br/>         تھے اس سے زور نہ کدو نہ موت<br/>         جی رہتے تھے اس قدر پیچھے تھے<br/>         دیکھ کر بچوں کی چرخ تھی مکت</p>          | <p>۳۴<br/>         ہوا ہے قحطی کے سادات کے یہاں<br/>         کہ در در در ہے پیٹ پیٹ ہوئے پالک<br/>         بن کر تشریف لگا اور ستر تھوڑا<br/>         کہو لگے جیسے کم بن ہے پان لکھ لکھ</p> |
| <p>۳۵<br/>         دکھائی دیتے تھے نیلے نشان ہو ٹوپیر<br/>         جو پہیرتے تھے وہ سوکھی زبان ہو ٹوپیر</p>                                                                                      | <p>۳۶<br/>         غضب خدا کا وصیت نبی کی بھول گئے<br/>         ہے آل پاک و وصیت نبی کی بھول گئے</p>                                                                                        |
| <p>۳۷<br/>         سب بن تھے مسرور و مبارک<br/>         بڑھاپہ اطفال کو ہر ایک<br/>         اچھے حضور لڑتے تھے ہر ایک<br/>         چلنے کی لہر بادشاہ خاص و عام</p>                              | <p>۳۸<br/>         تان کو کم غصے ہے کچھ زبان<br/>         تان کو کم غصے ہے کچھ زبان<br/>         تان کو کم غصے ہے کچھ زبان<br/>         تان کو کم غصے ہے کچھ زبان</p>                       |
| <p>۳۹<br/>         غمی جو بنت علی دیکھتے ہی جھائی کو<br/>         رد تک اہل حرم آسے پیشوائی کو</p>                                                                                               | <p>۴۰<br/>         جیسے بین ظلم یہ بدلی ہوئی نگاہیں ہیں<br/>         اب انہی درم و دنیا ر سجدہ گاہیں ہیں</p>                                                                                |
| <p>۴۱<br/>         بن سے ہو کے غریب کہہ کر لے تھام<br/>         خوار کے فضل میں لایم ہے بیکو نیکو<br/>         بن کے لکھان کو غلام لکھ لکھ جاب<br/>         کہہ کر کی ہے بے لکھ ہے ہوئے پیکر</p> | <p>۴۲<br/>         صلح تمام آجی برون میں جہان میں<br/>         میر سے لے کر راست گاہوں میں<br/>         قریب متعلیٰ راہ گاہ ہے دروں<br/>         عمارت پر دست قریب میں پر دہن</p>           |
| <p>۴۳<br/>         قریب صبح ہے کہ لو جو تم کو کہتا ہے<br/>         ہمیں تو مشترک اب اس زمین پر رہنا ہے</p>                                                                                       | <p>۴۴<br/>         کہی نوشتہ تقدیر ٹل نہیں سکتا<br/>         بشر کا زور مقدر سے چل نہیں سکتا</p>                                                                                            |

|                                                                                                                                                                                                    |                                                                                                                                                                                         |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>         نہ تیرے بہرہ فدا تو نے نہ تیری برائی<br/>         نہ تیرے جہل کے پھانے کے ہے ایمان<br/>         اسی کے علم کی پوری موت جس کی برائی<br/>         قیامت کے دن کی دوزخ کی جہان</p> | <p>۲۱<br/>         خدایا ہم سب کو تو نے تیرے<br/>         سببنا میں دین دشوار قریب صلو<br/>         پہا پہنچا دینے قصور بن حیدر کا<br/>         علم کمال کے لاد خدا کے لشکر کا</p>      |
| <p>۲۱<br/>         ہے چند روز ہر ایک ذبیحات و نیامین<br/>         کہ ہے حیات سے تو ام مات دنیا میں</p>                                                                                             | <p>۲۲<br/>         تبرکات رسول انام لے آو<br/>         سلاح جنگ شہ خاص فرام لے آو</p>                                                                                                   |
| <p>۲۲<br/>         رہا تو فرمودن نہ شوکت دارا<br/>         رہی نہ شہت فقہور و قیصر کمر<br/>         جو دھو نہ دین تو سکندر کا بھی نہ شہا<br/>         و علم جو زبیر پید تا پرک</p>                 | <p>۲۳<br/>         یہ تم سب کی اٹھی ہر مضمحل و پریم<br/>         تبرکات کو لانے کے سبیل حرم<br/>         ماحول کے لئے پاس سے شہا<br/>         باہر کے ہاتھ ہاتھ علی کی تیرے دہم</p>     |
| <p>۲۳<br/>         رہا جہان میں کوئی صاحب نگین کب تک<br/>         رہا نہ اوں کا زمانہ تو یہ یقین کب تک</p>                                                                                         | <p>۲۴<br/>         بزور پیلے کو پیلے کر کے خم دیکھا<br/>         دبا کے پھر دُر دندان سے اُس کا دم دیکھا</p>                                                                            |
| <p>۲۴<br/>         چلا زری زینب ناشائے خدا زور<br/>         مری قلندر زہرا کی ہوتی ہے بار<br/>         کہ مراد زہرا ہے یہ سر سید<br/>         کہ پہلار دین کے بجائی ہے آواز</p>                    | <p>۲۵<br/>         دین از دی مومن نہ میر تمہیں کیا<br/>         زہرہ مالک کنڈی جبکہ دوسریا<br/>         وہ جیلان جسے قیاس نے نہ زہریا<br/>         تمہیں وہ جسے نسبت بی خود تھا سیا</p> |
| <p>۲۵<br/>         زور و گہری طمع حب مال و جاہ نہیں<br/>         قصور کچھ نہیں سید کا کچھ گناہ نہیں</p>                                                                                            | <p>۲۶<br/>         عمامہ وہ جسے لوٹا تھا ابن مرشد نے<br/>         زہرہ موزے پاؤں سے جنکوا تو مارا سو نے</p>                                                                             |



|                                                                                                                                                                                                    |                                                                                                                                                                                                    |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>         جلا کے شمع جو دیکھا وہ تھا دربار<br/>         جو باقی رہ گئے کتنے کتنے دفار<br/>         کہ ان میں سے جو بڑا اور چند تھے اندر</p>                                               | <p>۲۰<br/>         یہ حرف کہہ تھے افسانے اپنے وہ<br/>         ہزار ہاں گائی خداے شاہانہ<br/>         ہزار بار جو کہ میں سب میں ہم<br/>         بجاری خاک بھی دھو بیگی یہ کیا ہم</p>                |
| <p>۲۲<br/>         و لوین عشق مبرا تھا وفا شرت میں تھی<br/>         ازل سے انکی مقرر جگہ بہشت میں تھی</p>                                                                                          | <p>۱۹<br/>         غم و الم ہے سیل نجات سمجھے ہیں<br/>         ہم ایسی بات کو اپنی حیات سمجھے ہیں</p>                                                                                              |
| <p>۲۳<br/>         یہ لوگ وہ تھے بل میں جنوں نے تیار<br/>         تو کیا انہیں کو کون سے مر کے تیار<br/>         یہ فنا بھی رہا قرب شاہ دلا کا<br/>         یہ عشق تھا کہ سب کی محبوبی کی ایسا</p> | <p>۱۸<br/>         سنا یہ میر سب سے کہ جو کہ علم<br/>         زبان فیض سے ارشاد یہ ہوا اور دم<br/>         یہ تم کہ جس زلمہ کا خلعت میں نے قدیم</p>                                                |
| <p>۲۴<br/>         میں اب بھی بطر رسالت پناہ کے نزدیک<br/>         ذریعہ شاہ فلک بارگاہ کے نزدیک</p>                                                                                               | <p>۱۷<br/>         علی کو زخم کلیجے کے سب دکھا لوں گا<br/>         میں تم کو ساتھ ہی جنت میں لے کے جاؤں گا</p>                                                                                     |
| <p>۲۵<br/>         یہ خاں شہزادہ دین غارت کے کیا غارت<br/>         یہ جان نثار مصلحت شہ جباری تھے<br/>         اسی سے لائق تحسین و سرفرازی تھے</p>                                                 | <p>۱۶<br/>         جہاں میں تو مجھ بلا ہوا تھا جو شرف دار<br/>         اودم تھا حق کی تیار فوجوں کا<br/>         سنن اٹھ کے یہ بہت تھا کوئی نہ تھا<br/>         کہ نہ تیرا ہو در دستہ علی اکبر</p> |
| <p>۲۶<br/>         کیا وہ کام کہ شہرہ ہے تا فلک اونکا<br/>         نہ لینگے نام کہیں بے وضع ملک اونکا</p>                                                                                          | <p>۱۵<br/>         جو منہ سے کہہ دیا میں نے اوستہ ہوا سمجھو<br/>         بھی کو قاتل ہر شکل مصطفیٰ سمجھو</p>                                                                                       |

|                                                                                                                                                                                                 |                                                                                                                                                                                                 |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۴<br/>         تو نے بہت تھا سہارا توں کہ محسوس<br/>         ہو توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         اسی کے زور کہ ہے وہاں کہ محسوس<br/>         اسی کو دیکھئے علم فوج کا محسوس</p>  | <p>۴۴<br/>         جو توں سے ہو لگا لڑائی کا محسوس<br/>         توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس</p>      |
| <p>۴۴<br/>         اسی کے خوف سے زہر ہر اک کا پانی ہے<br/>         کہ وہ جبری اسد اللہ کی نشانی ہے</p>                                                                                          | <p>۴۴<br/>         اجل کو زیت وہ روز و غا سچتے ہیں<br/>         وہ شام و روم کی فوجوں کو کیا سچتے ہیں</p>                                                                                       |
| <p>۴۴<br/>         توں یہ بہت تھا سہارا توں کہ محسوس<br/>         ہو توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         اسی کے زور کہ ہے وہاں کہ محسوس<br/>         اسی کو دیکھئے علم فوج کا محسوس</p> | <p>۴۴<br/>         توں یہ بہت تھا سہارا توں کہ محسوس<br/>         ہو توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         اسی کے زور کہ ہے وہاں کہ محسوس<br/>         اسی کو دیکھئے علم فوج کا محسوس</p> |
| <p>۴۴<br/>         پکارتا تھا کوئی یاڑہ رکھ کے خنجر پر<br/>         پھر گئی دہاریہ سید کے حلق اطہر پر</p>                                                                                       | <p>۴۴<br/>         مقابلہ نہیں آسان ان ولیسروں کا<br/>         مین جاتا ہونیکل سامنا ہے شیر و گھا</p>                                                                                           |
| <p>۴۴<br/>         توں یہ بہت تھا سہارا توں کہ محسوس<br/>         ہو توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         اسی کے زور کہ ہے وہاں کہ محسوس<br/>         اسی کو دیکھئے علم فوج کا محسوس</p> | <p>۴۴<br/>         توں یہ بہت تھا سہارا توں کہ محسوس<br/>         ہو توں بن علی ہو توں کہ ہوا محسوس<br/>         اسی کے زور کہ ہے وہاں کہ محسوس<br/>         اسی کو دیکھئے علم فوج کا محسوس</p> |
| <p>۴۴<br/>         زمانہ پھر گیا ابن شہ ولایت سے<br/>         اثر یہ فوج میں پہیلا ہے میری شہرت سے</p>                                                                                          | <p>۴۴<br/>         بچے احتمال عبادت پڑنجا کے کہیں<br/>         یہ خوف ہے کہ لڑائی بگڑنجا کے کہیں</p>                                                                                            |



|                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                             |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۵<br/>خوش بین با دجبا کے مداح جو تیرے<br/>مکرمین شورشہ کلکارتہ جیتین<br/>بہ فرات پہ ہے اجڑا جس تیرین<br/>زبان موج یہ کہتی ہے دیر تیرین</p>         | <p>۱۵<br/>دوسے یاروں سے تنہا ام کے<br/>علم و شہرت دعا ہو گیا تھا خون کو تیر<br/>سراں فوس کے وہ بڑے کے کا شہر تیر<br/>پتاہ ہوتی تھی دیو شہنشاہ کو تیرے</p>   |
| <p>۱۶<br/>کبھی جہان میں نہ ایسی کوئی سحر آئی<br/>کہ ہاے ہاے کی آوازاں بھرائی</p>                                                                       | <p>۱۶<br/>ملی سعادت دارین وہ سعید ہوئے<br/>بہشت میں گئے لڑا بھڑکے سب شہید ہوئے</p>                                                                          |
| <p>۱۷<br/>تیرے ہونے سے تاریخ و غیرہ<br/>دجبا ہوئے کہ تھا کلکارتہ<br/>وہ تھے متمتع تھے سے چاک جا<br/>لا تھا یہ سوچو یہاں کیا کات کا تھا</p>             | <p>۱۷<br/>ہمارے کوئی شہر دین کا روئے والا<br/>شہید ہو گیا زینب کی گود کا والا<br/>یہ وقت دیکھا کہ تنہا تھے تیرے<br/>جیسا کہ کہتے تھے چلتا تھا قریب یہاں</p> |
| <p>۱۸<br/>جو بیوک پیاس سے وہ گل نہ ہل ہوتے تھے<br/>یہ حال دیکھ کے ظالم نہال ہوتے تھے</p>                                                               | <p>۱۸<br/>سنہیلنے دیتا نہیں اب غم و مال مجھے<br/>پکارتے تھے کہ اے صبر نہال مجھے</p>                                                                         |
| <p>۱۹<br/>ظالم سے فارغ ہوئے بوشاہ برا<br/>صفتیں جانے ہوئے بلکہ کوڑا برا<br/>تھا کہ کو گھیرے ہوئے سب عزت و فدا<br/>ایک چاہتا تھا میں ہوں جس کے پہلو</p> | <p>۱۹<br/>تیرے کے دیو کی پر غم و فدا<br/>حضرت آپ کی اس بھینچے ہون تیار<br/>عزیز تھے شریف یا شاہ ابراہیم<br/>کہ بھینچ جاتی نہیں تشنہ لب کی حالت</p>          |
| <p>۲۰<br/>مدد کی فوج سے نگاہ تیر آنے لگے<br/>پہے چہاد مجاہد قدم بڑھانے لگے</p>                                                                         | <p>۲۰<br/>غم و لڑائی میں نادان جان کھوتی ہے<br/>لپٹ لپٹ کے سکینہ چھوپی سے روتی ہے</p>                                                                       |

|                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                            |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         تھکے آئے ہی میں اہم نہ تھا<br/>         جو کہ تھا ہم لیا سے گریہ افکار<br/>         جو بچا ہوتا ہے سیکھنے اور سیکھنے<br/>         یہ روئے شاہ اور شہنشاہ تہوار</p> | <p>۲۵<br/>         بین کیا کروں کہ ہر تہا قید رہے<br/>         وہاں میں میری ضرورت میں آجائیں<br/>         جہاں پہ خاک میرا لایب جہاں تین<br/>         بناؤ دو کہ ہر سہ میرا جو ان تین</p> |
| <p>گلے لگا کے اسے جان کی فدا اپنی<br/>         بہن کی گود سے گودی میں لے لیا اپنی</p>                                                                                                 | <p>بتائیں کس کے بھر دے یہاں کو چھوڑ گئے<br/>         جوان ہوتے ہی مادر کی آس توڑ گئے</p>                                                                                                   |
| <p>۲۵<br/>         بکھرتے ہوئے میں شہسوار<br/>         یہ حال دیکھ کے جا رہا شکیب قور<br/>         گلے چھاتی سے فرما کر تھکے قور<br/>         جواب دیتے بی بی پیر تھکے قور</p>        | <p>۲۵<br/>         کہہ رہا ہے صبر کا بھی حکم<br/>         کہہ رہا ہے صبر کا بھی حکم<br/>         بی بی شہزادہ نے کہا کہ بی بی شہزادہ<br/>         وہ صبر فاسد ہے جو دوسرے کے لئے ہے</p>    |
| <p>تباہ حال تھا آنکھیں نہ کھولتی تھی وہ<br/>         پکارتے تھے شہ دین نہ بولتی تھی وہ</p>                                                                                            | <p>غم پسین تھیں دل پہ جبر لازم ہے<br/>         بیوہ ہونا ظلم زہر کی صبر لازم ہے</p>                                                                                                        |
| <p>۲۵<br/>         ہر شے کو دین سکھاتا ہوں<br/>         خدیہ بانسہ ناشا کی صبر لازم<br/>         تیرا نصیب میں تھا فوجا کا حکم<br/>         بیان کہے کہے حال کی یہ کہہ</p>            | <p>۲۵<br/>         جہاں سے یہ کہہ رہا ہے کوئی نہیں<br/>         کہہ رہا ہے کوئی کوئی نہیں<br/>         ہے تو زیب و جاد کے تیرے یہ کہہ<br/>         تم کو جان کی رائے دین کی یہ کہہ</p>     |
| <p>جوان ہوا تھا مرا نو محال مرنے کو<br/>         میں نہ رہ گئی لاشے پہ مین کرنے کو</p>                                                                                                | <p>خیال رکھنا اگر مبتلائے غم رہنا<br/>         میری سیکھنے سے غافل نہ کوئی دم رہنا</p>                                                                                                     |

|                                                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                                                                        |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>         ہے تاوان بہت جلد عزت دینا<br/>         سلا بویا تو بیٹے اسے پلا دینا<br/>         تر و تپا ہے کہ شام ہی سلا دینا<br/>         بچے جو با کہ کس بیلین لگا دینا</p>  | <p>۲۰<br/>         دوا ہو کہ جو بچی سے نکلے تاج<br/>         مرنے پہ نہ کہنا لیت کہ مرن<br/>         کلام لکھ ہو ہے صدر زین چو کلام<br/>         کلام سے نکلے ہو تاج چو کلام</p>                       |
| <p>یہ کہنا خواب میں شکل اپنی وہ دکھائیے<br/>         جو سور ہو گی تو با با تمہارے آئیے</p>                                                                                           | <p>لنوتیان فرس دور دم بدلنے لگا<br/>         رکاب تمام کے اقبال ساتھ چلنے لگا</p>                                                                                                                      |
| <p>۲۲<br/>         خانی اما زمان کی یہ گلشن کیم<br/>         ادرا کے خاک سے پیٹ نہ کیم<br/>         وہ ادرا کا وقت دور وہ شہزاد کیم<br/>         وہ ادرا کا وقت دور وہ شہزاد کیم</p> | <p>۲۵<br/>         وہ دو بجن کی کہ آدو شہزاد کیم<br/>         علی کی تین تھی جتنے میں دوشہزاد کیم<br/>         ہر ایک کے قبیلے میں دوشہزاد کیم<br/>         یہ رعب تھا کہ ہر قبیلے میں دوشہزاد کیم</p> |
| <p>کوئی پکار رہی تھی اس میری توڑ چلے<br/>         کوئی یہ کہتی تھی برسوں کا ساتھ چھوڑ چلے</p>                                                                                        | <p>بہانہ ڈھونڈ کے نامی رسالہ دار سے<br/>         پیادے کانپ گئے برہ کے جب سوار سے</p>                                                                                                                  |
| <p>۲۳<br/>         حرمین بادشاہین کا خزانہ<br/>         وہ شہزاد کے لئے کھانا<br/>         وہ شہزاد کے لئے کھانا<br/>         وہ شہزاد کے لئے کھانا</p>                              | <p>۲۴<br/>         رہے سو ہم شہزاد کے پاس<br/>         رہے سو ہم شہزاد کے پاس<br/>         رہے سو ہم شہزاد کے پاس<br/>         رہے سو ہم شہزاد کے پاس</p>                                              |
| <p>لیکن جو خاک پر گرنے علی کا نام یا<br/>         جو لڑکھڑائیں تو عابد نے ہاتھ تمام یا</p>                                                                                           | <p>علی کی شان ہے تیرے رخ مصطفین<br/>         کہ تو یہی قائم آل عباس ہے دنیا میں</p>                                                                                                                    |

|                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                           |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۸<br/>         دلا کے یہ ہوئے قید و بند<br/>         ہر شے سے یہ کہنے لگے لاکھ<br/>         کہ یہ ہے رب کی مطلق تعین و تکرار<br/>         یہ کہ جس سے بندہ زادہ کے نام</p> | <p>۲۷<br/>         ہر روز ہر لمحہ کی تیار شہر<br/>         فضل آپ کے این لائق و لائق<br/>         تمام عالم دنیا جیسے ما فیہا<br/>         انہیں کی از سبب کار کو فیہا</p>                |
| <p>اگرچہ دولت دنیا پہ آج مال ہے<br/>         وہ خود بیان کرے گا کہ دل میں قال ہے</p>                                                                                           | <p>ملا یہ رتبہ او نہیں آپ چھیل ہو<br/>         امیر خیل ملائک کے جبریل ہو</p>                                                                                                             |
| <p>۲۹<br/>         ہر شے کا دم صغیر ترین شہر<br/>         ہی یہ ہم اسے جو کہ زمین تھا<br/>         کہان سے شہر زمین کہن پر تھا<br/>         ہوا تھا مری سوارش سے یکر تھا</p>   | <p>۳۰<br/>         خدا ہے برتر و اعلا کی رتہ و رتہ<br/>         کہ سحر سے ہمارے جو کہ زمین تھا<br/>         تمام کہ جو کہان سے ہوا تھا<br/>         رسول الحق خلاق سرخ و جان</p>          |
| <p>کیا ہے بند جو پانی بھلا یہ ریہا ہے<br/>         بتائے تو سہی احسان کا یہ بدلا ہے</p>                                                                                        | <p>نبی کو دولت معراج ہات آئی تھی<br/>         انھوں نے دوش پہ معراج اُن کی پھی</p>                                                                                                        |
| <p>۳۱<br/>         ہر شے پر کے بھی اس کی ہر شے پر<br/>         جو زمین و مٹی تھے میرا ہیکہ<br/>         کہ جب ہے کی مگر وہ دہرے<br/>         کہ میرے تھوڑے کے آج پر</p>        | <p>۳۲<br/>         انہیں کی ذات پناہ ان تھوڑے لایا<br/>         انہیں کو فتن میں جاوے لاکھ<br/>         انہیں سے رتبہ پر ہر شے خلافت کا<br/>         انہیں پہ خاتم ہے کہ ان کی حجت کا</p> |
| <p>اکبر قلعہ کا در کون سد باب ہوا<br/>         علی سے لڑ کے بھلا کون فتحیاب ہوا</p>                                                                                            | <p>نبی کے بعد نہ کیوں پیشوا علی ہوئے<br/>         نھوئی ختم نبوت تو یہ نبی نہ ہوئے</p>                                                                                                    |

|                                                                                                                                                |                                                                                                                                             |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۲<br/>بی بین نام لک احمد به استقلال<br/>مخفیہ کرم و کثیر بود رخ زال<br/>پناہ دین بی منکر جلال حال</p>                                      | <p>۴۱<br/>بہ سبب صفوں کمال و تکرار<br/>تہ تحریر غمی کہ بر تکرار<br/>قدم بڑا نہ تھے موزن کمال<br/>سبب کاروں سے مبتدا سبب کاروں سے</p>        |
| <p>رکچہ نہ دوست بھلاؤ نکو کیوں خدا جلیل<br/>یہی ہیں آئینہ ذات کبریاے جلیل</p>                                                                  | <p>بڑا نہ دل بن داہو شن و دلیل آیا<br/>بڑا ہی سپاہ کہ طون بن و دلیل آیا</p>                                                                 |
| <p>۴۳<br/>کیمینا جب کہ کشان کو فریاد<br/>کہ جو بھلے ہو مجبور و کس نام<br/>تھیں آئینا تو بھلا کی جیب یہ جام<br/>جہاد سے آئین سحر کی علی گام</p> | <p>۴۲<br/>بہی جو تہ زور بن قتل کا<br/>آپا پاک نہ کا جی کی گنجی تو<br/>مقابل آگے بڑھو دھوا دھوا کر<br/>سبب کاروں سے گنجی سبب کاروں سے</p>    |
| <p>لڑے ہزاروں سے تنہا یہ کسی میت ہر<br/>انہیں کا زور ہے مجھ میں انہیں کی طاقت ہے</p>                                                           | <p>وہ نیرہ داروں کی کثرت کہ تنگ میدان تھا<br/>اُس ایک شیر کے چاروں طرف نیتان تھا</p>                                                        |
| <p>۴۴<br/>بہیہ سستی ہو شوق آگے جو اونٹ<br/>پلیرا سبب کہ لگ کر خاک پرانٹا<br/>اوترا تو کہ چلا کر ہی کس اونٹ<br/>ہوئے تھے در کمران سے پہونٹ</p>  | <p>۴۳<br/>بہ سبب تھے خاک پرانٹا کہ شوق<br/>کی تھی کہ دھند تھے نہ شوق<br/>تھا ہر جہاں کہ ہون من و جہاں<br/>اوترا تو کہ چلا کر ہی کس اونٹ</p> |
| <p>یہ رعب تھا کہ تھے ہاتھ پاؤں قابو میں<br/>جوان کا بل تھا چھپا جا کے شاخ آمیز میں</p>                                                         | <p>یہ شور تھا کہ کہاں جا میں ہاگ کر رہے<br/>اٹھا ہے غصہ پوٹو فان آب آمین سے</p>                                                             |



|                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                           |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> | <p>۲۵<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> |
| <p>یہی ہے سارے زمانے میں قدوائ کی<br/>         اجل کے منہ سے سنے کوئی دہائی کی</p>                                                                                        | <p>کئی ہوئی تھیں رکابین ہر ایک توں کی<br/>         ہوئی تھی پاہ رکاب اس طرح زمین کی</p>                                                                                   |
| <p>۲۶<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> | <p>۲۶<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> |
| <p>میرا بیان رخ پر فلک پر چھوٹی تھیں<br/>         یہ کشمکش کہ زمین کی طسائیں تھی تھیں</p>                                                                                 | <p>سرفروہ نارین کے تیغ شہر چمکتی تھی<br/>         فرس کی دھجک سی زمین تہکتی تھی</p>                                                                                       |
| <p>۲۷<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> | <p>۲۷<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر<br/>         چل دیتی تھی وہ جو آسمان پر</p> |
| <p>اٹھا غبار دھواں کہا بدلیاں آئیں<br/>         زمین جلال ہوئی سرخ آندھیاں آئیں</p>                                                                                       | <p>زمین کانپ رہی تھی یہ اوسکی دہشت تھی<br/>         فرس تھا وہ اڈا ڈواڑکت کی آیت تھی</p>                                                                                  |

|                                                                                                                                                               |                                                                                                                                                               |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۱<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا</p> | <p>۴۲<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا<br/>         چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا</p> |
| <p>۴۳<br/>         یہ کھ رہی تھی جو آنے کا اذن یاد لگی<br/>         یہ قصد ہے میں انہیں استون یاد لگی</p>                                                     | <p>۴۴<br/>         فضا تھی تنگ جہان کی اسی سر مضطر تھا<br/>         ہوا پہ اوڑتا تھا اور ذوالجناح بے پر تھا</p>                                               |
| <p>۴۵<br/>         وہ زور جھونڈا کر گیا جہان بیک<br/>         غضبنا زور قیامت تھیں نہ بوجھ بیک</p>                                                            | <p>۴۶<br/>         دران کا بقیہ مہل و غصہ نہ<br/>         غصہ نہ مہل و غصہ نہ</p>                                                                             |
| <p>۴۷<br/>         جو اوسکو دیکھ کے پریوں کا دم نکلتا تھا<br/>         تو ذوالجناح بھی تن تن کے اور چلتا تھا</p>                                              | <p>۴۸<br/>         میں ادسکا وصف کروں جقدر وہ ہڈا<br/>         درود پڑھے رسول خدا کا گھوڑا ہے</p>                                                             |
| <p>۴۹<br/>         جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ کچھ یاد لگی<br/>         وہ کچھ میں نے دیکھا ہے وہ کچھ یاد لگی</p>                                               | <p>۵۰<br/>         ہوا میں آتے تھے گیسو کی آبرام<br/>         آبرام کی گیسو کی آبرام</p>                                                                      |
| <p>۵۱<br/>         جو خوشتر کا میدان تو کچھ تلافی مہم<br/>         جو ہو تو عرصہ محشر ہی اوسکو کافی مہم</p>                                                   | <p>۵۲<br/>         جہان سنا نفس و اسپر رو انہ ہوا<br/>         وہ اپنے دل میں یہ سمجھا کہ تازیا نہ ہوا</p>                                                    |

|                                                                                                                                                                                            |                                                                                                                                                                                |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰۰<br/>         زینبؓ صبر کونہی نہ کرے<br/>         زور کر کے سارے کونہی نہ کرے<br/>         بے خیزت کجیب ہا مہر شہ کام<br/>         ارادہ یہ تھا کہ پانی کا پیچے ایک جام</p>          | <p>۲۰۱<br/>         صبر ستی رکھنی نہ کرے<br/>         خدا کا شکر ادا کرے<br/>         اچھے خیزت سے معتدل کرے<br/>         بے پکار کے پھر اس سران کو فرستے</p>                  |
| <p>۲۰۲<br/>         نظر جو لاشہ عباسؓ زیور تار آیا<br/>         نہ دل کو سید بیک کے پھر تار آیا</p>                                                                                        | <p>۲۰۳<br/>         جہاد کر چکایہ بیکس وغریب آہ و<br/>         کسی سے اب نہیں رٹنے کا میں قریب آؤ</p>                                                                          |
| <p>۲۰۴<br/>         زینبؓ ہوا کہ اسے است پھر نکلتی<br/>         زینبؓ پیرت فرست دینے لگتی<br/>         زینبؓ لاش بار بار پیکر آتی<br/>         زینبؓ ہوا کہ قلعے پورے لگتی</p>             | <p>۲۰۵<br/>         یہ بچے فوج بہت شاندار تھے<br/>         یہ شاہ نام کی جاوید گاہ تھے<br/>         جو بہا بھانے تھے شہر خوش محول<br/>         وہ شہر ہو گئے جہد امہ امانی</p> |
| <p>۲۰۶<br/>         لگا کے سینہ محزون سے دل تار کیا<br/>         اٹھا کے خاک سے ہاتھ کو شہ نے پیار کیا</p>                                                                                 | <p>۲۰۷<br/>         جو سنگدل تباہ و آمادہ قتل شاہ پہ تھا<br/>         یہ زخم حیف ہے اک فاطمہ کے ماہ پہ تھا</p>                                                                 |
| <p>۲۰۸<br/>         جو دیکھا قوت بازو کو غمناک بیان<br/>         غمناک تیرا وہ تاریک ہما ہما بیان<br/>         جو دیکھا غمناک سے خون جگر شہر<br/>         سوار اسپ بڑے تھے تیغ خون شہر</p> | <p>۲۰۹<br/>         دیکھ کر ہر شہر حزن کی زبان<br/>         دیکھ کر ہر شہر حزن کی زبان<br/>         دیکھ کر ہر شہر حزن کی زبان<br/>         دیکھ کر ہر شہر حزن کی زبان</p>     |
| <p>۲۱۰<br/>         ہمارے ہاتھ غیب آلی کام صبر کا ہے<br/>         حسین صبر کر دیتے م صبر کا ہے</p>                                                                                         | <p>۲۱۱<br/>         یہ ضعف تھا کہ رکابوں میں پاؤں جم نہ سکے<br/>         جو تھوڑا آیا تو پستہ زرس پہ ہم نہ سکے</p>                                                             |



|                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                        |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۱۰<br/>         ہم بھری ہوئی صورت کے یوں نہ آ<br/>         تیری جلال و شہادت کے یوں نہ آ<br/>         ہے ہزار دن سے ہمت کے یوں نہ آ<br/>         اس خوی تیری جرات کے یوں نہ آ</p> | <p>۱۱۲<br/>         پائے خاک پہ اس وقت لاش و کمر<br/>         غضب پر فرق بہا کر جو باج تیری<br/>         غریب ہوئے اے بل سہیل چلے جبر<br/>         رفق کیلئے یا ہے آہنی زیور</p>       |
| <p>تیرے جہاد کے شہرے ہیں چار سو ایک<br/>         ٹپکے ہا ہے تیری تیغ سے لہو ایک</p>                                                                                                   | <p>ترپ ہی ہے سکینہ اوسے ڈراتے ہیں<br/>         لگا کے برجھیاں میار کو اٹھاتے ہیں</p>                                                                                                   |
| <p>۱۱۱<br/>         ہم ہی ہے زاری ہو میں نہ کی تیر<br/>         دیو خاک سچوئے نہ جانے تیر<br/>         کیا دین کہانی میں دارہ انور<br/>         کمر تیر کمر پر دھن غضب</p>            | <p>۱۱۳<br/>         ہوئے تم تری ہے جا کمر کو نہ دینا<br/>         عام کمر کا ہوا دھچک میں کھانہ<br/>         سیمہ ہو گیا ہے تھے یان نام نام<br/>         تیرا حضرت عابدی دریا کرام</p> |
| <p>ابان غریبوں کی تسکین کو آئے آقا<br/>         کمر سے تیغ علی پھر لگائے آقا</p>                                                                                                      | <p>سفر ہے دور کا کوسوں پہاں سے جانا ہی<br/>         مصیبتوں کا آ لہی کوئی ٹہکا نا ہے</p>                                                                                               |
| <p>۱۱۲<br/>         یک شہادت مرست کا خوب ہی سداں<br/>         کمر نہ دیا سر نہ کر دیا تپاں<br/>         کوئی جوان نہ اگر دیا کوئی نادان<br/>         ہے تو خیل کا وارث گداہ نادان</p> | <p>۱۱۴<br/>         پائے خاک پہ تیرا سر نہ دینا<br/>         زبان پہ کلمہ نہ دینا یہ رب کی طاقت<br/>         کہ نہیں کہیں است لایا جس نے ہے<br/>         شہادت تیری آپ کی شہادت ہے</p> |
| <p>خدا کا تو ہے خداے کرم تیرا ہے<br/>         لقب کتاب میں فزع عظیم تیرا ہے</p>                                                                                                       | <p>کہے گا کون شہ کر بلا شہید ہوئے<br/>         نہیں نہیں یہ رسول خدا شہید ہوئے</p>                                                                                                     |

|                                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                              |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۵<br/>جدا جی نہیں ہے تھے ہوز و بجنجی رہا<br/>بہی بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا</p> | <p>۱۱۵<br/>راکب امین خالق کی تھی تری تھی<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا<br/>بہی تھی کہ فرق تھے یہ ادلی تھکا</p> |
| <p>جدا ہے جس کا سر پاک وہ نوا سا ہے<br/>اسیر جنگ رسول خدا کا گھوڑا ہے</p>                                                                                                                             | <p>نہ پوچھ گئی دینے میں اب خبر ہے ہے<br/>تیم کس کو پکاریں گے اب پردے ہے</p>                                                                                                                  |
| <p>۲۱۶<br/>میں نے دیکھا ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار</p>                                         | <p>۱۱۶<br/>جہان میں ہے کلا بھی کی نوک میں تیرا<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار</p>                       |
| <p>جو زخم کہا ہے میں رموار شاہ خستہ ہے<br/>ہر ایک جگہ سے لگام اوکھی بھی شکتہ ہے</p>                                                                                                                   | <p>نہ فرق آئے اطاعت میں یہ گمان رہا<br/>رضائے خالق اکبر پہ شہ کا وہ بیان رہا</p>                                                                                                             |
| <p>۲۱۷<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار<br/>تیرا رخسار ہے تیرا رخسار</p>                                           | <p>۱۱۷<br/>وہ لکھتے ہوئی شب کو اشیا خراب<br/>وہ لکھتے ہوئی شب کو اشیا خراب<br/>وہ لکھتے ہوئی شب کو اشیا خراب<br/>وہ لکھتے ہوئی شب کو اشیا خراب<br/>وہ لکھتے ہوئی شب کو اشیا خراب</p>         |
| <p>نہ کی تھی بھول کے خواہش مخفی اجداری کی<br/>مہو میں نہ بھی کہی حضرت کو شہر یاری کی</p>                                                                                                              | <p>زبان وہ پانی جو شکوہ کیا نہ اُمت کا<br/>وہ سرکہ چہہ رہا تاج اب شفاعت کا</p>                                                                                                               |

|  |                                                                                                                    |
|--|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
|  | <p>مرثیہ سیر فیہ<br/>         یہ قاعدہ ہے کہ جو کہ<br/>         توئی کے لئے ہو تو یہ کہ<br/>         جہان زندہ</p> |
|  | <p>ہلا کے قتل کیا عیب دعوت ہے<br/>         نبی کے گہر کو اوجاڑا یہ کیا قیامت ہے</p>                                |
|  | <p>مرثیہ سیر فیہ<br/>         یہ قاعدہ ہے کہ جو کہ<br/>         توئی کے لئے ہو تو یہ کہ<br/>         جہان زندہ</p> |
|  | <p>اگر رہے گاشہ کر بلا ترا حاسی<br/>         رہے گا دونوں جہان میں خدا ترا حاسی</p>                                |
|  |                                                                                                                    |
|  | ۱۷۵۳۶                                                                                                              |



|                                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                         |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>         ان کی شفقت تھی تو ان کی بھی تھی<br/>         جب کہ دیکھ کر کہتے تھے یاد نہ کرنا<br/>         وہ دوت دنیا کو بھٹکتے تھے کچھ<br/>         جتنے تھے رہا کر رہے تھے میر سے ناخوگوار</p> | <p>۲۱<br/>         غم کی دھند میں کہ ہوتی آنسو ڈالتی<br/>         ہونے لگی تھی تیرے دم کو تین چار<br/>         کھلے پیر ہائے ہونے شہ کوئی<br/>         پھر زینب کی کی دین کی دین</p>    |
| <p>۲۲<br/>         دم شاہ کی الفت کا بھر کرتے تھے عباس<br/>         سایہ کی طرح ساتھ رہا کرتے تھے عباس</p>                                                                                             | <p>۲۳<br/>         زہد سالہ پنہا تھا جو قسمت میں دلہن کی<br/>         پامال ہوئی صبح کو لاش ابن حسن کی</p>                                                                              |
| <p>۲۴<br/>         کہہ دین یہ تو ادا محمد یوم نور<br/>         اس وقت سہل تھے تیرے میکہ میں چار<br/>         روکے ہوئے لاہور کو لے کر تھے چار<br/>         حرا بن رہی تھی اسی فن کا سردار</p>          | <p>۲۵<br/>         ابھی ابھی دو شہزادہ رب کی لپٹ<br/>         اک جلی علی ایک تھے عجز کی لپٹ<br/>         لاشوں پر ریونج لگا کر پڑے تھے<br/>         اب ہاتھ پیر تھے تھا اک تباہ کار</p> |
| <p>۲۶<br/>         کوئی نہ کی طرف شاہ کو جانے کا نہ تھا حکم<br/>         اور وان سے قدم آگے بڑھانے کا نہ تھا حکم</p>                                                                                   | <p>۲۷<br/>         بیٹے کا کہی بہائی کا منہ نہ تھے مولا<br/>         خاموش تھے کچھ نہ کہہ سکتے تھے مولا</p>                                                                             |
| <p>۲۸<br/>         وار دیکھئے شہ تیری کو شہت باب<br/>         ساری اچلی ہو پیرین گم ہو پیرین<br/>         حکم رگتیا اچھو کا سی ہر سیرین<br/>         رام کہہ پھرانے انور شہنشاہین</p>                  | <p>۲۹<br/>         صفحہ صہادی کہہ کر کہے آقا<br/>         اس سید مظلوم شہ شہید و بیجا<br/>         پھر پیریں کی شدت کو دیکھ کر گزرتا<br/>         بدو کا برا حال دیکھ کر ہے سکتا</p>    |
| <p>۳۰<br/>         ہنتم سے تو پانی بھی موابند غضب ہے<br/>         مہمانوں پر یہ ظلم و تعدی ہو عجب ہے</p>                                                                                               | <p>۳۱<br/>         اب پیاس کی ایذا میں گزر جائیے معصوم<br/>         پانی جو نہ پائیے تو مرجائیں گے معصوم</p>                                                                            |

|                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                       |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>         شہزادین چمن میں غلے بھریں<br/>         غلے سے لے کر ان کو بھریں<br/>         چھوٹے ان رسوں کے سب سے<br/>         چھوٹے لکھنے کے لکھی نہ کریں</p>                   | <p>۲۱<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں</p> |
| <p>۲۲<br/>         گردِ اہلِ سرم مضطرب و ناچار کھڑے تھے<br/>         خاموش شہ میکس و بے یار کھڑے تھے</p>                                                                              | <p>۲۲<br/>         عباس کی ہونہر کہ شوکت ہے علی کی<br/>         اکبر ہے زندہ کہ ہے تصویر نبی کی</p>                                                                                   |
| <p>۲۳<br/>         زینب نے کہا کہ یہ کیا حال ہے<br/>         صدمہ کی تڑپ نہ کی نظر نہ لگے<br/>         تیرے بھوکے گھر کی ہونہر نہ لگے<br/>         انور بھی صدمہ کی فبت نہ لگے</p>    | <p>۲۳<br/>         جان کی چھوٹ میں یہ پکاری<br/>         چھوٹے بچے کے گھر کی زاری<br/>         انور بھی صدمہ کی فبت نہ لگے<br/>         انور بھی صدمہ کی فبت نہ لگے</p>               |
| <p>۲۴<br/>         اک جرم و مہم شہ و ہانی نہیں ملتا<br/>         کیا قصہ ہے بچو بچو بھی پانی نہیں ملتا</p>                                                                            | <p>۲۴<br/>         دو دن سے میں پیاسی ہوں گرفتار ہوں<br/>         بابا سے بھی آرزو ہوں تم سے بھی خفا ہوں</p>                                                                          |
| <p>۲۵<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں</p> | <p>۲۵<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں<br/>         بزم ریت کی خواہش ہرگز نہ کریں</p> |
| <p>۲۶<br/>         فانی ہے جہان اسکی ہر اک شے کو فنا ہے<br/>         دنیا میں صدا کوئی رہے گا نہ رہا ہے</p>                                                                           | <p>۲۶<br/>         اللہ ہستی کی نظر ہو<br/>         صدقے لکھی تم ساقی کو شہ کے پسر ہو</p>                                                                                             |

|                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                           |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جس سے پہلے کہ بہا تھا کہ<br/>         زور کے نہ بھگن ہوں کہ نہ کرو<br/>         بیوقوف سے امان آئے نہ بہار<br/>         تو بھی یہ اصرار کو دیا کہ نہ</p>               | <p>۲۲<br/>         با فون کہ بتو یہ علم دار<br/>         یہ کہ بہا ہوں کہ ریت کے زور<br/>         رخصت ہو چکے ہیں سے اصرار<br/>         وہ آپ کی الفت ہے نہ دیتا ہوں</p>  |
| <p>مکینہ تو لا دو میں ابھی غصہ یہ جا کر<br/>         بھراؤن نگہبانوں کو دریا سے ہٹا کر</p>                                                                                | <p>خسرت بھی تو دیکھیں میری تلوار کے جوہر<br/>         میدان میں کہلتے ہیں علمدار کے جوہر</p>                                                                              |
| <p>۲۳<br/>         میرا نہیں تم ابھی جاؤ میں نہ<br/>         نہ کہیں کہ لے لے لاؤں نہ<br/>         جاؤ مجھے موت جو ہوا میں نہ<br/>         یہ کہیں جاتی ہے تری شہزادی</p> | <p>۲۴<br/>         میرا نہیں تم ابھی جاؤ میں نہ<br/>         نہ کہیں کہ لے لے لاؤں نہ<br/>         جاؤ مجھے موت جو ہوا میں نہ<br/>         یہ کہیں جاتی ہے تری شہزادی</p> |
| <p>بہ جاے جو پانی کے لئے خون تو بہ جاے<br/>         اندر کے بات ترے سامنے رہ جاے</p>                                                                                      | <p>تلواروں کی ہے چپاؤن میں گوراہ ارم کی<br/>         پر سپاس غصہ کی ہے نقاہت ہے تم کی</p>                                                                                 |
| <p>۲۵<br/>         میرا نہیں تم ابھی جاؤ میں نہ<br/>         نہ کہیں کہ لے لے لاؤں نہ<br/>         جاؤ مجھے موت جو ہوا میں نہ<br/>         یہ کہیں جاتی ہے تری شہزادی</p> | <p>۲۶<br/>         میرا نہیں تم ابھی جاؤ میں نہ<br/>         نہ کہیں کہ لے لے لاؤں نہ<br/>         جاؤ مجھے موت جو ہوا میں نہ<br/>         یہ کہیں جاتی ہے تری شہزادی</p> |
| <p>بخشا علم فوج سرفراز ہو امین<br/>         رخصت نہ ملی اس سے نہ مستاز ہو امین</p>                                                                                        | <p>فرق میں کی طرح ہے چین آج نہ ہوگا<br/>         تا عصر زمانہ میں حسین آج نہ ہوگا</p>                                                                                     |

|                                                                                                                                                                                     |                                                                                                                                                                                     |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         روئے لگا کر پادشاه پر کھجور و جود<br/>         بھرا کھجور سے دل کس طرح<br/>         دوزخ کا دھوکہ دیا ہو گئے بارگاہ<br/>         کس طرح کیا جیسے ہوئے بزدلان</p> | <p>۲۵<br/>         دروغ و ہمدردی عمار کی صورت<br/>         جاہل گمراہ فوجین تھیں کم ہمت<br/>         بھلائیے جنگ کوئی امتداد<br/>         مہر کے رعب پیر شاہ و لائیت</p>            |
| <p>۲۶<br/>         یہ شاہ کے قدموں پر توشہ ان پہ چھکے تھے<br/>         اور سینے میں دم کثرت گریہ سے آکے تھے</p>                                                                     | <p>۲۶<br/>         سہمے ہوئے میدان میں خطا کار کھڑی ہیں<br/>         معلوم یہ ہوتا ہے گنہگار کھڑے ہیں</p>                                                                           |
| <p>۲۷<br/>         بجا رہی رخصت نہ تھیں خوش ہو گئی<br/>         دیکھو کہ تھوڑے دنوں میں کتنی<br/>         بدلتی ہے دنیا و زمین یہ تازی<br/>         زمین جوتی سے بھی لگیا بازی</p>  | <p>۲۷<br/>         ہر غصہ سدا و نکو از نہ تھیں<br/>         پتھر سے تھیں تھیں ان کی لڑائی<br/>         جس جنگ کے پھوٹتے ہیں تھے بے جا<br/>         ہوش و روی بھول گئے جنگ کے جا</p> |
| <p>۲۸<br/>         لی باگ جبری نے تو ہوا ہو گیا گھوڑا<br/>         حیرت تھی ہوا کو بھی کہ کیا ہو گیا گھوڑا</p>                                                                      | <p>۲۸<br/>         اڑی ہوئی پہلے تو چلی آتی تھیں فوجیں<br/>         بڑھتے انہیں دیکھا تو مٹی جاتی تھیں فوجیں</p>                                                                    |
| <p>۲۹<br/>         کس شان سے یہوں کو چلا کر دلا دلا<br/>         کھڑے ہیں ہم انہیں تھیں دیکھا<br/>         دیکھو کہ انہیں تھیں دیکھا<br/>         دیکھو کہ انہیں تھیں دیکھا</p>     | <p>۲۹<br/>         کس شان سے یہوں کو چلا کر دلا دلا<br/>         کھڑے ہیں ہم انہیں تھیں دیکھا<br/>         دیکھو کہ انہیں تھیں دیکھا<br/>         دیکھو کہ انہیں تھیں دیکھا</p>     |
| <p>۳۰<br/>         غصہ سے طرف خوبی مغرور کے دیکھا<br/>         آیا نہ نظر شمر بہت گھوڑ کے دیکھا</p>                                                                                 | <p>۳۰<br/>         و ہمت سے جفا کاروں کی جی چھوٹا رہے تھے<br/>         یہ حال تھا بن کے پرے لوٹ رہے تھے</p>                                                                         |

|                                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                                             |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>         تیری سورت سے جو ہے عورتوں<br/>         خدایہ از آسمان سے ہے عورتوں<br/>         حاصل ہے سلامت کن بیکشتوں<br/>         بیکر و عیب کی بیکشتوں سے عورتوں</p>              | <p>۲۲<br/>         چلایا کہ بے حد ہے تجھے دشت و کشت<br/>         تیرے بھی کسنا خور شیر است و کشت<br/>         بیکشت ہون زمین تیرے کشت و کشت<br/>         آسمان زمین دے کوئی کشت و کشت</p>   |
| <p>۲۳<br/>         کیونکہ نہ ظفر گرد پھرے اس کے قدم کے<br/>         اقبال کا سکن ہے پھر پڑے میں علم کے</p>                                                                                | <p>۲۴<br/>         کس سے کہوں لڑیکو کہ جانوں پر پی ہے<br/>         سوچا بھی ہے کچھ دل میں دغا کس سے کہی ہے</p>                                                                              |
| <p>۲۴<br/>         کہے نہ تیرے خیر نہ خیر کی ایک<br/>         کس غول میں نہان ہے بیکشتوں کا<br/>         فوجوں کا تو دور و فیر اعلیٰ کی ہوا<br/>         یوں چھپ کے اسے بینہاں پانچوں</p> | <p>۲۵<br/>         جھوٹا زمین میں خیر خیر و خیر کی<br/>         لاگو نہ پوزارک تیرے کشت و کشت<br/>         ایسے کی عمر سے مر جب کوئی کشت<br/>         ایسے میں گراں قدر کہ دبی کوئی کشت</p> |
| <p>۲۵<br/>         کہہ کے نکالے فرس تیرے قدم کو<br/>         جا نہ کوہین ہم نہ پڑے آروک لے ہم کو</p>                                                                                      | <p>۲۶<br/>         شیر و کھی کلانی جو ملے توڑ کے دھڑ دین<br/>         لوہے کی سپر ہو تو اسے موڑ کے دھڑ دین</p>                                                                              |
| <p>۲۶<br/>         جہوں سے پھر باور ہے کشت و کشت<br/>         پھر پائی نہ تیرے کشت و کشت<br/>         ہستی کی ہستی کی کشت و کشت<br/>         منہ کران چھوڑ کے کشت و کشت</p>               | <p>۲۷<br/>         کشت و کشت کا رے خاتم سے یہ کشت<br/>         وہ کشت کو کشت ہو کشت و کشت<br/>         تو کشت و کشت کی کشت و کشت<br/>         چل جائیگا یہ دار جو کشت و کشت</p>             |
| <p>۲۷<br/>         تعاقب کا شعلہ کہ بھڑک نے لگا ظالم<br/>         اور شمر کے پاس آ کے کرا کئے لگا ظالم</p>                                                                                | <p>۲۸<br/>         سالاری لشکر کی طمع دے کے جری کو<br/>         ساتھ اپنے میں لے آؤ گا عباس علی کو</p>                                                                                      |

|                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                           |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۲<br/>         بولہ سے نکلا وہ شمع تو اب سب کو<br/>         منظر ہو چکا ہے تو کوئی میان تو دار<br/>         تھو پنا توین تھو کہ جبر و بولکار<br/>         جو کہ باؤن کو شہ دھنتا کہ</p> | <p>۴۳<br/>         ہو حضرت شیر کی لڑک فاق<br/>         جس کو بجی آپ کو چل کر ت<br/>         چھ آنکھ لائے کوئی یہ کہے تھا<br/>         وہ ان کا دھستہ بر قیاد دیکھ</p>                     |
| <p>۴۴<br/>         بولای شمع سے دل سینے میں شوق ہے<br/>         پیاسے ہیں حضور آپ مجھے سخت قلع ہے</p>                                                                                       | <p>۴۵<br/>         دیہان آپ کے اعزاز کا ہر ایک نفس ہے<br/>         حاکم تمہیں کو فدا میں دیکھوں یہ ہوس ہے</p>                                                                             |
| <p>۴۶<br/>         حضرت کو تو پانی کی نہایت سبب<br/>         ہون آپ نے کی تیر کی بھونٹ<br/>         انکے لئے کچھ فخر و زور کی نہیں جا<br/>         پھو در نہیں پانی سے وہ ہی سہا زور</p>    | <p>۴۷<br/>         یہ سبب ہی رہم ہوئے جبر و لا<br/>         نہ کیا کہ شامت تیری آئی ہو<br/>         رو با ہون کہ سب امین سے ہو<br/>         کہہ دال پختہ ہون میں کہہ داری ہو</p>          |
| <p>۴۸<br/>         دین حکم اگر آپ تو لے آؤن میں پانی<br/>         راکب کو یہی مرکب کو یہی پلو اؤن میں پانی</p>                                                                              | <p>۴۹<br/>         آقا میرا سخت جگر شاہ نجف ہے<br/>         حاصل مجھے حضرت کی غلامی کا شرف ہے</p>                                                                                         |
| <p>۵۰<br/>         پانی کی تو کیا مل ہے اخلاقیہ<br/>         ہو جائے رقم نام پر سرداری شہ<br/>         دنیا میں کوئی تیر حکومت سے کہہ<br/>         کہ رہے نہیں ہوتا کو دلا لکھ کا زہر</p>   | <p>۵۱<br/>         پہلے نہ ہو گئی تیری لڑکی تو<br/>         تیروں سے نہیں جتنی بڑھائی تھی<br/>         تو کوں کہم دو دو جو دے گا میں تو<br/>         کہہ دین کہ یہ جان بچانے کی ہے ہر</p> |
| <p>۵۲<br/>         حاصل ابھی اک آن میں سب جاہ و شہ ہے<br/>         دولا لکھ کے افسر ہوئے جاتے ہو یہ کم ہے</p>                                                                               | <p>۵۳<br/>         گو دفتر حاکم میں نہیں نام ہمارا<br/>         لکھا ہے سر عرش برین نام ہمارا</p>                                                                                         |

|                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                  |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> | <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> |
| <p>دنیا کے طلبگار ہوں زیبا نہیں مہم کو<br/>طالب ہوں حکومت کے یہ سودا نہیں کو</p>                                                                 | <p>کعبے سے پھرے بھول کے احکام خدا<br/>است تو محمد کی موبستہ ہو ہو اس کے</p>                                                                      |
| <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> | <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> |
| <p>فیاض یہ ہے بخش دی شاہی جو حسن نے<br/>پروا بھی نہ کی اس کی شہ تشہ دہن نے</p>                                                                   | <p>غم یہ ہے کو دور سے پیاسی ہے سکیہ<br/>عقاس کے آغوش کی پالی ہے سکیہ</p>                                                                         |
| <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> | <p>میرزا کا دماغ ہے تو کی بجائی وادی<br/>میرزا ہے دماغ دار دی جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری<br/>میرزا ہے تخت و تاج جو ہے پیری</p> |
| <p>جب شہر کے دن خلق میں کھڑا مہر لگا<br/>بس ان کی شہاعت سے مہین کام پر لگا</p>                                                                   | <p>موجود ابھی تھا ابھی آنکھوں سے نہاں تھا<br/>بجلی کی طرح گاہ یہاں گاہ وہاں تھا</p>                                                              |

|                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰<br/>         ہر گز کی خبر نہ رہے تھی<br/>         اس کی خستہ بین پہ کجاں تھا<br/>         دوا کا دوا دوا دوا دوا دوا دوا<br/>         وہ دوا دوا دوا دوا دوا دوا دوا</p> | <p>۱۰<br/>         ہر گز کی خبر نہ رہے تھی<br/>         اس کی خستہ بین پہ کجاں تھا<br/>         دوا کا دوا دوا دوا دوا دوا دوا<br/>         وہ دوا دوا دوا دوا دوا دوا دوا</p> |
| <p>۱۰<br/>         سرعت کا یہ عالم تھا کہ<br/>         انکھوں میں وہ پھرتا تھا نہ پہلی کو خبر تھی</p>                                                                          | <p>۱۰<br/>         سنی جو ہوا آنچ لگی دور تک اڑکی<br/>         جانے لگی تا گنبد خضرا چک اڑکی</p>                                                                               |
| <p>۱۰<br/>         سرور میں کہ نہ خبر<br/>         اس کو نہ خبر نہ خبر نہ خبر<br/>         روکین خدر انداز کرین تیرا دیکھو</p>                                                 | <p>۱۰<br/>         سرور میں کہ نہ خبر<br/>         اس کو نہ خبر نہ خبر نہ خبر<br/>         روکین خدر انداز کرین تیرا دیکھو</p>                                                 |
| <p>۱۰<br/>         میدان سے قدم تیغ و سان کہا کے نہ سر کے<br/>         فوجو کی گہٹا گہٹا سے دریا کے نہ سر کے</p>                                                               | <p>۱۰<br/>         سودا گہو رہا نہ شوریدہ سری تھی<br/>         کینچے لئے جاتی تھی اجل بے خبری تھی</p>                                                                          |
| <p>۱۰<br/>         تیرا نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو<br/>         فوجو کے دودل اور دودل کے دودل<br/>         اسوار پہ اسوار تھے رہا رہا رہا رہا</p>                     | <p>۱۰<br/>         تیرا نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو<br/>         فوجو کے دودل اور دودل کے دودل<br/>         اسوار پہ اسوار تھے رہا رہا رہا رہا</p>                     |
| <p>۱۰<br/>         آب دم شمشیر سے اک شورا وٹہا تھا<br/>         دریا کے قتلحلم سے قتلحلم یہ سوا تھا</p>                                                                        | <p>۱۰<br/>         آتش تھا مزاج اگل غضب اُس میں بھری تھی<br/>         عباس سلیمان تھے تو قتلوار پر سی تھی</p>                                                                  |

|                                                                                                                                                                                               |                                                                                                                                                                                     |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۵۰<br/>         چھوٹی وہ سر نہاد ادا راہی<br/>         چھوٹی زور جس نے کفن ہوئی<br/>         مراد غیبت کا بوجھ موت کے<br/>         ہزار سین کے جانے کو ادا راہی</p>                       | <p>۱۵۱<br/>         جس نے غیب کا بوجھ ادا راہی<br/>         ان عرصہ حشر عذاب جتنی<br/>         لاہوت پیہی تھی وہ موت کی<br/>         سون لکھ دوستی ادا راہی</p>                     |
| <p>۱۵۲<br/>         بڑے کے مناسب کوچکیا تھی یہ پھل کا<br/>         مہمانوں سے گھر بھر دیا دم بھر میں اعل کا</p>                                                                               | <p>۱۵۳<br/>         وہ کہتے تھے دم لینے دے بازو میرا شل ہے<br/>         یہ کہتی تھی خاموش یہاں میرا اعل ہے</p>                                                                      |
| <p>۱۵۴<br/>         آفت تھی قیامت تھی صیبت تھی<br/>         زخمیوں کے واسطے وہ تھی<br/>         خاتمہ کی سیجان کی موت کا<br/>         رستے میں پانی تھی پھیلے ہوئے</p>                        | <p>۱۵۵<br/>         فنا کی شہر و سر نہادی کے پیتا<br/>         تنہا کو دیکھا تو وہ کہہ کا تھا<br/>         شہر کے کہیں کہیں تھے گریہ<br/>         زنجی تھے بارے خاک پادشاہی</p>     |
| <p>۱۵۶<br/>         موت کسی مرد و دے کیا وار و اوس کا<br/>         تھا نوح کا طوفان کہ یہ جزر و مد اوس کا</p>                                                                                 | <p>۱۵۷<br/>         دوبے تھے پسینے میں بدن کا نپا ہے تھے<br/>         رہواری بھی کہوئے ہوئے منہ اپنی تھے</p>                                                                        |
| <p>۱۵۸<br/>         مظلومین کے جو بھی وہ بیکار ہوئے<br/>         سب کو دل میں دعا تھی کہ انہیں<br/>         تو خدا زمین تھی کہ دل آزار ہوئے<br/>         پہلے میں جو رکھتی وہ تو زمین تھی</p> | <p>۱۵۹<br/>         بگڑا ہوئی دوست اک گروندوار<br/>         وہ گونجی یا میں میں تو ہی کے شہ<br/>         جب غصے دیکھا تو ظلم کے پھانچا<br/>         کچال و تیرتے دن گون گون بار</p> |
| <p>۱۶۰<br/>         اک ضرب تھی سوئے کے آفت کے برابر<br/>         قہر یا تھا ظالم نے قیامت کے برابر</p>                                                                                        | <p>۱۶۱<br/>         کہوڑ و نپہ ذرہ پوش سنگر نظر آئے<br/>         اختر سے چمکتے ہوئے مغفر نظر آئے</p>                                                                                |

|                                                                                                                                                                                    |                                                                                                                                                                                    |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۱<br/>         ابن کی دن کی عین کا دینے پڑا<br/>         شہن کی طرح کوئی شمع کی زہنیا<br/>         سر کی بین کے ساتھ لائے ہوئے<br/>         اور غول میدان کو انجمن سے بھا</p> | <p>۲۱۰<br/>         تو کوئے نے تین بہت ہوئی تھی<br/>         بے بوجب کہ ایک بے بوجب<br/>         صورت کی بے بوجب سے نصیب<br/>         کچھ اب بھی تالی ہو تو ادا کی تھی</p>         |
| <p>نخوت سے بین سرشار تہمتن کی طرح سے<br/>         انجمن میں لہو شیشہ رگ زن کی طرح سے</p>                                                                                           | <p>سوچ تو ابھی فرصت پیکار ہے باقی<br/>         لشکر بہین لشکر کا عسکدار ہے باقی</p>                                                                                                |
| <p>۲۱۲<br/>         شکر بین بے شرف و تہیجا<br/>         تاج کے جابکے رستے زین<br/>         تہ شہر ملک شام سے پہنچ کر<br/>         چھوڑ کر نکلا یہ سودا سیر</p>                     | <p>۲۱۱<br/>         اس شہر کی بڑاوت کا تو عالم میں نہ<br/>         اپنے ہوئے بچا کی بخت کو نہ<br/>         فتنہ شہر میں یہ پیری ہے لگا<br/>         کوئی ہوئے سب سے عزت کا نشہ</p> |
| <p>تھا خوف کہیں تیغ و سپر کہول نہ ڈالین<br/>         جا کر کسی خیمہ میں کمر کہول نہ ڈالین</p>                                                                                      | <p>او کہڑا ہوا میدان سے شکرات دم تھا<br/>         اب بھی نہ ملک شام سے آتی تو ستم تھا</p>                                                                                          |
| <p>۲۱۳<br/>         کہ کہ غلام نہ رہے تو بہت<br/>         کہ خوب ملک وقت پائی نہ تھی<br/>         رشتہ کی میدان فتنہ میں نہ تھی<br/>         اندر سے ابن اسد میں ہوا</p>           | <p>۲۱۲<br/>         تہ کے لکے دیکھنے میراں کی طرح<br/>         کہ کہ میدان نظر سے نہ تھی<br/>         بچا کہ کہ تھوڑے سے ہیں سودا<br/>         باہن علی یاد اگر دیکھ لے اور</p>    |
| <p>پیکار غضب کی تھی بڑا کہیت پڑا ہے<br/>         وہ شیر سا پہرا ہوا امید بہن کھڑا ہے</p>                                                                                           | <p>شمشیر بکف جس نے کہ اُس ماہ کو دیکھا<br/>         تصویر شباب اسد اللہ کو دیکھا</p>                                                                                               |

|                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                                   |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰<br/>چون سے خیال پر غصہ نہ کر<br/>تو سے یہ خدا ہے کہ بی بی کر<br/>ن کر کسی دوزخ کو نہ دوزخ<br/>بھل کر ہی غازی نہ لگا دوزخ</p>                   | <p>۱۰<br/>انور سے خزون ساز کی تو کیا<br/>جوش الگ کیا زودون کو نہ ہو گدا<br/>بہنے لگے ظالم سے کہ بجا ہو کہ<br/>عدوت نہیں دینے کی رہتے گدا</p>                      |
| <p>رو مال سے پیشانی رو پوچھ رہے تھے<br/>تلوار کا ریتی سے لہو پوچھ رہے تھے</p>                                                                        | <p>لڑنے پہ مکر باندہ کے کہولی نہیں مہ نے<br/>بے خون کئے تلوار بھی تولی نہیں مہ نے</p>                                                                             |
| <p>۱۱<br/>تھا غیظ نمودار جو صورت زری کی<br/>دل چھوٹ گئے سب کچھ لست زری کی<br/>اک رعب ساطاری ہو احوال زری کی<br/>روستہ ہوا اندام امن میریت زری کی</p> | <p>۱۱<br/>قہر کئے آتے ہیں واسطہ صفت ہر<br/>رستے میں بہت قاتلے لڑنے کی ہر<br/>لاہوت کئے کئے ہیں لڑنے کی ہر<br/>مہ بندہ کلم ہیں مسلمان ہوا ہر</p>                   |
| <p>دل کانپ گئے پیش جو یہ مرحلہ آیا<br/>اندھی تو ابھی آئی تھی لوز لہ آیا</p>                                                                          | <p>مشہور عرب بھر میں ہے شامی لقب اپنا<br/>اعراب ایادی وجد امی نسب اپنا</p>                                                                                        |
| <p>۱۲<br/>اگر کو با حال بجا و خفا<br/>سے دسے کے ملے دل کی لہر خفا<br/>افسوں کہی ہو بخاک جی جاد و کوجیا<br/>اسلوں سے گم ہو جو دہرے دہ لہا</p>         | <p>۱۲<br/>یہ کھلے شمع ہو گئے ادا دیکھا<br/>خاک کوئی چلتے سے لہ لگا دیکھا<br/>زچھا کئے بہتے کو با کوئی لگا دیکھا<br/>کھینچنے کوئی خچ کوئی تو لے ہوئے لگا دیکھا</p> |
| <p>ڈھارس کہی دی طنز سے کہہ کام نکالا<br/>دھاگے کہی دکھلائے کہی دام نکالا</p>                                                                         | <p>لیکھا ہے کوئی لیکے حسام اپنی کمر سے<br/>چھپٹا ہے کوئی گرز کو اوچا کئے سر سے</p>                                                                                |

|                                                                                                                   |                                                                                                                                              |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>ایک دین کنہ رنج دھنکنا<br/>اک صرب تم زین کی زبردست<br/>اک جنگ کے لئے کو بھننا<br/>اور یاد اس شب کو لگتا ہے</p> | <p>بخت سیر بونو جان لگیم کے<br/>نہ کھٹکھٹا رہے پھول کے<br/>پیر کے پیر میں دشمن شیر کے<br/>الٹی و کو بھڑکی دیر کے لائی</p>                    |
| <p>اک اسپ پھوٹا ہوا جاتا ہے زمین کو<br/>اک آن میں سومر تب خالی کرے زمین کو</p>                                    | <p>ناہل تھے رسی تھی درازا ونکی اہل کی<br/>خود موت نے آنے میں یسب لیت لعل کی</p>                                                              |
| <p>سورگ کی خنوق سے درازا<br/>اور سب سے درازا<br/>بہت نہیں تیرا جاگ رہا<br/>اک چور کی بھڑکی لگتا ہے</p>            | <p>فحشہ نظر آیا تو دس محرمین کو<br/>روشن کیا پھول کے علم تیرین کو<br/>خوار ہو کر دیا شمع رہ دین کو<br/>بہت نہیں پھر لکھ دیا چون تیرین کو</p> |
| <p>گھر گھر کے نکل جانے میں مشاق ہے کوئی<br/>پھر آنے میں کو ٹھونکے بہت طاق ہوئی</p>                                | <p>ڈالی نگہ قصر ہر اک دشمن دین پر<br/>حملہ کیا اس شیر نے پھر لشکر کین پر</p>                                                                 |
| <p>اک سب سے زیادہ ایک بار<br/>اک سنگول یا عجیب دشمن سے<br/>اک سے لے کر ان پست پہاڑوں<br/>اک سانسے پہاڑ ہوا ہے</p> | <p>اک صنف عدا کی دیکھ کر<br/>اک تیرے زبے ہون تو اک دشمن<br/>بہاں کی در سے جو گئے ستم کے<br/>جمع میں سنگار دے لے تیرے</p>                     |
| <p>لے لے کے کند آگے پہلو میں جری کے<br/>کر لے کند آگے پہلو میں جری کے</p>                                         | <p>ساتھ اون کے گئی تاب تو ان طاقت بازو<br/>یاد آتے ہیں اس وقت میں وہ قوت بازو</p>                                                            |

|                                                                                                                                             |                                                                                                                                                       |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>لشتری بھون پہ خواجہ ام پیار<br/>جامین بھوکے گلخانہ ام پیار<br/>جس نے سے ذرہ دیکھو جو ادا ہو<br/>میں تو ہوں ترار نہ سے اس کا پیار</p>     | <p>وہ شیر نے میدان میں توار کو تو لا<br/>وہ ہاتھ نے تیغ سے رقا کو تو لا<br/>میران میں وہ ایک ایک گنہگار کو لا<br/>غازی نے گلہ بون میں جھاکا کو لا</p> |
| <p>ماتم ہے شہید و نکائے ناب تو دے<br/>ہوں غمزدہ ساغر میں مجھے خون عدد دے</p>                                                                | <p>وہ صید پہ شامین جھکا تیغ دوسر کا<br/>سینے میں ترار وہ ہوا تیر نظر کا</p>                                                                           |
| <p>اس غم میں جگ بون پر سے سناں<br/>دو گھونٹ میں شہا کہ جس پر کھنکھار<br/>چکا جو اس وقت سے نگار زیب<br/>کافر ہوں پناہ میں اگر خون کا پیو</p> | <p>بڑے کار کی زنجی کہ بہا کر دے لا<br/>بڑے کار سے دا تو پٹ کر دے لا<br/>پنج کر کوئی بہا تو بھٹ کر دے لا<br/>ایا وہ پٹ کر تو پٹ کر دے لا</p>           |
| <p>شیشے میں جو ہو بادہ گلگون وہ لندہ ہا<br/>بہتے ہوئے اعدا کا ہو جھکود کہا دے</p>                                                           | <p>اک دار میں زخمی جگر دول نظر آئے<br/>بسل پہ ترپتے ہوئے بسل نظر آئے</p>                                                                              |
| <p>یہ ہے کہ اس سے بھی تنہا<br/>وہ دغ ہے دل میں کہ تنہا<br/>بون قتل ہزار دن تو تانی نہیں<br/>چھہ رو کہ دران میر سے سانی نہیں</p>             | <p>جو غم ہے جو ادا تو کسبیل کو دے لا<br/>ایک برسے کوئی تو جو کرا دے لا<br/>ایک آن میں پاؤں پل کر دے لا<br/>توسن جو رکھتا ہے پل کر دے لا</p>           |
| <p>کیا کہنا تھا کیا کہنے لگا شدت غم میں<br/>ساقی نہیں کچھ ہوش بجا شدت غم میں</p>                                                            | <p>کچھ تیغ نے کرنے میں اگر دیر کی او سپر<br/>نفل سم تو سن نے چھری پیر دی او سپر</p>                                                                   |

|                                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                                           |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         چھوٹا برباد نصف فن تیر<br/>         تو اچھوٹا اک کو اچھوٹے نے اچھوٹا<br/>         پانی یہ غلام کے جیادوں کے پورے<br/>         تپا بس کی شدت تھی کہ تپا دھوا</p>                | <p>۲۵<br/>         قون سے چھ ننگ لگا دئے تھے<br/>         اوچھین تیرا بن چھنے لگے پتھر<br/>         پلاسو نکوسے آتے تھی خوش تھیر<br/>         ہلکے بہا دینے کی ہونے لگی تیرا</p>                          |
| <p>۲۶<br/>         مساختہ منہ شکون سے دھونے لگے عباس<br/>         خیمہ کی طرف دیکھ کے رونے لگے عباس</p>                                                                                           | <p>۲۶<br/>         بادل کی طرح اُدے چلے آتے تھے اعدا<br/>         منہ تیر و نکا ہر گام پہ پر ساتے تھے اعدا</p>                                                                                            |
| <p>۲۷<br/>         صد تو ابھارا صدر تو ابھاریا میں تھا دور<br/>         تیرا ہر اچھوٹے کے بہتے بہتے<br/>         بانی پاپ ہونے پہ تیرے تھا انکار<br/>         بے تشہ یہ ہے غم سے بے جا علمدار</p> | <p>۲۷<br/>         بکین تو میں جینے لگے لگا ہوا<br/>         بازے مبارک سے تیرا ہر گام گام<br/>         کار و سرے میں تیرا تیرا ہر گام گام<br/>         بہتے بہتے ابھرتے تھے تیرا</p>                     |
| <p>۲۸<br/>         غازی کی مصیبت پہ جگر رنج سے شق تھا<br/>         سراپا بستی تھیں یہ موجوں کو قلق تھا</p>                                                                                        | <p>۲۸<br/>         مایوس ہوا زیت سے ستائے سکینہ<br/>         اک آہ کی اور منہ سے کہا ہائے سکینہ</p>                                                                                                       |
| <p>۲۹<br/>         تیرا نے تیرا ہی سے جو نکلا<br/>         دوپہ حق سے تیرا کسرت نکلا<br/>         فوجی یہ کسرت تھی کہ مسدود تھا رستا<br/>         لاکھوں دہشتی اور کسری کی پر دہنا</p>            | <p>۲۹<br/>         لکھتے ہیں کہ تیرا تیرا دانتوں میں بنا<br/>         سب تو کھائے تیرا کسرت میں تھما تھی<br/>         بہتے تو کھاتوں تو چلائے تیرا کھلی<br/>         جوار کے ابل جان سے جوار کی خدائی</p> |
| <p>۳۰<br/>         چھپ چھپ کے کماندار نکل آئے کین سے<br/>         تیر و نکے چلے وار بار اور مین سے</p>                                                                                            | <p>۳۰<br/>         مجبور ہوں خیمہ تلک اب آنہیں سکتا<br/>         یہ مشک سکینہ کو میں پہونچا نہیں سکتا</p>                                                                                                 |

|                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۰<br/>         لگا کر تیرا کس تیرا کس<br/>         ارمون تیرا کس تیرا کس<br/>         لگا کر تیرا کس تیرا کس<br/>         دی شاہ کو ادا کر دیا</p>         | <p>۴۱<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         دیکھا کہ تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس</p> |
| <p>۴۲<br/>         مرقا ہون میں دیدار دیکھا دیکھے آقا<br/>         ہوں خادم دیرینہ خبر لیجے آقا</p>                                                            | <p>۴۳<br/>         اپنی نہیں کچھ فکر ہے پیاسوں کا الم ہے<br/>         ہے یان تن مجروح وہاں شک و علم ہے</p>                                                     |
| <p>۴۴<br/>         اپنے ہی آواز چلے تیرا<br/>         رہتے تھے کہیں دن تو تیرا<br/>         تیرا ہی تو تیرا تیرا تیرا<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس</p> | <p>۴۵<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس</p>  |
| <p>۴۶<br/>         کچھ غور سے دیکھا اونہیں ریتی سے اٹھا کر<br/>         روئے لگے پھر اپنے کلیجہ سے لگا کر</p>                                                  | <p>۴۷<br/>         کیا اور خوشی اس پہی عالم میں سوا ہے<br/>         اسوقت ہی سر آپ کے زانو پہ دہرا ہے</p>                                                      |
| <p>۴۸<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس</p>  | <p>۴۹<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس<br/>         تیرا کس تیرا کس تیرا کس</p>  |
| <p>۵۰<br/>         چلے اوسی جانب کو جہاں لوگ کھڑی ہیں<br/>         وہ دیکھتے ریتی یہ چچا جان پڑے ہیں</p>                                                       | <p>۵۱<br/>         پہونچا نہ سکا آب یہ غم ہے میرے جی کو<br/>         میں مر کے بھی صورت نہ دکھا دنگا لسی کو</p>                                                |

|                                                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                            |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         چھوڑ کر جا چاہتے تھے شہر<br/>         کا تو یہاں ہونے لگے موت کے مار<br/>         کی تھی زبان بچان کی تھی حق<br/>         بہت کو دوسرا زلف پیدا کر</p>    | <p>۲۵<br/>         بالآخر ہی ان کیلئے تم کو میرا<br/>         جیسا کہ تیرے لاشہ بیست کے<br/>         تم لاش دہاؤ گے میری تہا جو<br/>         فوس مقدوس کے چھوڑ دیں</p>     |
| <p>حیرت ہر ادھین چھوڑ کے کیونکر گئے عباس<br/>         روئے شہ دین رہ گئے اور مر گئے عباس</p>                                                                                 | <p>داغ اپنی جوانی کا دئے جاتے ہو بہائی<br/>         کس کا یہ جنازہ ہے جو اوٹھواتے ہو بہائی</p>                                                                             |
| <p>۲۶<br/>         چھوڑ کر شہر بلکہ اپنے بار<br/>         رہ گئے تین تین تین تین تین تین<br/>         تو تیرے ہونے سے کہنے بار<br/>         تیرا کہ دینا سے مغربا نے بار</p> | <p>۲۶<br/>         اس طرح سے روئے تھے شہر تیرا<br/>         اس کی روئے تھے تیرا تیرا<br/>         ہزار کی روئے تھے تیرا تیرا<br/>         تیرے تھے تیرا تیرا تیرا تیرا</p> |
| <p>کچھ پاس محبت کا ہماری نہ کیا حیف<br/>         ہمراہ نہ اس چاہنے والے کیا حیف</p>                                                                                          | <p>کوئی نہیں لیجائے جو حضرت کو ادھلے<br/>         اکبر بھی ہین لپٹے ہوئے لاشے سے چچا</p>                                                                                   |
| <p>۲۷<br/>         انہوں نے سنا روئے تیرا تیرا<br/>         بچان تین تین تین تین تین تین<br/>         پیا ہی صحت ہے اب تیرا تیرا<br/>         تم کے اب تک نہ بیماری تیرا</p> | <p>۲۷<br/>         بے دہ سے خامہ کو صفیہ لگا کر<br/>         کتاب کہ حضرت بجا سے عمار<br/>         تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا<br/>         تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>      |
| <p>موت آئی چھٹے صدمہ اندوہ ستم سے<br/>         اب کام نہ ہم سے ہر نہ کچھ شک و سلم سے</p>                                                                                     | <p>بند سراں راز بھی کر دیجے آقا<br/>         دامن در مقصود سے بہر دیجے آقا</p>                                                                                             |

|                                                                                                                                                          |                                                                                                                                               |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>سلطان شوق تیرے چہرے پر<br/>چشمی خیمہ تمام جہاں پہنچا<br/>شکر جو ہر آن کا ہوتا ہے<br/>میں کہہ کر کے دور سے اترتے ہیں</p>                               | <p>ہر آن ہوتا ہے گویا کہ لاکھ لاکھ<br/>بلا ہوا تھا چہرے پر مہر کا رنگ<br/>تیرے سے کہ رہا تھا ایک دکان<br/>جی کیوں ہیں تیرے چہرے کا رنگ</p>    |
| <p>عال سحر کا خدمت شامی مین رہ گیا<br/>شب کا سیاہ شب کی سیاہی مین رہ گیا</p>                                                                             | <p>اس باغ سے چلا تھا جو موسم بہار کا<br/>کہا تھا دل پہ داغ چمن لالہ زار کا</p>                                                                |
| <p>چلتے تھے باغ کے بھونچے اور بھونچے<br/>شعری طغیانی کہ دامن حجاب میں ہے<br/>ان سے تھے پہنچے ہر شوق پر جانور<br/>نہ سنے اور بھونچے تھے دھوئیں بھونچے</p> | <p>جہاں کے قلم ہونے شائے کنہار<br/>سب فخر سر و قامت اکبر میں بن عود<br/>جی باغیچہ میں شمع سے ہر دم چمکتی<br/>اس نور انوار سے بہاؤ لے کر</p>   |
| <p>طائر تھے جو عشق خدا کے تیر مین<br/>ایک سوز تھا جس پر ہوا کی نفیس مین</p>                                                                              | <p>الف ت بہت ہے شاہ کو اس گلزار سے<br/>کیونکہ یہ داغ اوٹھے گول بیتہ دار سے</p>                                                                |
| <p>موجوں سے ہر آن ہوتا تھا دریا ہوا<br/>دامن بھونچے ہوتے تھے ہر آن ہوا<br/>بھونچے مین ہر آن کے تھے گہرے گہرے<br/>بہرے گہرے گہرے گہرے گہرے گہرے</p>       | <p>جہاں کا تازہ زہم اور وہ شوقین<br/>وہ دھڑکنے والے تھے تیرے تیرے<br/>بہار کے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>جہاں کے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے</p> |
| <p>سب فیض آب یاری رب کریم سے<br/>فانی ہر ایک شے ہے وہ جلوہ قدم سے</p>                                                                                    | <p>بیکس نے خاک اوڑائی ہے بالونپہ گرد ہر<br/>اندر میر ہے نظر مین جہاں دل مین دروہر</p>                                                         |

|                                                                                                                                  |                                                                                                                                                |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰</p> <p>اگر دیکھا تو جین کر<br/>سجائی کی اجڑی جہاں<br/>اگر ہر کوئی کھینچے فوٹے پڑھو<br/>مٹا دے قریب آدھ سے کیوں کھڑے ہو</p> | <p>۲۰</p> <p>وہاں چھوڑ کر ہم میں جھوٹا پیر<br/>میں ہوں یہ قوم کو اچل کا شکار<br/>بڑے چل کے دیکھو تو دکان خانہ<br/>میں غرض شب بیدارین بیدار</p> |
| <p>۲۱</p> <p>پتھر میرے گلے سے کہ تکلیف فدا لے<br/>وہ کہتے ہیں کہ جنگ کی پہلے رضا لے</p>                                          | <p>۲۱</p> <p>فرمایا کیا سبب ہے نہ چلنے کا آپ کے<br/>کی عرض وہ کہیں گی نہ کام آئے باپ کے</p>                                                    |
| <p>۲۲</p> <p>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے</p>         | <p>۲۲</p> <p>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے<br/>کہتے ہیں کہ سب سے پہلے</p>                       |
| <p>۲۳</p> <p>یہ کہتے ہیں کہ آپ کے مرنے کے نہیں<br/>وہ کہتے ہیں غلام کا دل مطمئن نہیں</p>                                         | <p>۲۳</p> <p>اب بھی نہ اذن دینگے جو حضرت جہاد کا<br/>پھر میں ہوں سنگ دل نامراد کا</p>                                                          |
| <p>۲۴</p> <p>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے</p>                     | <p>۲۴</p> <p>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے<br/>کہتے ہیں کہ وہ چاہے</p>                                   |
| <p>۲۵</p> <p>وہ بولے نام عون و محمد بھی کر گئے<br/>شہ بولے حیف پہلے نہ ہم انس کر گئے</p>                                         | <p>۲۵</p> <p>کیا با وفا مال و زمر چھپ تیھے<br/>جو مجھ سے پہلے اٹھ گئے وہ خوش تیھے</p>                                                          |

|                                                                                                                                                                          |                                                                                                                                                                     |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۳<br/>         کج دیکھتے ہیں مجھے عورتوں کی<br/>         حسن ریاضتوں سے بکری بول<br/>         آج تیرے علم و ادب کی<br/>         ہوتا ہے دیکھ دیکھ دیکھ</p>           | <p>۱۳<br/>         رونا ہوا تو تیرے سینے کی<br/>         دیرین باتیں سننے کو چہرے میں<br/>         دیکھتے ہیں ایک ایک تیرے<br/>         دیکھتے ہیں ایک ایک تیرے</p> |
| <p>۱۴<br/>         حضرت پہ نور ہے ہیں ستم دیکھتے ہیں ہم<br/>         بازو ہونے چپا کے قلم دیکھتے ہیں ہم</p>                                                              | <p>۱۴<br/>         کیا دو پہر میں چاند سی صورت اور گئی<br/>         ہے ہے یہ غمزہ ہڈی کے مر گئی</p>                                                                 |
| <p>۱۵<br/>         قمر میرے گریب تیرے گریب<br/>         چاند میرے گریب تیرے گریب<br/>         روئے لکھ لکھ لکھ لکھ<br/>         زیا کیوں تیرے گریب</p>                   | <p>۱۵<br/>         کیا پائی تیرا تم میرے<br/>         رگڑ میرے تیرے تیرے<br/>         خوش تیرے تیرے تیرے<br/>         دیکھتے ہیں ایک ایک تیرے</p>                   |
| <p>۱۶<br/>         کہنے میں ہے پردے کے دل ناصبور کیا<br/>         میاں تیرا دشمن جگر کا قصور کیا</p>                                                                     | <p>۱۶<br/>         جان لگئی غریب میں ہستی کو دیکھ کر<br/>         دوری وہ راہ حق کے فدائی کو دیکھ کر</p>                                                            |
| <p>۱۷<br/>         کس نے بنی شکل روانہ نہیں<br/>         سینے پہ جب کہ کہا و نشان و گنہیں<br/>         بجا و تیرے تیرے تیرے<br/>         دل تو میری سے میری جان نہیں</p> | <p>۱۷<br/>         تیرے چارے علی اکبر میرے<br/>         تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>         تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>         تیرے تیرے تیرے تیرے</p>                   |
| <p>۱۸<br/>         اب کس لگو او اس ہو کیوں بیقرار ہو<br/>         لکھ رہی ہے آفریں پر سوار ہو</p>                                                                        | <p>۱۸<br/>         حق نے دکھائی شکل مجھے میرے لال کی<br/>         کچھ بھی خبر ہے پالنے والی کے حال کی</p>                                                           |

|                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                  |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>تو کچھ تو باندھے دو کہ ہے کچھ تو پائی<br/>کچھ چھوٹا ہے کچھ بڑا ہے پھر تو چاہی<br/>میک یہی کوئی کو اب نہ فکر کے تو راوی<br/>میں در در ہے ہوس کو ہلکا کر دیتا</p> | <p>۲۲<br/>پتلا ہوا تھا باز سے عجب کس کس<br/>رو رو کے عوض کہ تھا ہوا شادی<br/>شک سکتا کیا ہوا با با کے کمر<br/>پیدا کیا کوئی بھون چھپے نہ کمر</p> |
| <p>۲۰<br/>میں جانتی ہوں آپ کا مطلب ہی اور ہے<br/>سب نے ہی کے گہر کے اوپر طے کا طور ہے</p>                                                                                 | <p>۲۳<br/>ساتھ اُن کے بھر کے شک سکتی کی لائیکے<br/>بابا اگر نہ آے تو ہم ہی نہ آئیکے</p>                                                          |
| <p>۲۱<br/>اُن کو ہر تیرا نہیں ہے سب ہوا<br/>بہاؤ نے دی رخصت شادی غصہ ہوا<br/>جو رو رو غ دل کو ہوتا تھا ہوا<br/>مستین جو کچھ تھا وہ نہ تو رہا</p>                          | <p>۲۲<br/>کتنے ہیں شاہ در سے دیوین کون<br/>اُن کے ہوتے ہیں اہ کو اہ کون<br/>کس طرح کیوں ہے یہ کون کون<br/>تھک تو سوچتا نہیں ست کون کون</p>       |
| <p>۲۱<br/>مرنے کو پہنچتے ہیں جو اس لالہ فام کو<br/>کس طرح صبر آگیا شاہ انام کو</p>                                                                                        | <p>۲۳<br/>تاریک ہی نظر میں جہاں بے قرار ہوں<br/>بابا نہ اب پلنگے میں کچھ نہ مار ہوں</p>                                                          |
| <p>۲۱<br/>میر نہ کہتا کہ نہ شہ اسماعیل<br/>پہاڑ ہے درویشی بے نام و نسب<br/>دوست ہے بات پاؤں میں دل کو فوج<br/>سے بہاؤ ہون سے شرم تو ہون کچھ</p>                           | <p>۲۲<br/>تو آئی زینب مغھم کی یہ حد<br/>کس کچھ پاپ کی ہوا نہ فوج<br/>اس غم وہ کو اب تک اُن میں فوج<br/>میر نہ کہتا کہ نہ شہ اسماعیل</p>          |
| <p>۲۱<br/>لاشونہ اقربا کے ابھی روکے آئے، میں<br/>دولت جو ساتھ لائے تھے مگر گوارا میں</p>                                                                                  | <p>۲۳<br/>حسرت تھی یہ مجھے میرا لاشہ اولیائے میں<br/>کہہ دوں یہ کس طرح سے کہہ دے کو فوج</p>                                                      |

خزایا شادمانی که بهون در دلی پیک  
 بهون دلی بهوا بنه لکے لایه مرده  
 جاس جیب سے کر کے تم مجھ میں تھا  
 از دلی یہی کہ تری جنگلی کھن

三

اب تک ندی رضا تو میرا کیا فقور تھا  
تصویر مصطفیٰ کا ادب بھی خسرو تھا

آؤن میں اونکے کام یہ کام آپ ہی کا ہے  
 ہو سر سر و غلام تو نام آپ ہی کا ہے

۲۶۱  
آئے یوران سے تیرا سر تاجہ بنیم  
ایم ہوئی ہونم ارٹھے غفلتوں ہم  
سہراہ نہ چھوٹی سے کیا رو کر لیا  
تجھے پہلے چھدا کہ سلطان خان و عام

بسیار کے رخصتین نہایت خیر استعداد  
 بل میں بہادر کا پوتا شہزادہ  
 صدر کے اوتار خون محمد کو شاہ  
 ادنیٰ ملے سے زمین کیا کیا میر

ده سرفروش مونس باور بهین مین اب  
 اقی یہ جان نثار ہے یا شاہ دین مین اب

دل مضطرب بہت ہے اگرچہ سیر کیجے  
اون کی طرح سے جھمکو ہی اب صبر کیجے

عزت برون دین انجمن کلمه مبین  
رب العالمین تعالیٰ مدد

۲۱  
 ہر کسب و کار میں ہونا چاہیے  
 ہر کسب و کار میں ہونا چاہیے  
 ہر کسب و کار میں ہونا چاہیے  
 ہر کسب و کار میں ہونا چاہیے

سُطرح ہو سکے شہ والا کو روکئے  
ہم کو تار کیجے با با کو روکئے

حضرت پخت ہے یہ کٹری امتحان کی  
اس طرح لاش اٹھیں گی کڑیل جوان کی



|                                                                                                                                                                                         |                                                                                                                                                                                        |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۲<br/>         دیکھتے ہیں نہ تو پیش ہے یونہی<br/>         جو کس قافے کے ہو گیا گریہ<br/>         دو چھریں ہو گیا بیاہ سار گھر<br/>         دل اختیار میں ہے نہ تو یونہی</p>        | <p>۲۱۱<br/>         ہر کس سے پہلے کے اکبر ہو گیا<br/>         بجا رہا کہ ہم کی جان تہاں کج<br/>         غازی کے تہاں چھریں کج<br/>         کہ دو کس موت دیکھ کے بڑے چمرا</p>           |
| <p>دکھ دو میٹھا رہیں غم بے حساب میں<br/>         اک جان ناتوان پہ ہزاروں عذاب میں</p>                                                                                                   | <p>صد حیف چھوٹتا ہے اب اس لٹل سے<br/>         وہ رشک ماہ جو ہے مشابہ رسول سے</p>                                                                                                       |
| <p>۲۱۳<br/>         تم دشمنوں میں ہو چکے ہو کو دوا<br/>         ہوا کے حال دار پہ سب کی کھا<br/>         اپنے پیادے کہا کہ نہ تو چن چکا<br/>         ہم یوں ہیں کہ جوق و ان میں شام</p> | <p>۲۱۲<br/>         میر میر قبول ہو اے لڑکا آج<br/>         کہ تاجون تیری راہ میں کوئی نہ آج<br/>         بندہ نے تیرے ہم کی اختیار کج<br/>         دل سے بھلا دیا جی کہ کھایا آج</p>  |
| <p>یوں بہاؤ نکا ساتھ چٹا کب نے میں<br/>         لاش ایک کی ہودشت میں اکتید غازی میں</p>                                                                                                 | <p>دشوار تر و سراق ہے اس نو نہال کا<br/>         یہ نوجوان ریاض ہے اٹھارہ سال کا</p>                                                                                                   |
| <p>۲۱۴<br/>         ہر ذی بابت والے کے اکبر کیا<br/>         رہی ہو پاس جوق سے یا زمین گلا<br/>         ہم اپنے کی جا نہیں جو غم فی خد<br/>         بیابان کے ہو کر اٹھو کھانا خد</p>   | <p>۲۱۳<br/>         اٹھو دیکھتے درویش تہمت<br/>         ہم کی پور کوڑا ہے اپنے پر زب<br/>         چھریں چھریں تہمت تو اقبال سے لکھ<br/>         بیوزی میں تم دو غیظہ پتوں میں پتوں</p> |
| <p>بابا کے بعد مالک و مختار آپ میں<br/>         اس قافے کے قافلہ سالار آپ میں</p>                                                                                                       | <p>سرتا قدم رسول اکہی کا نورخت<br/>         دو چار اقدار خوں سے سایہ بھی دھخت</p>                                                                                                      |

|                                                                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                                           |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۲۳<br/>         ہر صفت میں شہر میں شای ہو گیا<br/>         کوئی کہ خود بہا کو آئے ہیں مصطفیٰ<br/>         ہے زیر ان عتاب بسبب بیباکیا<br/>         سایہ کو چکا ہو جو جہاں تہا تو کیا</p> | <p>۱۲۳<br/>         ہوتا تھا کو فیض میں بھی ذرا بسبب<br/>         ہے جوان بی خست میں میر نور علی<br/>         مہجھت کی شان میں کینا کی تو کیا<br/>         اپنا نظیر نہیں کہتا یہ بیک</p> |
| <p>اس سوچ میں سرانِ ظلم و جہول ہیں<br/>         سایہ اگر نہیں تو یہ شیک رسول ہیں</p>                                                                                                         | <p>یہ عضو تن سے نور خدا شکار ہے<br/>         یہ حسن ہے کہ قدرت پروردگار ہے</p>                                                                                                            |
| <p>۱۲۴<br/>         چار اینچ سے حسن کی دنی ہمارے<br/>         ہمارا ہاتھ میں ہے کمین کمان ہے<br/>         ہر ہے ہاتھ بارسار دبا دبا ہے</p>                                                   | <p>۱۲۴<br/>         ہزار ہے دیکھتا ہے سراپا کو بابا<br/>         ہمارے زور سے خود بازو ہے فخر<br/>         ہے اس کو کہیں تم درستان سے کارا</p>                                            |
| <p>آغوش میں کمان کے ہے پہلو جناب کا<br/>         یا برج قوس میں ہے طلوع آفتاب کا</p>                                                                                                         | <p>ساونت ہے جبری ہے بہادر و لیس ہے<br/>         پالا ہوا یہ بیش حیدر کا شیر ہے</p>                                                                                                        |
| <p>۱۲۵<br/>         آفتاب کی روشنی کا ہے نور<br/>         دہن ہے کہ دیکھ کے ہو کی پیر نور<br/>         رہا یہ ہم کہ سعد زہرا ہے نور</p>                                                      | <p>۱۲۵<br/>         باغ حرم میں ایک سے احول نور<br/>         ہے وہ چو غنچہ کی فیض دور دور<br/>         زہرا دم تھکے یہ دل کا نور</p>                                                      |
| <p>چہرہ جوان زیرِ جسم ہے جناب کا<br/>         جالی سے چہن کے گراتا ہے نور آفتاب کا</p>                                                                                                       | <p>فرط ادب سے تاب ہے کسو نگاہ کی<br/>         تصویر ہے شباب رسالت پناہ کی</p>                                                                                                             |

|                                                                                                                                                                                 |                                                                                                                                            |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۹<br/>         اس پر ایک روشنی تیرتی رہی<br/>         اس رنگ میں حال گریبان پہنچے<br/>         رفتار ہے کہ زونہ نہ کو زیر ہے<br/>         رفتار ہے کہ زونہ زوال دیدہ ہے</p> | <p>۲۹<br/>         خوار ہے تنہا زونہ آباد<br/>         بارے خوار ہے گہر جہاں کے تار<br/>         جی جھکتی جاتی ہے رورہ کے بار</p>          |
| <p>۳۰<br/>         نازان گر اپنی خوش بگھی پر غزال ہے<br/>         آنکھوں میں اس جوان کی بھی سحر حال ہے</p>                                                                      | <p>۳۰<br/>         غریفوں سے حوریں جہاں ہی ہیں کٹر چوٹی<br/>         ان موتیوں سے سکی نظر ہے لڑھی لٹی</p>                                  |
| <p>۳۱<br/>         طالع ہو ہے زونہ زونہ شایع<br/>         اس طرح سے تھا طبیعت کی شایع<br/>         زونہ کو دیکھا مضمون لا جواب</p>                                              | <p>۳۱<br/>         زونہ ہے سات با بھری گریز و فک<br/>         زونہ ہے ان دکھ پرین آنکھ<br/>         دل کو کب جا توں گا کہ دیکھ ہے جبرک</p> |
| <p>۳۲<br/>         مالک ہیں دو جہان کے کیونکر ہے<br/>         قبضے میں انکے شام بھی ہے اور صبح بھی ہے</p>                                                                       | <p>۳۲<br/>         ظلمت ہی کچھ اگر تو اثر ہے سجد کا<br/>         بس اے سفیں شور چاہے درود کا</p>                                           |
| <p>۳۳<br/>         حنہ نہیں کہ اس میں کوئی بات نہیں<br/>         شیری کا مہم ہے بات کی دین<br/>         کوئی ایک موت ہو کہ ہی نہیں</p>                                          | <p>۳۳<br/>         حنہ نہیں کہ اس میں کوئی بات نہیں<br/>         شیری کا مہم ہے بات کی دین<br/>         کوئی ایک موت ہو کہ ہی نہیں</p>     |
| <p>۳۴<br/>         مردے جلاتے ہیں بجا بات بات میں<br/>         یہ بات کب ہی چشمہ آب حیات میں</p>                                                                                | <p>۳۴<br/>         منظور اس جبری سے نہیں دار و گیر ہے<br/>         حاکم کا اب بے خوف نہ پاس امیر ہے</p>                                    |

|                                                                                                                                                                                            |                                                                                                                                                                                        |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         ہنس نہیں کے شہسوار زینا نہ<br/>         پہنچی زاری سے کیا کیوں نہ اعتبار<br/>         خواہ کاجھی تو کو قوا ہاں میں رہیں<br/>         کہنے لگا یہ ہے خطا اور یہ ثواب</p> | <p>۲۵<br/>         دہلی کے وہ ستارے تھے<br/>         منبر لگی سے شاد زادہ نے لی تھی<br/>         منبر لگی سے شاد زادہ نے لی تھی<br/>         ہتھکڑیوں صدقہ کی کھینچ کر لے کر</p>       |
| <p>حاکم کا حکم ماننے میں ہے کلام کیا<br/>         نوکر کو اس طرح کے ہے جھگڑو نہ کام کیا</p>                                                                                                | <p>دیکھا جو رنگ فوج کے حال تقسیم کا<br/>         دروازہ کہو نے لگا مالک جسم کا</p>                                                                                                     |
| <p>۲۶<br/>         سب بھلائیوں کو نہ ہے کوئی زبانی<br/>         کلم کے حال سے بھی نہیں بجز ہر<br/>         جہان تہمتیں دہا کے ہاں</p>                                                      | <p>۲۶<br/>         بہت حد تک ہی جہان بزرگوں کا<br/>         پتہ لگ کر کے گستاخ تھے ان کا<br/>         کہ مکر کا دھوکا تھا کہ باجھن کا بات<br/>         جہاں قصے بن نام نہاں کا بات</p> |
| <p>آیا نہ رحم جب نہیں اب رحم کہاتے ہو<br/>         غیرت نہیں ہے جنگ تو مہم جی چراتے ہو</p>                                                                                                 | <p>بہت مقابلے میں پہلا کس کو تاب ہے<br/>         اب فتح کا خیال بعینہ نکو خواب ہے</p>                                                                                                  |
| <p>۲۷<br/>         سب سے متوجہ ہوئے اپنے پیر<br/>         باگین و بھین گھنٹیں پھر گن گن<br/>         پھلکانی گانہ تہ لانی کی سن<br/>         زبان کسی تہن کی تہن تو زبان</p>               | <p>۲۷<br/>         بہت جھوٹ فوج کہیں کہیں تھی<br/>         بھوسے وہ سب تھیں نہ کی جوتھی<br/>         سب ناز میں نیاز ہے شان دہری<br/>         مطلب کو لای ہو گئے بہکے پیری</p>         |
| <p>اپس میں چہر ہار وہ کرتے ہوئے بڑھے<br/>         بودے بڑے تھے جنگ کو ڈر ہو ڈر ہے</p>                                                                                                      | <p>دم دیکھ لوٹ لیگی یہ دولت حیات کی<br/>         آنکھیں کہیں کی مر کے ہراک بد صفات کی</p>                                                                                              |

|                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                       |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر</p> | <p>۲۱<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر<br/>شونین تو دگر و دگر و دگر و دگر</p> |
| <p>۲۲<br/>شکر کا حال خون کے مارے سقیم تھا<br/>مثل خیار گرزگران بھی دونیسم تھا</p>                                                                     | <p>۲۲<br/>فرق عدو پیرن میں چمک کر جو آگئی<br/>بھوکی یہ تھی کہ چارون عناصر کو کہا گئی</p>                                                              |
| <p>۲۳<br/>سودا سے دل کو دینا تو پھر پھر<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر</p>                                                                      | <p>۲۳<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر</p>                                                                   |
| <p>۲۴<br/>ساحل کا ہر جگہ سے گریبان نکل گیا<br/>اُس تین سے تو کوہ کا دامن بھی جل گیا</p>                                                               | <p>۲۴<br/>کچھ کم نہیں براق سے چھوہ عقاب کا<br/>زین او سکی پشت پر ہے کہ لکڑی سحاب کا</p>                                                               |
| <p>۲۵<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر</p>                                                                   | <p>۲۵<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر<br/>تو پھر پھر تو پھر پھر تو پھر پھر</p>                                                                   |
| <p>۲۶<br/>دامن یہ زخم کا ہے کہ انچل پری کا ہے<br/>چادر میں خون کی سحر نہان سامری کا ہے</p>                                                            | <p>۲۶<br/>تیزی کو اسکی پانہیں سکتی نسیم بھی<br/>عاجز ہے ساتھ دینے میں ذہن خنکیم بھی</p>                                                               |

|                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                     |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۲<br/>         اُس وقت روضہ جہاں پہ لکھا نہ<br/>         سنا زور ہو کہ یہ کہ سون وانی نہ<br/>         اواز بل جمل کا مستند نہ<br/>         دیکھ کی ضرب کے لئے ادا نہ</p>          | <p>۲۱<br/>         تیری ہونم سفر و بخت پناہ<br/>         میل رکھتا تو یوں کی جی نہ<br/>         بھون میں سولہ کو دہ جاتا نہ<br/>         پیار سے چوہا دکھ کر جھل نہ</p>             |
| <p>۲۲<br/>         پروں میں گل کے ساتھ صبا کے گذر گیا<br/>         موج ہوا یہ مثل صدا کے گذر گیا</p>                                                                                  | <p>۲۱<br/>         دریا سے کم نہیں ہے روانی عقاب کی<br/>         برگستوان نہیں ہے یہ موجیں ہری آب کی</p>                                                                            |
| <p>۲۲<br/>         ہر شے صفا کا رنگ جو ادا نہ<br/>         ہم کی اس طرح کی کج ساز و آقا نہ<br/>         سخن پہ لکھی ہے تیرا نہیں نظر<br/>         پہاڑی جوتا رکھ کے گئے بکھر</p>      | <p>۲۱<br/>         پادشاہی یہ صفت تو شکتی تھی قضا<br/>         سوسلک بیان کو زبانی نہ<br/>         تورا بلا ہے تو جس کو نہ<br/>         ہمیت یہی کہ پاشا تھا کھوا</p>               |
| <p>۲۲<br/>         قوس تیرے سے کم نہ تھی میل عقاب کی<br/>         کیا کیا جلی فلک پہ کرن آفتاب کی</p>                                                                                 | <p>۲۱<br/>         چھوٹا ہوا تھا کسی بد صفات کا<br/>         دورا کٹا ہوا تھا کسی کی حیات کا</p>                                                                                    |
| <p>۲۲<br/>         اوتارے ہیں ہر قسم میں شہر زین پر<br/>         بجا ہے پر تیرا یہ جو در زین پر<br/>         دیکھ دے فلک کے نظار زین پر<br/>         کہیں ہیں رخ کی کہ تار زین پر</p> | <p>۲۱<br/>         شہر زین کے تیرے ہیں جو زین پر<br/>         میں ہر اک جگہ میں تیرا زین پر<br/>         کہیں ہیں میں تیرا جی لا زین پر<br/>         جو ہے بہا بہا کے ہو زین پر</p> |
| <p>۲۲<br/>         نقش قدم سپر داغ قرین کے رہ گیا<br/>         داغ نخل یہی داغ قرین کے رہ گیا</p>                                                                                     | <p>۲۱<br/>         اوٹھا جدا غبار و لونا و موان جدا<br/>         در کر زمین سے ہونے لگا آسمان جدا</p>                                                                               |

|                                                                                                                                           |                                                                                                                                               |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>بہر چھپ گئی تھی تو کھنچا ہوا<br/>دہشت رکھتا تھا دیرانِ شام<br/>پہاڑی ہوئی تھی دریا بہت علیٰ درم<br/>انہو کو بند کرنے تھا افلاک بزم</p> | <p>وہ جون کے اٹھ رہے تھے تو نہ تھا<br/>ابھی تھی بتری کہ نہ جس کا تھا<br/>جوتھ کا خیال تھا دین و خواہی<br/>محون سے شہسوار کے دل کے تھا</p>     |
| <p>گو بخی صدا فلک میں جوں بولنے لگا<br/>جلا دچرخ تیغ و سپر کہول نے لگا</p>                                                                | <p>شعبہ جو تھا فرس کا وہ نعرہ تھا رعد کا<br/>خیمے میں مل رہا تھا جگر ابن سعد کا</p>                                                           |
| <p>کھو وہ اس بریکچیت راستہ پر<br/>چلے کوئی ڈھنگ آگے نہ ہو کر<br/>وہ تون میں نہ دھنکے وہاں اہل کٹر<br/>یہ حق تھا سیت زراں تھا نثر</p>      | <p>وہ کی عورتوں کی ہونے چوہا تھا<br/>رہے ہیں سرزمین بے اختیار تھا<br/>تہا کام دیکھنے خانہ جوں ہوتا تھا<br/>خانہ ایک ہا تھا دن کے ہزار تھا</p> |
| <p>رہ رہ کے سرخ آدمیاں اوستی تہنچاک سے<br/>بلنے لگی زمین طراق و طراک سے</p>                                                               | <p>اوسدن مقابلے میں جو تھے اس جان کے<br/>اتنگ لوسہے جاتے ہیں چلے کمان کے</p>                                                                  |
| <p>اے نام فوج تھی پیچھے وہ نہ بون<br/>سرکش پکارتے تھے کہ بھون<br/>حالت جواب دہ کی جا بیٹھا کہان<br/>بہر حکایت کا ہو تو ہم مر پائیدان</p>  | <p>ن کہہ رہے تھے دس گیسویں شہزاد<br/>بہر پیر و شاہم تھا وقت نہ ر<br/>رہے پیر پیر کے سرے تھے دیا<br/>ہم کا ہوا تھا دو تلک دشت کا ر</p>         |
| <p>آئین حضور نبی اوہر تیغ تول کے<br/>پانی سزایہ ہمنے بڑا بول بول کے</p>                                                                   | <p>کوسون زمین زشت بلا عطر میر تھی<br/>زخونہ شا میون کے ہوا مشک ریختھی</p>                                                                     |

|                                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                                       |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۴<br/>         ہوا ایک ہاتھ میں اک ہاتھ میں سر<br/>         سر زربان زہ کی وہ کیوں دھو کر<br/>         بے شک درجین بہارک حور قمر<br/>         چہائی وہ چہتری کہ بجیں جس کو تو</p> | <p>۴۵<br/>         ایسے غبی ایسے میدان کی چوٹی<br/>         ہر گلے سے آپ کو چومیں گے ہر قوم<br/>         تا یار زدی تھی یہاں سے سر در غم<br/>         اے اے اے اے اے اے اے اے اے</p>                  |
| <p>اوس روز کی پیش سے کچھ ایسا حجاب تھا<br/>         رنگت نہی زرد و بہ قفا آفتاب تھا</p>                                                                                               | <p>منہ پیر دہن ابھی سپہ روم و شام کا<br/>         پر تشنگی سے بس نہیں چلتا غلام کا</p>                                                                                                                |
| <p>۴۶<br/>         تیری جو ہر پیرین عدا سے کلارا<br/>         شہر سے تھک کے زبانی راتوار<br/>         جھینگر کے سب کو پیرا وہ شہسوار<br/>         پہنچے قریب تیرے شاہ ظفر کا دار</p>  | <p>۴۷<br/>         دیکھ کر ہر بی بی نے عورت تھوڑی<br/>         یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے<br/>         یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے<br/>         یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی ہے</p> |
| <p>چھوٹے ہوئے تھے باپ سے جا کر لپٹ گئی<br/>         گھوڑے سے کود کر علی اکبر لپٹ گئی</p>                                                                                              | <p>تقدیر کر رہی ہے جدا کس کا زور ہے<br/>         منہ کہو لے انتظار میں خادم کے گور ہے</p>                                                                                                             |
| <p>۴۸<br/>         شہزادین سے سوئے شہزادہ ہوا<br/>         شہر تیرے کی ہر کہ تیرا جہان ہوا<br/>         تیری گئے قوزدہ دل کو ہر قوزار<br/>         اک جام آب کاری ہر ذریعہ ہوا</p>    | <p>۴۹<br/>         شہزادین سے سوئے شہزادہ ہوا<br/>         شہر تیرے کی ہر کہ تیرا جہان ہوا<br/>         تیری گئے قوزدہ دل کو ہر قوزار<br/>         اک جام آب کاری ہر ذریعہ ہوا</p>                    |
| <p>باقی نہیں ہے دیر نکلنے میں جان کر کے<br/>         دل میں مرے کہہ سکتے ہیں کاٹی زبان کے</p>                                                                                         | <p>فرماتے تھے فلق یہ رہے گاحسین کو<br/>         پانی پلا سکا نہ میں اس نور عین کو</p>                                                                                                                 |

|                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                               |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         دیکھ کر کہ نہ کر سکتا تھا تو بچا<br/>         دیکھ کر جیب بڑھ گیا اور اس کا<br/>         بے بس کی زمین بان بون بون<br/>         ولا تریب کے وہ میری جان بے</p> | <p>۲۴<br/>         بیت تھ جو کہ بی ادھے گی لری<br/>         چو بچا کے تھوڑی دیر تھوڑی لری<br/>         تیرا بے گناہے جو بچا<br/>         رست زمین کر بچی لائے پچا</p>         |
| <p>۲۶<br/>         لکھ اپنی پاپس کا نہیں اب مجھ کو دیان ہے<br/>         مجھے زیادہ آپ کی سوہی زبان ہے</p>                                                                         | <p>۲۵<br/>         رخت سفر اوٹھا کے چلین اب جہان سے ہم<br/>         پکڑے ہوئی مین دیر ہوئی کاروان سے ہم</p>                                                                   |
| <p>۲۷<br/>         فریادناہ دینے لگا میری زمین<br/>         دیتا ہے کہ مرثہ جان بون بون<br/>         میا سے یں ہم تو خیرین تھوڑی<br/>         دوام اب لاریں سلطان تھوڑی</p>       | <p>۲۶<br/>         تھوڑی جو زمرگان میں پر وہ فلتا<br/>         تھوڑی تھوڑی رہی میدان کا<br/>         ادھ ادھ کے سر پہ کوئی تھوڑی<br/>         ترقن کے پاؤں زری کہتے تھوڑی</p> |
| <p>۲۸<br/>         کوثر کا جام لیجے دادا کے ہات سے<br/>         اب بقائے گامیجا کے ہات سے</p>                                                                                     | <p>۲۷<br/>         غل تھاکر کیا سوار ہے اور کاشت ہر<br/>         بکلی جو کوئی ہے تو طواسل ہر</p>                                                                              |
| <p>۲۹<br/>         خوش ہو گیا یہ شہر کی مرثہ دیکھنا<br/>         سبک ہوئی پھر لگا قادیان<br/>         سبک کی پید کوں کس پر ہو کسوار<br/>         اب ہم جو کہ رہ گئے سلطان بیا</p> | <p>۲۸<br/>         بچہ تھوڑا کہم علی ہم<br/>         جو بے رست تھے وہ تھوڑی<br/>         نام واک جہ جو بے رست تھے<br/>         اوستے ہی قلم ہو کر دیتی ہم</p>                 |
| <p>۳۰<br/>         آنکھوں کے آگے باد بیماری نکل گئی<br/>         ترپا جگر پسر کی سواری نکل گئی</p>                                                                                | <p>۲۹<br/>         آنار زن میں چار طرٹ قبر رب کے تھے<br/>         غصہ جو آگیا تھا تو حملے غضب کے تھے</p>                                                                      |

|                                                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                              |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>دشمن کے خود کو لے کر<br/>جائیں گے کھانے کے<br/>زرگران کو دیکھو ہر اوراد<br/>زیر کارن کو دیکھو ہر اوراد<br/>زیر کارن کو دیکھو ہر اوراد</p>                                 | <p>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر</p> |
| <p>نامی قدر فگن تھے صفوں سے مٹے ہوئے<br/>اڑتے تھے مرغ تیر گر پر کئے ہوئے</p>                                                                                                 | <p>کیا بہانے وہ گھوڑ و گھوڑا نوکریں اب کے<br/>سیری بنے تھے پاؤں میں حلقہ اکاب کے</p>                                                                                         |
| <p>پیش قدمی میں ہر طرف سے<br/>سوار کے خاک پر گزراں ہوا<br/>دھڑک دھڑک دھڑک دھڑک<br/>میزبان کی جگہ پر گزراں ہوا</p>                                                            | <p>ایک خان کے ہیکل میں موم کی بڑیا<br/>دست بڑھا کر تین لار کا<br/>بہنہ میں خون کے شوق تھا بے شک<br/>بہنہ میں خون کے شوق تھا بے شک</p>                                        |
| <p>غالب طبع تھی زر کی ہر اک نابکار پر<br/>قارون نے زیر خاک اوہیں پہنچا تھا وار پر</p>                                                                                        | <p>کوسوں کہلے تھے گل کے غضب کی بدلتی<br/>اوجھلا تھا خون پہاڑ کی چوٹی بھی لال تھی</p>                                                                                         |
| <p>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر</p> | <p>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر<br/>دشمن کے ہمعون کی جان کو لے کر</p> |
| <p>خیمہ کا معرکہ تباعیان کا رزارین<br/>موجب کی روح کانپ رہی تھی مزارین</p>                                                                                                   | <p>بالین پہ خود سر و نیکی اہل کے روکی<br/>ماری جسے انی وہ نفس بیونت ہو گئی</p>                                                                                               |

|                                                                                                                                                                                                     |                                                                                                                                                                                                             |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰۰<br/>         جنتی ہیں آپ ہوتے ہوئے کھینچیں<br/>         تو آتے تھے خاک پہ لٹکے کھینچیں<br/>         تو کھینچ کر تھکا پھر پھر لٹکے کھینچیں<br/>         ہر دم گلے کو نہرت رہی تھی کھینچیں</p> | <p>۲۰۱<br/>         جنتی تھے زیمیر نوا ہمارے کھینچیں<br/>         لٹکے کھینچ کر تھکا پھر پھر لٹکے کھینچیں<br/>         ہر دم گلے کو نہرت رہی تھی کھینچیں<br/>         ہر دم گلے کو نہرت رہی تھی کھینچیں</p> |
| <p>کھتی خمی فائدہ نہیں سیر و شور میں<br/>         بہتر یہ ہے چلے چلو چپ چاپ گور میں</p>                                                                                                             | <p>تھے یاد فوج کو جو طریقے سرکار کے<br/>         بڑھ بڑھ کے روکتے تھے محافظ قطار کے</p>                                                                                                                     |
| <p>۲۰۲<br/>         وہ تھی کجی دہ رکھائی باہنچین<br/>         منہ بک صحت و چھوڑا دہنچین<br/>         کہیں جوی تھیں چلن کیم پھر تھوڑے<br/>         زور میں یوں لدی ہوئی جیسے کجی دہنچین</p>          | <p>۲۰۳<br/>         قافلہ جہان دیر تھیں اس نفلانچین<br/>         ہر تھیں وہ صحن و رن تھیں کجی دہنچین<br/>         قعدہ کھانچن تھی ذائقہ حاکم<br/>         بچتے تھے سحر میں نر تھیں کجی دہنچین</p>           |
| <p>جو ہر چکر رہے تھے عجب آب و تاب تھی<br/>         گویا پری کے منہ پہ سنہری نقاب تھی</p>                                                                                                            | <p>سہم جو داخلہ تھا سپاہ یزید کا<br/>         دوزخ میں شور پڑ گیا مل من مسرہ کا</p>                                                                                                                         |
| <p>۲۰۴<br/>         پہلے زمین پہ پاؤں لگتے تھے تھوڑے<br/>         پہلے پاؤں پہ پاؤں لگتے تھے تھوڑے<br/>         تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے<br/>         تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>        | <p>۲۰۵<br/>         پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے<br/>         پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے<br/>         پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے<br/>         پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے</p>                      |
| <p>تاج غور ہینگ کے کشول ہو گئے<br/>         کاسے سر دیکھ کر یوں بکے مول ہو گئے</p>                                                                                                                  | <p>چھائی ہوئی تھی خلق پہ ہیبت جناب کی<br/>         اوس دھچھر میں تیز تھی چال آفتاب کی</p>                                                                                                                   |

|                                                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                                            |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰۱<br/>         بے خبر تہا بہان سو سے شہزادوں شہزادوں<br/>         بے خبر تہا بہان سو سے شہزادوں شہزادوں<br/>         بے خبر تہا بہان سو سے شہزادوں شہزادوں<br/>         بے خبر تہا بہان سو سے شہزادوں شہزادوں</p> | <p>۲۰۲<br/>         ہمزہ بھی شہنشاہی بہا بہا خود پشہنہ<br/>         ہمزہ بھی شہنشاہی بہا بہا خود پشہنہ<br/>         ہمزہ بھی شہنشاہی بہا بہا خود پشہنہ<br/>         ہمزہ بھی شہنشاہی بہا بہا خود پشہنہ</p> |
| <p>شکر میں ایک شور مچا ہے دہائی کا<br/>         کس طرح آج خاتمہ ہو گا لڑائی کا</p>                                                                                                                                     | <p>سر سے قدم تک تہا وہ تہا نافق کا<br/>         رانوں میں دب کے رہ گیا تازی عرق کا</p>                                                                                                                     |
| <p>۲۰۳<br/>         ہو کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی<br/>         ہو کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی<br/>         ہو کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی<br/>         ہو کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی کہ شہنشاہی</p>         | <p>۲۰۴<br/>         کہ تہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا<br/>         کہ تہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا<br/>         کہ تہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا<br/>         کہ تہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا بہا</p> |
| <p>عالم سیاہ ہو گیا ادسکی نکلا ہ میں<br/>         سچ کر سلاح جنگ چلازمگاہ میں</p>                                                                                                                                      | <p>شیر زبان سے جنگ کوئی دلگی ہے کیا<br/>         بھولا ہوا تہا عہدہ جو بگدہری ہے کیا</p>                                                                                                                   |
| <p>۲۰۵<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں</p>                     | <p>۲۰۶<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں<br/>         کہ وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں وہاں</p>         |
| <p>نقشبہ اوٹھائے سیکڑوں گردل میں ٹھہان لے<br/>         شہزاد کو لڑا کے تہنہن سے جان لے</p>                                                                                                                             | <p>باگین بھی یعنی آتی نہیں بے شعور ہے<br/>         گہوڑی کی کیا خطا ہے یہ تیرا قصور ہے</p>                                                                                                                 |



|                                                                                                                                                                                 |                                                                                                                                                                                          |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۵<br/>         نادان کہیںے دوست دنیا چھوڑ<br/>         کیا دیکھی از رو بہ جس شای کاغذ<br/>         جہے بڑے کون مود و زلف<br/>         کوہین کا خزانہ دیا ہم کو اختیار</p>  | <p>۲۱۶<br/>         دس شہر سے نیکو چھوڑ<br/>         تیرا حکم دینا کھینچ لے سن<br/>         چھوڑا کہ تیرے فیض میں<br/>         کہتے تیرے شہر سلطان از سن جا</p>                          |
| <p>نور نظر حسین شہ لافتنے کے ہیں<br/>         یہ جانشین حضرت خیر الورا کے ہیں</p>                                                                                               | <p>ایمان لگا رہا تھا وہ کا دین کہیر کے<br/>         جو میں پچار ہے تھے یہ گہوڑیکو پیر کے</p>                                                                                             |
| <p>۲۱۷<br/>         تیرے نام کا حقارت کیون<br/>         تو اس کے مرتبہ کا سزا داری نہیں<br/>         باغ بہار میں ہے وہ فلاخا شہ<br/>         خدمت کو تکی ظہر تھی ہے جو میں</p> | <p>۲۱۸<br/>         چوک زہ نظر آدمی تھا اسکا<br/>         تیرا تپتے تھے زہ تو اس کے کھنکھان<br/>         کہ تھا وہ سببیں کے پیڑ کا لکڑی<br/>         دیکھو سنان پیرا تھا بڑا کر شہما</p> |
| <p>وہ کوثر و بہشت کا حق دار ہو گیا<br/>         تو اس کا نام لے کے گنہگار ہو گیا</p>                                                                                            | <p>یون بر چھیاں لڑیں کہ شرارے نکل پڑے<br/>         ثابت ہوا کہ وہ پوپ میں تارے نکل پڑے</p>                                                                                               |
| <p>۲۱۹<br/>         باتیں نہیں یہ خوب تھے<br/>         مرد و عورت تو کہا جنگ کے ہر<br/>         تواریخ تھا بھول اور لا نظر<br/>         ہو جب تھوڑی دیر میں ہو کر عجز</p>       | <p>۲۲۰<br/>         دوڑا کے اسب کی آج سے<br/>         بہرہ دار کے در و عجب سنگل<br/>         تیرا کہ دیکھو سن دسی کی تھیں<br/>         دل گیا جو بات تو خام نہ تھیں</p>                  |
| <p>ہوں اور بھی حصے دل میں نکال لے<br/>         ابھی ہوئی میں یال میں باغین نہال لے</p>                                                                                          | <p>خفت ہوئی تھی باندہ کے نیزے کے بند<br/>         غصہ نکالا مار کے کوڑا سمبند کو</p>                                                                                                     |

|                                                                                                                                                                                                                    |                                                                                                                                                                                                                    |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۱<br/>         او خداوند کے بڑے رحمت کی تھی یہاں<br/>         دنا گن تھیں نہ کیجی تھی یہاں<br/>         انجمن میں دشمن کے کہتی تھی یہاں<br/>         دشمن تھیں نہ کیجی تھی یہاں</p>                           | <p>۲۱۰<br/>         عازمی نے دی عدا کہ میں ان کی<br/>         بزدل تو رہا میں ان کی تھی یہاں<br/>         بزدل تو رہا میں ان کی تھی یہاں<br/>         بزدل تو رہا میں ان کی تھی یہاں</p>                           |
| <p>چنگار یاں سنانے اورین اور چٹ گئی<br/>         گویا اوگل کے زہر کونا گن پلٹ گئی</p>                                                                                                                              | <p>طفل و غا سمجھتا تھا کیوں طوس و گویو کو<br/>         لانا تھا باندہ کرا سی برتنے پہ دیو کو</p>                                                                                                                   |
| <p>۲۱۲<br/>         تیرے کے چھپتی تھی ستم بجا کی نظر<br/>         تیرے کے چھپتی تھی ستم بجا کی نظر<br/>         تیرے کے چھپتی تھی ستم بجا کی نظر<br/>         تیرے کے چھپتی تھی ستم بجا کی نظر</p>                 | <p>۲۱۱<br/>         محبت ہوئی عین کہ جو اویں از حرم<br/>         محبت ہوئی عین کہ جو اویں از حرم<br/>         محبت ہوئی عین کہ جو اویں از حرم<br/>         محبت ہوئی عین کہ جو اویں از حرم</p>                     |
| <p>کچھ چل سکا نہ زور تو جہلا کے رہ گیا<br/>         مار سیاہ غیظ میں مل کہا کے رہ گیا</p>                                                                                                                          | <p>۲۱۰<br/>         پالا کہی پڑا تھا نہ ایسے دلیر سے<br/>         چھٹنا محال ہو گیا پنچے سے شیر کے</p>                                                                                                             |
| <p>۲۱۳<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں</p> | <p>۲۱۲<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں<br/>         زہرہ میرا کہنے کا دل میں تو تھی یہاں</p> |
| <p>کہوئے ہوئے حواس تھی ادس مخ دین کے<br/>         ایچے ہوئے تھے ہاتھ میں حلقے کند کے</p>                                                                                                                           | <p>۲۱۱<br/>         نکلی وہ اس طرح کہ سیدل نے آہ کی<br/>         اک لہر چڑھ گئی کف ماو سیاہ کی</p>                                                                                                                 |

|                                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                                                 |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>مجموعہ کے ترک تار سے پتہ لگتا ہے<br/>         دو تیروں پر پڑے تو رن پتہ لگتا ہے<br/>         فوجا رخصتہ فرستے وہ کمر خفاہ رن<br/>         وہ سر تیر خفاہ رن وہ شہ خفاہ رن</p> | <p>ن پیر کے بڑے اچھا سا ایک<br/>         بچا شعی کہ مارا دھرت کلارا<br/>         دھوکا دیتا جو لاہور تھک شہ<br/>         شہت فرستہ جو کہ دھوکا دہا ہا</p>                       |
| <p>کیا خوف اس جبر کو پہلا اس زیل سے<br/>         کعبہ کہی و باہین اصحاب فیس سے</p>                                                                                               | <p>ہونے کو تھیں جو قطع طنائین حیات کی<br/>         دونوں کا بین ٹوٹ گئیں بد صفات کی</p>                                                                                         |
| <p>دوسرے یہ سہم پڑا جو کمر کا<br/>         روز کا ہونے سے تھک پڑا کمر کا<br/>         نظر دین سے تھک پڑا کمر کا<br/>         بھرتا تھا سہم تھک کے ہر دم کمر کا</p>               | <p>ساقی نام<br/>         ساقی تیرا بھلا ہوئے شہ نام<br/>         بوز کے تھکتے ہوئے بھوکے جام<br/>         بڑھتا جام ہے دیر بڑا زہام<br/>         محرم رہ نہ جاے کہیں شہ کام</p> |
| <p>یہ سہم تھکتے خون کا ارادہ کئے ہوئے<br/>         پھر تھی تھی دموب چھاؤں کو مہرا لہی ہوئے</p>                                                                                   | <p>ستی میں آج حوض میں کوشکے گر پروں<br/>         سیراب ہو کے پاؤں پہ چیدر کے گر پروں</p>                                                                                        |
| <p>یہ سہم تھکتے حریف صفت زبون<br/>         یہ سہم تھکتے حریف صفت زبون<br/>         یہ سہم تھکتے حریف صفت زبون<br/>         یہ سہم تھکتے حریف صفت زبون</p>                        | <p>سوق تھکتے باد گہری دو گہری تھکتے<br/>         تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے تھکتے<br/>         باقوت کا سہم تھکتے تھکتے تھکتے<br/>         سہری طح ہے جان کے کی رو تھکتے</p>       |
| <p>دونوں کے تھک جنگ و جدل پر کیلے ہوئے<br/>         چوڑ میں غضب کی وارستم کے تھک ہوئے</p>                                                                                        | <p>دو چار جام پی لون جو کا سر کو مار کے<br/>         ٹھنڈا پڑے کھجے میں چھ بادہ خواہ کے</p>                                                                                     |

|                                                                                                                                           |                                                                                                                                           |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> | <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> |
| <p>تو تو تو ہے تھم میں اب تک لئے ہوئے<br/>دل میں ہے بہا گئے کا ارادہ کئے ہوئے</p>                                                         | <p>چھایا ہوا غبار بہ شکل سحاب تھا<br/>بارش ہوئی تھی یہ عجب انقلاب تھا</p>                                                                 |
| <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> | <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> |
| <p>مکن نہ تھا قضا کے اب آنے میں دیر ہو<br/>رکتا ہے کب کسی سے وہ زخمی جو شیر ہو</p>                                                        | <p>اے اہل کوفہ غم نرم ذرا گرم چاہئے<br/>ہاں اے سرانِ شامِ درہ شرم چاہئے</p>                                                               |
| <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> | <p>سہم<br/>تو کہ بہار ہے بھوکے کرتا<br/>بگونہ بیت بن کو تھا ہے کرتا<br/>چہرہ پیاس لیب یہ فغان میں تھا<br/>جھنجھٹا بہار بہار بہار بہار</p> |
| <p>پانی جو شمع شیر نے اوس پہلوان پر<br/>نعرہ تھا یا علی دلی کاربان پر</p>                                                                 | <p>جواو تھر رہی ہو وان کوئی ایسی جفا تھی<br/>واحسرتا کہ سنگد لو کو حیا نہ تھی</p>                                                         |

|                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                             |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>میر سیف نے غم ازین زار دین پائی<br/>     بھائی کی توڑ گئی<br/>     بننے لگا زور لگا فرق پائی<br/>     ہنسے مٹا وہ جہم بوریں ہوئیں تر</p>                 | <p>میر سیف کی چلتے شاہ زور<br/>     انجمن میں چھوڑا تھا قیامت کا<br/>     دہتا تھا زار کھینچے سے پڑا<br/>     رستہ نظر سے اتھا مایہ تھا جہان</p>            |
| <p>تھامے ہوئے جگر کو ابھی صدر زین پہنچے<br/>     آیا جرجش تو پشت فرس سے زمین پہنچے</p>                                                                      | <p>میر بر قدم پہ ہو کرین کہاتے ہوئے چلے<br/>     لاش پسر پر خاک اڑاتے ہوئے چلے</p>                                                                          |
| <p>میر سیف نے کہہ دیا جو فرس سے وہ گلے<br/>     زور دین میں کی صورت وہ نہ<br/>     ہوئی جو کچھ دیکھتا کیاری وہ نہ<br/>     تر انسانا دہریاں اور شاہ زور</p> | <p>میر سیف کو زور و خروش<br/>     دیا یہ آئے دشت سے نا لاج<br/>     و زور سیحوف کو دھج جھجکا<br/>     پتہ کسین نہ لاش زور زور کا</p>                        |
| <p>زالو کو زیر سر میں وہ تکیہ کے ہوئے<br/>     یہ بات میں ہیں ساغر کوثر کے ہوئے</p>                                                                         | <p>تہا غم سے غیر حال شد دل ملول کا<br/>     مٹا نہ تہا پا جو شبیہ رسول کا</p>                                                                               |
| <p>میر سیف نے کہہ دیا جو فرس سے وہ گلے<br/>     زور دین میں کی صورت وہ نہ<br/>     ہوئی جو کچھ دیکھتا کیاری وہ نہ<br/>     تر انسانا دہریاں اور شاہ زور</p> | <p>میر سیف نے کہہ دیا جو فرس سے وہ گلے<br/>     زور دین میں کی صورت وہ نہ<br/>     ہوئی جو کچھ دیکھتا کیاری وہ نہ<br/>     تر انسانا دہریاں اور شاہ زور</p> |
| <p>اب میری تشنگی کی نہ تشویش کیجئے<br/>     حسرت یہ ہے کہ گود میں فدوی کیجئے</p>                                                                            | <p>معلوم ہو جگہ تو یہ غم آشنائے<br/>     آواز چھر سناؤ تو بیٹا پائے</p>                                                                                     |

لاؤن کہنے تم کی طاقت کو کیا لوں  
دیکھو ن کہ میں جیسے جلد تیار ہوں  
دیکھو ن کہ میں جیسے پوری صورت کو کیا لوں  
دیکھو ن کہ میں جیسے محبت کو کیا لوں

اور کہ خاک سے شہر والا بھر ہوئے  
بیکجا کہ ایک محبت میں خدا اکبر ہوئے  
خاک سے سب میں نبی صمد اکبر ہوئے  
مولا دیکھتے ہیں نامنا اکبر ہوئے

بہو لو نگا میں نہ حشر تک اس تازہ دماغ کو  
گل شامیوں نے کر دیا میسرے چرائے کو

کہتے ہیں کیا بابت و شوکت ہی دیکھنا  
دم توڑ نے میں بھی وہی طاقت ہی دیکھنا

اب ایک پل بھی زمین بہت بڑا گرا  
اسے جان زائق نرمل بحر کردگار  
ہے شوقِ تجویز و خبر قافلِ کلینقا  
آہِ جگر تو ہی رہی چھوٹی دہلی

وہ بھی بچے زمین و آسمان کے لئے ہیں  
 دیکھا سوچیں زمین و آسمان کے لئے ہیں  
 جو لوگ خدا کا پیغام لے کر آئے ہیں  
 ان کو خدا کا پیغام ہے جس کی طرف ہیں

اے نوجوان پر تیرے غم میں ہلاک ہے  
جب تو نہو جہان میں تو جینے پر خاک ہے

یایا سرور دل کو ترپتے جھٹاک پر  
نعلی گری الم کی دل دردناک پر

عشرتِ نیکو! میرے عزیز کا دوست  
تجربہ میں کہ سحر و کونیکا دی پتا  
واے محرم! میرا عزیز کا دے پتا  
متش قدم کو جو بڑھ کے تیرا کیا دوست

ہم سے خزانہ کی کیا خبر ہے شاد کر

ساکک دہ نور عین تمھارا ہوا اب کا  
نخون سے ہم لگا لینگے حلقہ رکا بکا

گووی میں لے لیا جو شہ مشرق میں لے  
انجو تکو میں لے کہول یا نور علی نے

|                                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                                        |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵۱<br/>         قہار سے سزا کے پارسے بوجوان<br/>         بچہ عین ایک بچہ اے قہر زمان<br/>         پھر عین کہان جہان میں ہوش پھر<br/>         بابا اس تختدارین کی ہون تھی جان</p>      | <p>۲۵۱<br/>         بے بین خداوند کے سے تو بھول<br/>         کیا جہد مصطفیٰ کی وحیت کی بھول<br/>         دنیا میں درجی سب کی موت درج<br/>         کیا اور جی کوئی ہے جاگ بجا بھول</p>  |
| <p>ساان میں سفر کے ارادے ہیں ورکے<br/>         کرتے تھے پیارا بھی مجھے نا حضور کے</p>                                                                                                     | <p>سوچو تو اپنے دل میں کہ یہ کیا غضب کیا<br/>         تصویر کا بنی کی یہ تم نے ادب کیا</p>                                                                                             |
| <p>۲۵۲<br/>         غم سے ساقی کو تیرے ایک بار<br/>         دینا اب تو تیرے عین اداس تیرے بار<br/>         چھائیں دیکے فائدہ ہر جس کا کار<br/>         یہ تہا میرے لال کو با کا منتظر</p> | <p>۲۵۲<br/>         یہ جانتے نہیں ہر قلم کی زور زور<br/>         خدایا عرض عین ناقص کا احترام<br/>         انصاف کر دو تو نہیں کیوں چھوٹا<br/>         منت ہے کہ نہیں ہے یہ ذلت کا</p> |
| <p>قلب میں آئی جان سچا سے مل چکے<br/>         اب آدمیری گود میں بابا سے مل چکے</p>                                                                                                        | <p>کیا ستم یہ ایسی پہ شام دے گیا<br/>         برجھی سے تم نے ناقہ صلاح کو پیے گیا</p>                                                                                                  |
| <p>۲۵۳<br/>         دوزخ کے دوزخ بات کرنا دوزخ<br/>         قہر نہ کیلچ پھر عین دوزخ پیدائش<br/>         زخم جگہ کا دیکھی یا نہ درمیان<br/>         بل الفراق کھ کے سدا ہوسو دینا</p>     | <p>۲۵۳<br/>         یہ میں اس خبر سے جو کہ تم تھا<br/>         شور فغان سے کا بٹا تھا دشت کا<br/>         ناگاہ پردہ درخت سے ادا تھا<br/>         مہمان میں ملے اہل ہنر بہت تھی</p>    |
| <p>آغوش میں پس کاتن پاش پاش ہے<br/>         تنہا ہیں اب حسین اور اکبر کی لاش ہے</p>                                                                                                       | <p>دل میں ہے اضطراب زبان بجز روشن<br/>         پردہ کا اب خیال نہ چادر کا ہوش ہے</p>                                                                                                   |

|                                                                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                                                          |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰۱<br/>         جی ہے دل و قوام کے ہے تیرا<br/>         رہا باغی و بہشت میں اس کی تیر<br/>         اسے نور میں کہا کی کسی نے نظر<br/>         سے تیر سے لال ہو گئے توں گلزار</p>                 | <p>۱۰۲<br/>         بس مسکینوں کو نہیں ملتا کما<br/>         ان خوش دنیاوی بڑا ہے تیرا<br/>         مصلحت یہ سب دنیاوی ہو تو تیری میں<br/>         چھوڑاں جا کر چل کر میں تیرے جواہر</p> |
| <p>۱۰۳<br/>         پایا پھولی نے داغ جگر تم کو پال کے<br/>         میرے ریاض بیٹھ گئے اٹھارہ سال کے</p>                                                                                             | <p>۱۰۴<br/>         ماتم میں شاہ زاد یکے دل میں بھری ہوئے<br/>         بیٹھے ہیں لوگ ہاتھ جگر پر دہرے ہوئے</p>                                                                           |
| <p>۱۰۵<br/>         اگر نہ تیرا سرا دھجی ہوا تو تیرا<br/>         کب نہ تھا کی کو شکل تو ایک تیرے غم<br/>         اویسے کا تیرے تھے یہ تیرے نہیں<br/>         دان پھولی کہتا ہوں کہ تو ہی یہ ہیں</p> |                                                                                                                                                                                          |
| <p>۱۰۶<br/>         سیا اب آتے ہو مجھے میں قربان نہ جائے<br/>         چلتے ہیں تیرے پھولی امان نہ جائے</p>                                                                                           |                                                                                                                                                                                          |
| <p>۱۰۷<br/>         میں نہیں کہے کہ تیرے شہادت کو دے<br/>         یہ دھرم حسین ہے وہ دھرم علی<br/>         یہ تار و دار و ات لہو نے سب کی<br/>         مہر تھے شاہ و پادشاہی و بھلائی</p>            |                                                                                                                                                                                          |
| <p>۱۰۸<br/>         روڑے لگے ہیں سے بے نصف امین<br/>         تسکین دیکھ لگئے پھر خمیہ گاہ امین</p>                                                                                                   |                                                                                                                                                                                          |

|                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                  |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱<br/>         شمع بے شمع شمع بے شمع<br/>         دیکھو کجاست شمع بے شمع<br/>         خون بین و باغ و باغ و باغ<br/>         سب معصوم بر سوختن جان جان</p>               | <p>۱<br/>         کائنات تری قسمت میں کج نہت<br/>         کئی کئی کئی کئی کئی کئی<br/>         کئی کئی کئی کئی کئی کئی<br/>         کئی کئی کئی کئی کئی کئی</p>                  |
| <p>۲<br/>         کہتے جاتے ہیں کہ اسے جان را در آو<br/>         ہم تو اب حل نہیں سکتے تمہیں اٹھ کر آو</p>                                                                  | <p>۲<br/>         وہو کے منہ قلب کو ٹھنڈا ہی کیا یا کہ نہیں<br/>         نہر کو چھین کے پانی بھی پیس یا کہ نہیں</p>                                                              |
| <p>۳<br/>         کبھی کبھی میں یہ تو تمہیں تمہیں<br/>         ہو گی جس میں کہ تمہیں تمہیں<br/>         جی کہ تمہیں تمہیں تمہیں<br/>         زہرہ زہرہ زہرہ زہرہ</p>        | <p>۳<br/>         تمہیں میں کہتا ہوں کہ تمہیں<br/>         کہتا ہوں کہ تمہیں کہتا ہوں<br/>         کہتا ہوں کہ تمہیں کہتا ہوں<br/>         کہتا ہوں کہ تمہیں کہتا ہوں</p>        |
| <p>۴<br/>         چاند سے رخ کا کہی کہتے ہیں بوسا لو نگا<br/>         کہی فرماتے ہیں عباس کا بدلا لو نگا</p>                                                                | <p>۴<br/>         کہتے تھے لیجے خبر اوٹھ کے ذرا بہانی کی<br/>         جان دی غریب خوب اپنے ستانی کی</p>                                                                          |
| <p>۵<br/>         کہتے ہیں مراحت جان چھوٹی<br/>         مرا جو بزم مرا تیرا جان چھوٹی<br/>         یوں نہ چلا دن مرا مرا مرا<br/>         زور صبر میں جان کا دریا چھوٹی</p> | <p>۵<br/>         کہتے ہیں کہ اگر مجھے تیرے ہر دور<br/>         نہ ہو ای میں کہ شکر تو تیرے ہر دور<br/>         کہتے ہیں کہ تیرے ہر دور<br/>         کہتے ہیں کہ تیرے ہر دور</p> |
| <p>۶<br/>         کوئی حامل زبا شان علم آہ مٹی<br/>         آج تصویر شباب اس را اللہ مٹی</p>                                                                                | <p>۶<br/>         کس جگہ زخم لگے ہیں وہ کہ ہر ہے مٹا<br/>         مرے عباس کی کچھ تم کو خبر ہے مٹا</p>                                                                           |

|                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                              |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>مومن اگر نہ کی شہادہ کرد و درود<br/>دعوت چلے خوار کئے ارشاد<br/>دیکھے وہ تو کیا دون کا جمع ہوا<br/>بارگاہ ہونے لگا نہ ہوئے کوئے کو</p>  | <p>۲۱<br/>از سلف در بارے پستی شہر کی<br/>بہو بیجا اوسوقت کہ بعد اس شہر کی<br/>خوش ہوئے دیکھتے ہی خوش ہوئے<br/>تسبیح سے چاہے کہ ہمدرد ہوئے</p>                |
| <p>پانی پہونچانکے خون جگر پیتے ہیں<br/>جلد چلے کر چچا جان ابھی جیتے ہیں</p>                                                                       | <p>ردک لینا تھا قسم دیکھے شہ والا کو<br/>یاں تلک آنے دیا آپ نے کیوں آقا کو</p>                                                                               |
| <p>۲۲<br/>از خانہ عین عمارت جو ہے شہر میں<br/>رنگے ہاتھ لگی ہوئے بہت کدیر<br/>اس سے پہونچا رہی غازی کیسے ہو<br/>دیکھو گریختہ اور ہو چکا کوئیں</p> | <p>۲۳<br/>یہ صامت رہیں گے مجھے نزاروں پہونچ<br/>کہوں کہ اگر کین پختہ نہ تھا تو<br/>صدمے ہوا نہ والا پہ جا رہے کام<br/>ہو توئی سکا جو ہو جاں و فدا رہا نہ</p> |
| <p>آرزو دید کی اس سبط عیم کے<br/>ایکھی یا ہے دم نکلے تو کیونکر نکلا</p>                                                                           | <p>پانی پہونچا نہ سکا جسے مین نادم مین ہون<br/>آپ شہزادہ کو مین مین خادم مین ہون</p>                                                                         |
| <p>۲۴<br/>پہونچا نہیں کوئی ابھی باقی ہے<br/>بھی پہونچا نہیں جا چکا شہر<br/>چہر زخمی ہے لڑائے مین کس ہاتھ<br/>بھیجے مین سوکھتے ہیں مین</p>         | <p>۲۵<br/>روز کے بارش نہ اکبر سے کہہ جان<br/>کرم پہونچا دوسرے عین قلعہ<br/>ای حالات نہیں چھوڑیں کہہ جان<br/>بے خیال شہر مین بھگت نہیں کیا نہ</p>             |
| <p>شہر حسرت کو تڑائی کے قرن سوتا ہی<br/>پاؤں کی لاش کے کہو شہزادہ کھڑا رہتا ہے</p>                                                                | <p>کسی آقا کا نہ اموش نہ احسان کرتا<br/>ایسی سو جان مین جو ہو مین تو مین قربان کرتا</p>                                                                      |

|                                                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                              |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۶<br/>         تیری کشت کو ہمیں ہے دو گزیر<br/>         مرنے کو پہنچے اس کو تو میر<br/>         ہم کو معلوم ہے تو جو کچھ کہی<br/>         حق کو کس نے کیا کیا کر دیا</p> | <p>۲۷<br/>         خون میں بہاؤ کے غلغلے میں<br/>         سر تو تھکتے ہوئے، درختوں کی<br/>         ہلکے پتوں میں پڑے، درختوں کی<br/>         پتی لاش کے گوراجی ہو رہی ہے</p> |
| <p>۲۸<br/>         دیکھتا ہائے چاکھے وہ جب آئیگی<br/>         شرم سے لاش زمین میں مری گرجاگی</p>                                                                             | <p>۲۹<br/>         ہاتھ پہلو میں میں شمشیر دو دم پہلوں<br/>         خون بھری مشک ہے چھانی پہ علم پہلوں</p>                                                                   |
| <p>۲۹<br/>         شہ جیاد اس واسے کہ ہمیں<br/>         ہم کو چھوڑ دے، مرنے سے<br/>         کہ تیری لاش کو ہمیں<br/>         ہو کرین کہ تو کو دیا ہے شہ</p>                  | <p>۳۰<br/>         شہ جیاد اس واسے کہ ہمیں<br/>         ہم کو چھوڑ دے، مرنے سے<br/>         کہ تیری لاش کو ہمیں<br/>         ہو کرین کہ تو کو دیا ہے شہ</p>                  |
| <p>۳۱<br/>         بہائی دریا پہ تھمیں ہیج کے پھٹتا ہے<br/>         رحم کچھ اسکی ضعیفی پہ نہیں آتا ہے</p>                                                                    | <p>۳۲<br/>         آپ کے مرنے سے اب دل میں رہتی ہے<br/>         جنگ تو لاکھوں سے ہے جسم میں طاقت نہی</p>                                                                     |
| <p>۳۲<br/>         لاش کو پہنچے تو نہ رہے<br/>         بہائی کے خون سے کہ تیری لاش<br/>         سکرے ہوئے کی تیرے شہ کی لاش<br/>         ایک انگڑائی چلی ہو کی دنیا سے</p>   | <p>۳۳<br/>         لاش کو پہنچے تو نہ رہے<br/>         بہائی کے خون سے کہ تیری لاش<br/>         سکرے ہوئے کی تیرے شہ کی لاش<br/>         ایک انگڑائی چلی ہو کی دنیا سے</p>   |
| <p>۳۴<br/>         شاہ سر پیٹ کے کہتے رہے پیارے عیا<br/>         ہائے اک ان میں جنت کو سد ہارے عیا</p>                                                                       | <p>۳۵<br/>         بولی بابا سے سیکھتے تھو میں فرمان<br/>         مشک آئی علم آیا نہ چا جان آئے</p>                                                                          |

|                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                                |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰۱<br/>         سنے پیدائش سے پہلے<br/>         بچے اب کئی ہومو کے پیر کا کلا<br/>         شکر ہے تو بڑی تیرہ دھماں فرا<br/>         ہم بڑا بچے نہیں آئیں گے</p>              | <p>۱۰۲<br/>         رکی بات ہے آرزو مجھ کی تھی<br/>         کچھ ملو آتے تھے بازار کچھ تھی<br/>         بال جہوقت مہر تھوڑا تھا<br/>         جس سے بڑے تو بیرون دنیا تھی</p>                    |
| <p>کس بڑے وقت میں نکلا تھا وہ گھر سے بی بی<br/>         لاش بھی لائے سکے ہم ترے در سے بی بی</p>                                                                                   | <p>چین کس طرح سے دل کو مرے آئے حساب<br/>         وہ محبت وہ اشارے و کنا سے حساب</p>                                                                                                            |
| <p>۱۰۳<br/>         ہم کیا دہرے بعد لاؤ کا سفر<br/>         ان سے لاپتہ ہیں شکار علم و شہر<br/>         تو بڑے بڑے کوئی آبا کی رسم<br/>         جو بڑے ہے مرے دیر خاکی رسم</p>    | <p>۱۰۴<br/>         ہاں کہہ سکتے فدا تھی مجھے اک<br/>         جس کی تو تھی تیرے تیرے تیرے اک<br/>         پھر مار چکے ہیں اب جہت کو تیرے<br/>         جہنم کا بچا ہے جس کی پوچھو</p>           |
| <p>تو کو غم ہے تو سوا اس سے الم ہے چمکو<br/>         کیا علمدار کا غم موت سے کم ہے چمکو</p>                                                                                       | <p>موت سے ہو کے ہم آغوش زلواؤ مجھے<br/>         بس منہی ہو چکی صاحب مرے بلواؤ مجھے</p>                                                                                                         |
| <p>۱۰۵<br/>         بڑے بڑے سب بڑا علم و شہر<br/>         کیا روز بے حساب پہ لاری تمام<br/>         بی بی کہہ کے پھر رینے باد و فہم<br/>         بھوکا رہے دو خدا برسی کا نام</p> | <p>۱۰۶<br/>         پانی لائے خون نہ بھانکے لے<br/>         خوب جیمہ لایا کم کو نہ بھانکے لے<br/>         ایسے تیار تھے جہنم میں بھانکے لے<br/>         کھ کو دیوان کیا تھوڑا نہ بھانکے لے</p> |
| <p>رات کو روئی گئے تو او کو کمان پائے<br/>         آج بچے مرے بن باپ کے کہلائی گئے</p>                                                                                            | <p>پوچھتے بھی نہیں اس رنج جدالی میں آپ<br/>         شیر کی طرح سے سوتے ہیں ترانی میں آپ</p>                                                                                                    |

|                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                             |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         ہر ایک کو نصیب تھی خدا کی عطا<br/>         تیرے کھنکھرتے ہوئے ہر دھڑکنے والا<br/>         دل میں لہریں بہا کر لے کر تیرے<br/>         ہر ایک کی فطرت سے زور میں تیرے</p> | <p>۲۵<br/>         ہر ایک کو نصیب تھی خدا کی عطا<br/>         تیرے کھنکھرتے ہوئے ہر دھڑکنے والا<br/>         دل میں لہریں بہا کر لے کر تیرے<br/>         ہر ایک کی فطرت سے زور میں تیرے</p> |
| <p>نام لکھوا گئے صاحب جو وفاداروں میں<br/>         سرخرو ہو گئی مین فاطمہ کے پیار میں</p>                                                                                                   | <p>راف پر چمست مجھے آپ کی بو آتی ہے<br/>         سانپ کی طرح سے رہ رہ کر کہ جو لہرائی ہے</p>                                                                                                |
| <p>۲۶<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں</p>                   | <p>۲۶<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں</p>                   |
| <p>زنجیر میل کی طرح جان فدا کرتے تھے<br/>         دیکھتے قہمیں مجھے افسانے سنا کرتے تھے</p>                                                                                                 | <p>وہ کل اندام تھے سب بادل نا شا فلیکا<br/>         گلشن فاطمہ رہا رہا برباد افسوس</p>                                                                                                      |
| <p>۲۷<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں</p>                   | <p>۲۷<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں<br/>         ہر ایک کی دنیا میں شہ جہاں</p>                   |

|                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                           |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>مندرجہ ذیل بند مرثیہ -<br/>(عباس علی مطلع انوار کرم ہے)<br/>کا ہے جسکی ابتدا صفحہ ۵۵ سے ہوئی ہے۔</p>                                                   | <p>۲۰<br/>مطلع بحر خفا کہ گہر تان کو کا<br/>نار دوزخ سے ہے آزار شد خان کو کا<br/>وہ بستی ہے جسے گمیا خان کو کا</p>                                        |
| <p>مگر کتابت کی غلطی ہی یہ بند بالکل چھوٹ گیا مجبوراً یہاں<br/>لکھ دیا جاوے۔ بند ۴۸ کے بعد اسکو پڑھنا چاہئے۔</p>                                          | <p>اسکی خاطر سے وہاں قصہ گہر ملتا ہے<br/>سایہ نچتین پاک میں گہر ملتا ہے</p>                                                                               |
| <p>۲۱<br/>جس سے مکمل دس کو کندہ ہو گیا<br/>بہار گشت اس سے یہ موت چلا جاوے<br/>بہار گشت اس سے یہ موت چلا جاوے<br/>میدان وہ پھر ہو گیا اک صفحہ ۵۸</p>       | <p>۲۲<br/>وہ صفحہ تیار ہے یہ بھی عجیب<br/>ہو گیا جو یہ لکھ لکھ کر رہ گیا<br/>دور برسوں جو رہے شاہ کا عجیب<br/>اکو کیا اسکی خبر تھی میر داری بھی</p>       |
| <p>فوجین نہ رسالے تھے نہ شکر کا نشان تھا<br/>نیرون کے الف تھے نہ کہیں نوکبان تھا</p>                                                                      | <p>آبرو ڈرتی ہے رتبہ بھی سوا ہوتا ہے<br/>جس پہ ہوتا ہے یونہی فضل خدا ہوتا ہے</p>                                                                          |
| <p>۲۳<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی</p> | <p>۲۴<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی<br/>میر سیف کا ہر جہاں ہے نصرت کوئی</p> |
| <p>ایسی توقیر غلاموں نے کہسین پائی ہے<br/>شاہ کونین یہ کہتے ہیں میرا بہانی ہے</p>                                                                         | <p>اوسکو بت میں پہنچ جانے کا رستا بھی ملا<br/>جام کوثر بھی ملے سایہ طوبی بھی ملا۔</p>                                                                     |

|                                                                                                                                                           |                                                                                                                                               |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>شام کو زلف تہہ شام کے سرواں دین<br/>جھوم کے دلاش کے نکلے خواہن<br/>ہو گیا نام رقم فاطمہ کے پیار دین<br/>اپنے سینہ کو کمر کر دیا تو اردن دین</p>        | <p>بہار کی بی ہو چاہتا اچھا بچا<br/>زہا سیہ ارادہ دین وہ صغیر کا<br/>ربیعین تہا ہی آنے کے حور و کون<br/>اش کو دلی ادا ہے گئے میر دین</p>      |
| <p>اک سرواں نہ اتون میں یہاں در نکلا<br/>حامی بادشہ جن و بشر نکلا</p>                                                                                     | <p>پیٹ کر سینہ و سر زینب مضطر روئی<br/>بہائی کہہ کر اسے شیر کی خوش روئی</p>                                                                   |
| <p>اے عجم کا کوئی مرتبہ دان ایسا ہو<br/>حالی بادشاہ کون و سلطان ایسا ہو<br/>ہو جو گنم وہ مشہور جہان ایسا ہو<br/>جنگ کی لاکھون سے بڑے بڑے جہان ایسا ہو</p> | <p>دعوت مجھ کو کی کی تھی میر<br/>کوئی چیز نہ تھی برحق نہ تھا غم کا<br/>جنت باد سے تھے جو کچھ گل تر<br/>کرتی تھی سرور عجب یہ کار تھی</p>       |
| <p>جرات رستم دستان کو پہلا یا اوس نے<br/>جو کہا منہ سے وہی کر کے دکھایا اوس نے</p>                                                                        | <p>مسکراہٹ لب گل پر جو رآ آتی تھی<br/>ایک بیک کان میں رونے کی صدا آتی تھی</p>                                                                 |
| <p>بڑے کی دیکھتے ہی دیکھتے تویر ہوئی<br/>جزم کیا تہا جس ہوئی تقصیر ہوئی<br/>بہار جنت کہ بہت ہوئی جاگ ہوئی<br/>رنگ عالم کو ہے اندر سے تیر ہوئی</p>         | <p>ایک لاکھ گنم کو عالم کو ترانے گنم<br/>دعا لائے کے پانچ ہر گنم گنم<br/>تھنہ لے کے عوں آتی ہے تو گنم<br/>منہ کو جاتا ہے وہ لے کے بچہ گنم</p> |
| <p>شہ سے ملنے کو جو وہ صاحب اقبال آیا<br/>پیشوائی کے لئے فاطمہ کا لال آیا</p>                                                                             | <p>وہ رکا جاتا ہے سینے میں ہجوم غم ہے<br/>آج کچھ بار صبا کا بھی عجب عالم ہے</p>                                                               |

|                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                     |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۱<br/>منازل کا رستہ جانے کا کچھ نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ کو یہ سن کر نہیں<br/>نفس کو دے خلا ہے کہ دھڑکتی<br/>اس طرح جتنی ہے جرح پہ جرح نہیں</p> | <p>۲۱۰<br/>منازل کا رستہ کاجیب کا غم نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ تو کچھ نہیں<br/>منازل سے باقی ان کا دھڑکتی<br/>منازل غم سے ہوئی جاتی ہیں کچھ نہیں</p> |
| <p>دو قدم چلتے ہی اوفتاد یہ پڑ جاتی ہے<br/>نہضیں چٹ جاتی ہیں یا سانس اکڑ جاتی ہے</p>                                                                 | <p>ہے یقین مہر امانت پہ زوال آتا ہے<br/>ہر گہری اپنی زبداپے کا خیال آتا ہے</p>                                                                      |
| <p>۲۱۲<br/>منازل کا رستہ کاجیب کا غم نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ تو کچھ نہیں<br/>منازل سے باقی ان کا دھڑکتی<br/>منازل غم سے ہوئی جاتی ہیں کچھ نہیں</p>  | <p>۲۱۱<br/>منازل کا رستہ کاجیب کا غم نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ تو کچھ نہیں<br/>منازل سے باقی ان کا دھڑکتی<br/>منازل غم سے ہوئی جاتی ہیں کچھ نہیں</p> |
| <p>چشم زکریا نہ کہو دیدہ حیرانی ہے<br/>بال نہ نہیں کے کہلے ہیں یہ پریشانی ہے</p>                                                                     | <p>آج امان کے بہرے گہر کی صفائی ہوگی<br/>آج اس دشت میں بیانی سے جدائی ہوگی</p>                                                                      |
| <p>۲۱۳<br/>منازل کا رستہ کاجیب کا غم نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ تو کچھ نہیں<br/>منازل سے باقی ان کا دھڑکتی<br/>منازل غم سے ہوئی جاتی ہیں کچھ نہیں</p>  | <p>۲۱۲<br/>منازل کا رستہ کاجیب کا غم نہیں<br/>منازل تو ہے کچھ تو کچھ نہیں<br/>منازل سے باقی ان کا دھڑکتی<br/>منازل غم سے ہوئی جاتی ہیں کچھ نہیں</p> |
| <p>ترک معیت یہ تو ہے اس قدر ابرام نہیں<br/>نہر حاکم کی ہے پانی سے ہے کیا کام نہیں</p>                                                                | <p>جنگ چھڑنے کو ہے زرخ سے پچا لو نانا<br/>ہم کو تہ مدینے میں بلا لو نانا</p>                                                                        |

|                                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                    |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>         حق سادست ہے پادشہ ہے سب خلعت<br/>         ایل کو نہ بھی بی زور سے کے آئے غم<br/>         آئین سب بند ہیں گہر زمری و شمع<br/>         اس سفر کا میں نہ بھی تھی میر ہو گلابی</p> | <p>۲۰<br/>         نظر آتی ہیں سنہنیں ہی سنہنیں<br/>         وہ چمکے وہ چمکے وہ چمکے وہ چمکے<br/>         چمکے چمکے چمکے چمکے چمکے<br/>         وہ چمکے چمکے چمکے چمکے چمکے</p>    |
| <p>۲۲<br/>         اپنا کچھ وہ بیان نہ ٹیٹو کا الم ہے مجھ کو<br/>         بہائی اور بہائی کی اولاد کا غم ہے مجھ کو</p>                                                                            | <p>۲۱<br/>         چلے چھک جھک کے چڑھا نا وہ کماندرو کا<br/>         اور ترکش سے وہ منہ کہو لٹا سو فارون کا</p>                                                                    |
| <p>۲۳<br/>         بے زور چلی علی اکبر کے لگا لگا تو<br/>         بے زور تصویر سب کی مٹا لگا تو<br/>         خون نوشہ کا رتی پتہ بہانے کوئی<br/>         میرہ اک رات کی سیاہی کو نہائے کوئی</p>   | <p>۲۲<br/>         ہر سو کی سب کو تیا تیا کید<br/>         بات وہ چاہے جس سے ہو خفا ہو<br/>         تیرا سب ساقی کوڑ کا ہو منہ زور<br/>         دیکھنا دیکھنا سب کوئی غم نہ ہو</p> |
| <p>۲۴<br/>         خون میں کرتا علی صنف کا کہیں لال نہ ہو<br/>         جسم قاسم کا ہے نازک کہیں پامال نہ ہو</p>                                                                                   | <p>۲۳<br/>         فرق سے زینب ناشاد کے چادر لینا<br/>         لوٹ کے مال سے اپنی سپرین بہر لینا</p>                                                                               |
| <p>۲۵<br/>         بان تو یہ حال ہے اور دان چسپ غم<br/>         شہرہ آلود ہے تو ہے جوئے شہرہ<br/>         جتھو پتہ تمہیں اب دس دس ہیں جوئے<br/>         نہ پڑ جانے کے سے ہیں ہر کہہ سہ</p>        | <p>۲۴<br/>         چمکے چمکے چمکے چمکے چمکے<br/>         وہ چمکے وہ چمکے وہ چمکے وہ چمکے<br/>         چمکے چمکے چمکے چمکے چمکے<br/>         وہ چمکے چمکے چمکے چمکے چمکے</p>        |
| <p>۲۶<br/>         صنف پر صنف مورچے پر مورچے یوں حال ہے<br/>         چ سے جسکے ہوا کا بھی گزر شکل ہے</p>                                                                                          | <p>۲۵<br/>         لیکے زریح چلے ہم تو ہیں سرمد سے<br/>         قتل شبیر پر باندھی ہے کمر دت سے</p>                                                                                |

|                                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                                 |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰۱<br/>         سب سے پہلے تھا بھوجا<br/>         نہ کھتا تھا سدا کی تھی ہر گھٹ<br/>         آتھا نہ دے ہوئے ہمراہ تھوڑا سا</p>                                                                    | <p>۱۰۲<br/>         حریف کی شرم سے اتنی تو خبر ہے<br/>         کہ وہ فدا کر دین بن جائے وہ ضرور<br/>         تپ کر تا ہے بیزار سے کتنی اکتور<br/>         قتل کا ڈر ہے آج تو کتنی دھڑک رہا</p>  |
| <p>۱۰۳<br/>         آن کی آن میں دان دشمن دین پہنچا<br/>         اس طرح حُجری کے بھی قرین آچھوچھا</p>                                                                                                  | <p>۱۰۴<br/>         ہون میں مجبور پہلا میری کہاں چلتی ہے<br/>         آج قینچی کی طرح اوس کی زبان چلتی ہے</p>                                                                                   |
| <p>۱۰۵<br/>         سب سے پہلے ہوئے حضور وہ کہتا تھا<br/>         بہت ہوا سے تھا نصف ہتھوڑا تھا<br/>         اس جھگڑے سے کہ گویا آئے تھیں<br/>         غلط سے کانپ گیا کہ ہے تعلیم کا کیا</p>          | <p>۱۰۶<br/>         ہونٹ رو کر کہہ جاتا ہے یہ پر شام<br/>         بل سے اب روپہ شام تھے چھڑے جا<br/>         جب بیٹوں سے ہے پیرا پیرا تو صد ہر<br/>         پس تیرا ہے اوسے اور نہ کچھ میرا</p> |
| <p>۱۰۷<br/>         رنگ چھوہ کا ایک آتا ہے تو اک جاتا ہے<br/>         خُرنے پر وا بھی نہ کی اسکی یہ کون آتا ہے</p>                                                                                     | <p>۱۰۸<br/>         شیفۃ آل چیمبر کا ہے دل واہ ہے<br/>         صبح سے کج بغاوت پہ وہ آمادہ ہے</p>                                                                                               |
| <p>۱۰۹<br/>         دل میں رہ کر ہو گئے کی ایک نے فخر<br/>         دل میں بھی کہیں بگڑے ہوئے ایک تھوڑ<br/>         عداوتان سے رہا چہند قدم باقی تھوڑ<br/>         تھوڑیکہ تو تھا دوس سے بہا بچا کر</p> | <p>۱۱۰<br/>         ہو گیا چین یہ چین در سنہ جبین<br/>         تھوڑے کئے لگاں بی جا دشمن<br/>         خواب میں اب وہ نہ لگے گا بھی دشمن<br/>         دیکھو زبیر ان چاہئے یا حق و سن</p>         |
| <p>۱۱۱<br/>         کچھ خبر ہے مجھے کیوں بغض و حسد ہی مجھے<br/>         حر کا کیا میں نے بگاڑا جو یہ کہ ہے مجھے</p>                                                                                    | <p>۱۱۲<br/>         لاکھ ایسے جو بگڑ جائیں تو ہوتا ایک ہے<br/>         قید ہو جائے گا حُر دل میں یہ سمجھا کیا ہے</p>                                                                            |

|                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                        |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۴<br/>         دیکھو جنتی سے بالائے کمر کی میرزا<br/>         اسی باتیں نہیں کہنا جو بجا ہو جس<br/>         کہ بہارک یہ ارادہ ہے خدا لائے ہیں<br/>         وہ اسے حق ملک دادے حاکم کیا</p> | <p>۴۴<br/>         تیرا جو یہی دوست کو گراں اور ہوا<br/>         جسے تیرا یہی دوست کو گراں اور ہوا<br/>         کہ تو دل میں تھی پوشیدہ ہوا اور ہوا<br/>         تیرا جو یہی دوست کو گراں اور ہوا</p>  |
| <p>۴۵<br/>         کچھ لکھا اوس کا نہیں جس سے یہ ترس پایا<br/>         فوج میں کس کی بدولت یہ عہد پایا</p>                                                                                     | <p>۴۵<br/>         جیتے جی واصل و وزخ تن ناپاک ہوا<br/>         شعلہ غیظ سے جل نہیں کے لعین خاک ہوا</p>                                                                                                |
| <p>۴۶<br/>         وہ نہیں جیتے یہ عزت و دلچسپا<br/>         جہان معوم ہوا فاضلین شہسپا<br/>         جانتا خوب ہے یہ وہی شہسپا<br/>         سب بغاوت کی سزا موت ہے سب</p>                      | <p>۴۶<br/>         ہم کہ غلط کو نام نہ کی یہ تھوڑا<br/>         کہ جب میں جانتا ہوں جو ہو کی یہ تھوڑا<br/>         کہ دن ایسا وہ بجا دیکھتے تیرا تھوڑا<br/>         سب لگ کر ہی سزا دے گا جو تھوڑا</p> |
| <p>۴۷<br/>         تھمتین کفر کی ہم لوگوں پر وہ دہرتا ہے<br/>         اور مرزہ یہ ہے کہ مرنے سے نہیں دہرتا ہے</p>                                                                              | <p>۴۷<br/>         ایک دن منہ مجھ تک کہ کو دکھانا ہو گا<br/>         بیڑیاں پہنے ہوئے کوئے میں جانا ہو گا</p>                                                                                          |
| <p>۴۸<br/>         لائے آئے کہ لہا ہو گی سر زینار<br/>         شکر آدوہ جہین بات میں نگار<br/>         کمرتہ غیظ سے کتہ میرین تو جہاں گار<br/>         سر پہلے سے زینت پائی زینار</p>          | <p>۴۸<br/>         وہ تھوڑا تھوڑا کہ نہ وہ پاس در<br/>         چٹا میں کہ میں ہے کی بات جو تھوڑا<br/>         کہ تھوڑا تھوڑا کہ نہ وہ پاس در<br/>         کہ تھوڑا تھوڑا کہ نہ وہ پاس در</p>           |
| <p>۴۹<br/>         مال دنیا کی طمع بخسروی سمجھا تھا<br/>         جان دینے کو حیاتِ ابدی سمجھا تھا</p>                                                                                          | <p>۴۹<br/>         مختصر بات وہ کہ جس میں کوئی طول نہ ہو<br/>         جرم ثابت ہے کہین عہد سے معزول نہ ہو</p>                                                                                          |

|                                                                                                                                                                                                                 |                                                                                                                                                                                                     |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         تاج امیر بک و بک بک بک بک بک<br/>         شہزادہ شہنشاہ خجستان و شہنشاہ گند<br/>         خوجی بن میر ابن اشک بک بک بک<br/>         محمد اکبر کاندھار و دین بک بک بک بک</p>                   | <p>۲۵<br/>         حاتم شام کا مدت سے ملک خواہی تو<br/>         اس میں کچھ شایانین پروردہ سرکار تو<br/>         سب دلا لے کے جو ان میں دین و دنیا<br/>         اپنے عہدے کا تو کراس کس وادار تو</p> |
| <p>کیا قباح ہے نہیں تو جو شہنا میرا<br/>         پوچھے ان لوگوں کو دے کوئی رتبہ میرا</p>                                                                                                                        | <p>بر جس تین دستان کچھ نہ کہانی تو نے<br/>         کی عجب طرح کی بروقت کہانی تو نے</p>                                                                                                              |
| <p>۲۶<br/>         دشمنوں سے بہت محبت ہے حکم کچھ<br/>         کچھ معصومین کچھ تیرے زور کچھ<br/>         یوں ہوئی باقی ہے کچھ کچھ کچھ<br/>         ایسی باتوں کا نہیں ہوتا ہے انجام کچھ</p>                      | <p>۲۶<br/>         تیری جرأت کچھ ہی ناز تھا فوس<br/>         بجھے آئندہ دعا کی کچھ ہے غصہ<br/>         یاد وہ بات جب آتی ہے تو ہوتا ہے غصہ<br/>         بجھے ساتھی میرے توجہ دین تیرے غصہ</p>       |
| <p>میں یہ سمجھتا تھا کہ ہوشیار ہے فزانہ ہر<br/>         کہل گیا راز کہ بے عقل ہے دیوانہ ہر</p>                                                                                                                  | <p>کبیر کر راہ سے شیر کو لانا کیسا :<br/>         پھر کئی جنگ تو پھر آنکھ چرانا کیسا :</p>                                                                                                          |
| <p>۲۷<br/>         تیری تو کچھ کہہ کر شہنشاہ کو ان تک لایا<br/>         خزانہ کچھ کہہ کر شہنشاہ کو ان تک لایا<br/>         بجھے ایک حکم جو لایا تیرے حسین بخدا<br/>         دراب ہنگ سے انکار ہے یہ کیا کیا</p> | <p>۲۷<br/>         بھوکے غصے نہیں تاب حکم زبدا<br/>         اب لا چاہتا ہے خاک میں یہ جو زبدا<br/>         اب کوئی ایسی چن بیانی تیری تو<br/>         حرا کار کہ سنہاں بی زبان دکھا</p>             |
| <p>جس پہ مامور ہے وہ کام نہیں کرتا ہے<br/>         آج میدان میں تو نام نہیں کرتا ہے</p>                                                                                                                         | <p>کبھی چھٹی ہے سیاہی سے کہنے تل<br/>         اتنے سر ہنگ ہیں آگر کوئی چھینے تلوار</p>                                                                                                              |

|                                                                                                                                                                                               |                                                                                                                                                                                       |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۱<br/>         مین کو جو جو ہون دے علم بھی نہ<br/>         کی تیا ب یہ طاقت بزرگ و مہر<br/>         کی نصرت مین دروزی و مہر<br/>         کی نصرت مین دروزی و مہر</p>                     | <p>۲۱۰<br/>         ک زہ خور کو کون ہے بجا<br/>         کی مان غنق مین سے نہ بول<br/>         بیپ رین چہرہ کا شہنشاہ<br/>         شہنشاہ کی ولایت کا ہے دار</p>                       |
| <p>۲۱۲<br/>         باگ پر ہاتھ جو ڈالا تو جسل ہون یارب<br/>         لکڑے ان اتو لکے اوڑتے ہو ویکھو ہن آرا</p>                                                                                | <p>۲۱۱<br/>         جتنی تعریف کروں مین وہ بجا ہے انکی<br/>         بایکا دیکھ لے قرآن مین شام ہے انکی</p>                                                                            |
| <p>۲۱۳<br/>         حال ہے غیر بہت فاطمہ کے جان کا<br/>         اس نے ظالم ہے دعا ہے سمان کا<br/>         یک طرفہ بین دنیا مین ہے بھائی کا<br/>         ایک طرفہ بین دنیا مین ہے بھائی کا</p> | <p>۲۱۲<br/>         کرم ہے آب ہے دروزی و مہر<br/>         کرم ہے آب ہے دروزی و مہر<br/>         کرم ہے آب ہے دروزی و مہر<br/>         کرم ہے آب ہے دروزی و مہر</p>                    |
| <p>۲۱۴<br/>         پسر ساقی کوثر کا عجب عالم ہے<br/>         عرش سے فرش فلک غنفلہ ماتم ہے</p>                                                                                                | <p>۲۱۳<br/>         اسم شہ دروزی و مہر کے لئے راحت ہی<br/>         اسکی الفت کا اثر بعد ف جنت ہے</p>                                                                                  |
| <p>۲۱۵<br/>         دین برباد کیا اپنا زمین با تو نے<br/>         چوکت ہی نہیں کہنت کی گمان کے<br/>         حق سرور ہے ما دے رات کے<br/>         ختم سداوت ہے تو ہے تیرے لاک</p>              | <p>۲۱۴<br/>         محل شیر مین ہے فضل خدایم<br/>         ہے نوافی میر س فقیر کے ہر گمان<br/>         میر ایک منصب پر ثابت کس میر کی<br/>         توحید کا رعبہ رکھا ہے دوسو فقیر</p> |
| <p>۲۱۶<br/>         بچے بیتاب ہین وان اہل حرم روضہ مین<br/>         حیف ہے آل محمد پر ستم ہوتے ہین</p>                                                                                        | <p>۲۱۵<br/>         راتے پر میر اللہ مجھے لایا ہے<br/>         تو ہے گمراہ تجھے اہلیں نے بیکایا ہے</p>                                                                                |

|                                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                     |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۰۰<br/>         اپنی قہقہہ ہونے کا قصد ہو گیا<br/>         خیر باد ہی سرور کا بھی آتا بخیال<br/>         جرم ساقی نہ پہلے گایہ غمناک<br/>         کام آئے ہیں برس وقت میں پچھلے</p>                        | <p>۱۰۱<br/>         تباہ بنانے کا دل جانے کا کام شام<br/>         اب مجھے دس سے علاقہ کی بجائے ہو گیا<br/>         مہون اذل سے پھر ساقی کوڑا کا غلام<br/>         خوف لکا دے تائید پہ جون بکا</p>   |
| <p>۱۰۲<br/>         نوکری چیرے کیا جائے اگر جاتی ہے<br/>         خوش مہون میں دولت کو نہیں ہانتی ہے</p>                                                                                                        | <p>۱۰۳<br/>         طغ غالب ہے کہ کل فوج پہ سپی غالب مہون<br/>         مین طرفدار علی ابن ابی طالب مہون</p>                                                                                         |
| <p>۱۰۳<br/>         بکھرتے تو تیرے نام کی حقیقت کیا<br/>         بہرہ زر کا دنیا میں کیا وقت کیا<br/>         دین کو کھو کے جو بات آئے وہ تو کیا<br/>         اب مجھے ہو جا کہ وہ حکومت کیا</p>                | <p>۱۰۴<br/>         دیکھنا تیرا ارادہ کیا ہے متکلم<br/>         طعنے زبونی آخر تیرے وہ نہ زور<br/>         ان لطف دار حسین ابن علی تو نہ زور<br/>         وہ نظر آئے پتھر تیرے سر ماریں زور</p>     |
| <p>۱۰۴<br/>         نام اس طرح جو چمٹے پہ چڑھا ہے انکا<br/>         ترتیب تیری خوشامد بڑھا ہے انکا</p>                                                                                                         | <p>۱۰۵<br/>         شکر ہے شکر ہے وہ وقت بھی اب آچھو نچا<br/>         باگ لینے ہی کی ہے دیر کہ میں جاچھو نچا</p>                                                                                    |
| <p>۱۰۵<br/>         میرے تو کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>         میرے تو کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>         میرے تو کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے<br/>         میرے تو کب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p> | <p>۱۰۶<br/>         بنو دے حکم کہ ہم جہلے یاد کی نظر<br/>         بان سواروں سے یہ کہہ دے اٹھائے نظر<br/>         آئے جہلے جہلے لو کہ تو کوئی ناخار<br/>         میرا جانی نہ منگھلیں آنا دشوار</p> |
| <p>۱۰۶<br/>         جانشینی میرے میرے میرے میرے میرے<br/>         طاقت ہون کو تو میرے میرے میرے میرے</p>                                                                                                       | <p>۱۰۷<br/>         دیکھنا جنگ سے کیا آنکھ چراتا مہون میں<br/>         مہو کے زخمت شہ مظلوم سے آتا مہون میں</p>                                                                                     |

|                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                  |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۵۲<br/>         میر کے یہ چاروں غنچے کا حسن<br/>         شہر تہذیب کو لکھی روک سے جاگزیں<br/>         جی باغ غنچہ نے پہا چنب شاہ<br/>         بہت کی سیسے پانی ظفر مشہور</p>        | <p>۵۱<br/>         ان کے پتوں آواز کے شاہ نام<br/>         ذات پاک آپ کی سب کو کر محکم<br/>         چھتھون میں ہو جائے سر فرشتہ<br/>         آپ اگر چاہیں تو ان جائے یہ باہر</p> |
| <p>۵۳<br/>         لیکھی کینچ کے خود رحمت معبود اسے<br/>         دولہ راون میں ملی مثل مقصود اسے</p>                                                                                   | <p>۵۰<br/>         خیر خواہی کا ہر اک شخص مسئلہ ہا ہر<br/>         تیری سرکار میں جو آتا ہے بن جاتا ہے</p>                                                                       |
| <p>۵۴<br/>         پورے تھے پھر تہذیب جو اکر اور<br/>         بہت تھے لوگ پورے تھے اور<br/>         روز بھی نہ ملی تھی نہ سرائے<br/>         کی غمت ہوتی کی جیسے کھولنا</p>            | <p>۵۵<br/>         بن پھر سرکار میں میر تصور<br/>         بہت تھے پھر تہذیب جو اکر اور<br/>         روز بھی نہ ملی تھی نہ سرائے<br/>         کی غمت ہوتی کی جیسے کھولنا</p>      |
| <p>۵۶<br/>         سرے سوارہ گیا و عوسے باطل زبا<br/>         منہ بھی سوار کو کہلانے کے قابل زبا</p>                                                                                   | <p>۵۷<br/>         نار و زرخ سے پچھو گھو شہنشاہ میرے<br/>         جلد مثل پر لگا و خضر راہ میرے</p>                                                                              |
| <p>۵۸<br/>         زینہ کچھ زور سے تھی شاہ<br/>         جیسے عاشق کوئی معشوق کی کشادہ<br/>         ہو گئے علم الامت سے شہزاد گاہ<br/>         بار بار اپنی زبان سے یہی فدا تھی گاہ</p> | <p>۵۹<br/>         بہت تھے پھر تہذیب جو اکر اور<br/>         روز بھی نہ ملی تھی نہ سرائے<br/>         کی غمت ہوتی کی جیسے کھولنا</p>                                             |
| <p>میرا عصمان میرا غنچہ ار بیہان آتا ہے<br/>         ناز حور و ان کو ہے جیسے پر وہ جوان آتا ہے</p>                                                                                     | <p>نار و زرخ سے بچوں بادۂ گلغام ملے<br/>         قصر حنبت میں پہونچ جاؤں تو آرام ملے</p>                                                                                         |

|                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                              |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۵۹<br/>اے بے خبر رسول و جان عزیز<br/>ن سے خادم کے لئے کو جان عزیز<br/>ات سے جانی جا بے توفیق میری<br/>میرا ہاتھ اور تیرا گھر کا کھانا میری</p>                 | <p>۱۲<br/>پس عالم میں میں سمجھتا ہوں غلام<br/>بے عطا پاس دھلا پوٹھی لکھی لکھی<br/>یہ زبان ہے میری کیا منہ جو کہ دھنک<br/>معتون کہ ہے دو عالم کی زمین اور</p> |
| <p>۶۰<br/>ہمیں کہتا میں کہ جنت کا سراور ہوں میں<br/>ہاں مگر تو ہے کریم اور گہرا رہوں میں</p>                                                                      | <p>۱۳<br/>گر گہنگار یہ لطف شبہ والا ہو جائے<br/>فرد عصیان ابھی جنت کا قبال ہو جائے</p>                                                                       |
| <p>۶۱<br/>کہ میں شاہ کے لئے آواز آئی جرم<br/>ماست ہونے ہوئے اچھے ہشتاد<br/>ساتھی اک جرم و جاس چلے ہو کچھ<br/>دھوپ میں ہوں یوں فرق ہوا ہے</p>                      | <p>۱۴<br/>جس کو تم چاہو وہ بندہ ہو خدا کا مخلص<br/>ان کی آن میں ہو دولت و نیکوئی<br/>حسن سیر قباہتی میں درمیان ہوں<br/>پس میں حیدر کردار تو ناہاں ہوں</p>    |
| <p>۶۲<br/>و یکجہ کو شاہ و اسے حضرت شبیر ہوئے<br/>اپنے عصیان سے خود بڑھ کے بے لگیر ہوئے</p>                                                                        | <p>۱۵<br/>میں حق مرتبہ جڑ چیز بشر کس کا ہے<br/>جبریل آئے ہیں جس گھر میں گھر کس کا ہے</p>                                                                     |
| <p>۶۳<br/>بائیں قدموں پہ میں حسن بے جہان لاؤں<br/>عرض کی پھر کہ چھوڑ دنگا قدم میں لائوں<br/>بہا کہ میں اس دولت کے سوا کیا<br/>عنو کر دیکھا اس بندہ حاجی کا گن</p> | <p>۱۶<br/>اے بے خبر ایسا مجھے شرمندہ کیا<br/>اے باور تیرے کام کے تو ختم کیا<br/>اپنے دشمن کا بھی متھو زمین جگمگ کر<br/>تو ہے دوست کی بات کا زور تو کیا</p>   |
| <p>۶۴<br/>ہو کے خوش احمد مختار کو راضی کیجے<br/>بندہ خالص ہوں میں بندہ نوازی کیجے</p>                                                                             | <p>۱۷<br/>تجھے راضی ہوں میں اب خالق اکبر کی قسم<br/>روح زہر کی قسم نفس پیسہ کی قسم</p>                                                                       |

|                                                                                                                                                                         |                                                                                                                                                                            |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         ہر سہ کے کا یقین ان آئے<br/>         میں نہاتا ہوں تجھے کھنچتے ہو<br/>         اسے ہر کوئی بھی نہ کہے<br/>         کچھ تھا روز ازل کے رسم و رنج</p>  | <p>۲۶<br/>         شکر بے بین نہ بھولو گارفتار<br/>         ہر تیرے رشتہ کے قریب ہو گیا<br/>         رشتہ غریب میں ہو کس طرح<br/>         آج ہونے لگی خود میں موت تیری</p> |
| <p>۲۷<br/>         مرتب کیا یہ تیرے واسطے کم ہے یہاں<br/>         نام تیرا بھی شہید دن میں رقم ہے یہاں</p>                                                              | <p>۲۸<br/>         عیش و عشرت کا تیرے واسطے سامان ہوگا<br/>         آج تو یقین پاک کا مچھان ہوگا</p>                                                                       |
| <p>۲۹<br/>         اب کوئی نہ کہے اب تم کو کون<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت</p> | <p>۳۰<br/>         اب کوئی نہ کہے اب تم کو کون<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت</p>    |
| <p>۳۱<br/>         اس مصیبت میں رفیق ایسے کہاں ہوں<br/>         اب کوئی دم میں یہ نظر نہ ہاں ہوں</p>                                                                    | <p>۳۲<br/>         شکر بے بین مجھے ملاقات نہیں ہونے کی<br/>         آج دنیا میں بچے رات نہیں ہونے کی</p>                                                                   |
| <p>۳۳<br/>         اب کوئی نہ کہے اب تم کو کون<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت</p> | <p>۳۴<br/>         اب کوئی نہ کہے اب تم کو کون<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت<br/>         یہاں میں یہ ہے عیش و عشرت</p>    |
| <p>۳۵<br/>         دشت پر مول یہ یا شکر وطن ان کا ہے<br/>         یہ وہ ہیں دامن صحرای کفن جن کا ہے</p>                                                                 | <p>۳۶<br/>         شکر بے بین مجھے ملاقات نہیں ہونے کی<br/>         آج دنیا میں بچے رات نہیں ہونے کی</p>                                                                   |

|                                                                                                                                                                                          |                                                                                                                                                                                                                 |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۱۸<br/>         ہزار دہائے نجات ہو ابراہیم<br/>         مومن زون دل میں جناب کی توفیق<br/>         ہوئے نامہ اعمال سے سب سے گستا<br/>         ب اجازت بھی مجھے دینے کی بارگاہ</p>    | <p>۱۱۷<br/>         مصلحت تیری<br/>         بیٹھے ہوئے میدان میں وہ صفیاء<br/>         ہو کر مومن بن کر ہو کر دلا در آیا<br/>         بزور دین مومن بن کر خفیہ کیا<br/>         بولا بوال وحش میر کا در آیا</p> |
| <p>۱۱۹<br/>         موت آجائے تو پھر زیت کا سامان ہو جائے<br/>         تیغ کا گھاٹ مجھے چشمہ حیوان ہو جائے</p>                                                                           | <p>۱۱۶<br/>         اگر چہ اب پہلے سے تیور نہیں وہ طوہرین<br/>         یہ وہی سردار ہے کوئی اور نہیں</p>                                                                                                        |
| <p>۱۲۰<br/>         شہرے فرمایا زور جبر تو کرے حق<br/>         غیبت ہے کوئی دم کو نہ جانی<br/>         تجھے بھر ہوگی لاقاقت کو نہ جانی<br/>         مین کہان در یہ پھر جبرست جناب کی</p> | <p>۱۱۵<br/>         روکنے کے لئے غازی کی بڑی بات<br/>         تھیں دوہر کی برصغیر کی مہر کی<br/>         ایک گویاں در سنان شہر کی<br/>         ہو گئیں تھیں علم ایچھے کے لاکھ بون</p>                           |
| <p>۱۲۱<br/>         مل گئے سے تو میر سے جانہ نخل کر کے بچے<br/>         مین تجھے دیکھ لوں تو دیکھ لے جی بھر کے مجھے</p>                                                                  | <p>۱۱۴<br/>         بر تھپیان تو لے ہر اک سمت سے خوشخوار بڑی<br/>         دوش پر پیسے کمانوں کو خطا کار بڑی</p>                                                                                                 |
| <p>۱۲۲<br/>         روئے آپ سے سکر تو ایک پیر<br/>         آپ نے اپنے خاصہ فاضلہ کو کر<br/>         شہر بہا غازی کیلئے لاکھ<br/>         شہر شاہ مین ماتم ہوا سکر تیر</p>                | <p>۱۱۳<br/>         لکھنا م سے حق دل میں جو رہا کی<br/>         سر نہ ہو جاتا تھا شہر شہر کی<br/>         شہر محشر کے شہر سے لاکھ لاکھ<br/>         ہاتھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ</p>                           |
| <p>۱۲۳<br/>         مرید پئے رزم روانہ ہو میسہ کی طرف<br/>         دیکھتا جاتا تھا مگر شہر دیشا کی طرف</p>                                                                               | <p>۱۱۲<br/>         ہار یوں کو نہ کسی سمت امان ملتی تھی<br/>         ہر گزے پڑتے تھے ٹاپوں سے زمین ملتی تھی</p>                                                                                                 |

|                                                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                                                         |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جھوٹ دہب کے ر ہوا جبری ماتحت<br/>         شتان سب رستہ نہا کی وہ کہہ آتھا<br/>         ۱۱۰ ہنچے کی چوڑا زین کہ نہیں پاتھا<br/>         دوسے قول کے توار کو رہ جاتا تھا</p>        | <p>پہچان بڑھ کے کوئی شہادت نہ تھی<br/>         وار سے اس کے کوئی کے تختہ بازی تھا<br/>         تیغ کے بل سے کوئی چوند چیت نہ تھا<br/>         اور توڑ کر یہ نہ کہم سب تہا جی نہ تھا</p> |
| <p>پچھین کر خود وزہ تیغ دس پرے کے پھرون<br/>         تعالیٰ طلب پر سعد کا سرے کے پھرون</p>                                                                                           | <p>چال تھی وہ کہ رسم سحری چلتی تھی<br/>         برق و سر سر کے کیجے پر چھری چلتی تھی</p>                                                                                                |
| <p>مکھڑا راز تھا جو کس نیک<br/>         پیش و پیش راست چھپ تھا نور کا شہا<br/>         خون میں ترکہیں راگ کہیں جس ہوا<br/>         بھگتے پھرتے تھے میر انج سب دھوا</p>               | <p>بڑا لگ تھا تو فی سے بوجھ کم ہوا<br/>         برق کیلکوں چل رہے تھے خود کھوا<br/>         سہی سر پہ کی گاہ و زون کہ نہا تھا کھوا<br/>         دل سے کہتا تھا کہ نہ سب کھوا</p>        |
| <p>راہ سے جان پکا کر نہ اگر مٹ جاتے<br/>         پاؤں ناقون کے بھی گہوڑی طرح کٹ جاتے</p>                                                                                             | <p>تاب کیا ہے جو زور روکے لے جیجوں کج<br/>         پہا ند جاؤں جو ملے متعہ گردوں کج</p>                                                                                                 |
| <p>عجب سے کوئی شقی انھو تاجی تھا<br/>         تیغ کے منہ پر سحر کوئی آتھی تھا<br/>         ترس میں ضرب کا موت کوئی پاتھی تھا<br/>         ہاتھ صعد کا تو خالی کبی جاتا ہی نہ تھا</p> | <p>تھکنا پاون سے ہے خون میں کس کھلا<br/>         دم زور جی زلیا دم کو چوند کس کھلا<br/>         دیا جی کیلکوں صعد کہم کہم کے کھلا</p>                                                   |
| <p>کر کے گہوڑوں سے جونی النار ہوے جاؤ تھے<br/>         چارہ کٹوے معر ر ہوا رہوے جاؤ تھے</p>                                                                                          | <p>ہو گیا پار صفوں کے وہ عجب سرعت ہو<br/>         رو گئے دیکھتے منہ نقش قدم حیرت ہو</p>                                                                                                 |

|                                                                                                                                                              |                                                                                                                                                                |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۲<br/>ان تک خون کھجور لی نہیں بل چلی<br/>اور پھر ہستی میں راکب کے ہی بل چلی<br/>نار شو کو ہے لکھی ہے پھیل بل چلی<br/>چال وہ داری وہ یاں سس دی</p>        | <p>۲۳<br/>پہم صغین کر نیو ستر اودہ صفیہ<br/>اوسکو بیو کم کیا خون میں اسے تر کیا<br/>اجی اوس صغین تھا افسانہ کو کر کیا<br/>سمریہ کہتے تھے یہی خاک پہ کب گیا</p> |
| <p>۲۴<br/>سٹریں اتر اڑی ہین حر کے گیسو کی طرح<br/>خامد بل کرتا ہے شاخ سرا ہو کی طرح</p>                                                                      | <p>۲۵<br/>جان لینا ملک الموت کو دشوار نہیں<br/>ہات میں مرگ مفاجات ہے تلوار نہیں</p>                                                                            |
| <p>۲۶<br/>دانی حسن کے سانچے میں آتا تھا دیند<br/>مشت سے اوسے ہوئی زین کی پختہ<br/>چال سہول خدائی تھی طرار کھیند<br/>ہر اشارے سے وہ واقف تھا پورا دیند</p>    | <p>۲۷<br/>مرتب وہ ضرب کبوتر اٹھنے لگے تیرن<br/>ہات وہ ہات جو پتہ کو روئیں تیرن<br/>دیند وہ تیرنے سے لاگ رگ گردن<br/>تھے وہ جو کہ پوری بھائی چھن</p>            |
| <p>۲۸<br/>غرم راکب کا سمجھتا تھا عجب گھوڑا تھا<br/>اونٹلیوں کی حرکت اوسکے لگوڑا تھا</p>                                                                      | <p>۲۹<br/>ول کو سہل کئے دیتے تھے اشارے اوسکو<br/>جان دیکر بھی ٹپتے رہے مارے اوسکو</p>                                                                          |
| <p>۳۰<br/>پہل ساجم زانست و بھرا گل کھول<br/>بان تھی روشنی کج کج کج کج کج کج<br/>نہیں صغین اوس میں نہ تھی کج کج کج کج<br/>نہیں کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p> | <p>۳۱<br/>دور کا شے اوسکی جودہ بڑھان<br/>ادبیل پارکے اوسے تہن کیم<br/>اوسری سوم تہہ وہ چھو دکن کیم<br/>کھات کرتا حسین پھر کج کج کج کج</p>                      |
| <p>۳۲<br/>میں جتنے تھے جواں کس سیدیاں اوسکو<br/>اوسے سے دیکھتے وہاں میں تہن بران اوسکو</p>                                                                   | <p>۳۳<br/>موقلم بن کے مرقع دم ہر سجا کھینچا<br/>جب چلی وہ ملک الموت کا نقشا پہنچا</p>                                                                          |

|                                                                                                                                            |                                                                                                                                            |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>عالم<br/>برق کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور</p>                | <p>عالم<br/>برق کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور<br/>چشم کی برق زلف رانی اور</p>                |
| <p>عالم<br/>برق کے سانچے میں صانع نے اوسو ڈھالا تھا<br/>جب اوٹھی کاٹ کے مقتول کا منہ کالا تھا</p>                                          | <p>عالم<br/>اپنے کشتوں کو تر پتا ہوا وہ چھوڑ چلی<br/>رحم آئے نہ کہیں اس لئے منہ موڑ چلی</p>                                                |
| <p>عالم<br/>جب توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا</p> | <p>عالم<br/>جب توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا</p> |
| <p>عالم<br/>جب تک میان بھی شرم کے وہ دام میں تھی<br/>سب حجاب اوٹھ گیا جب جلوگہ عام میں تھی</p>                                             | <p>عالم<br/>پیرہ گری شرق میں مغرب میں وہ جا رہی تھی<br/>اتھ کے یہ ابر میں چلی وہ فلاں پر چلی</p>                                           |
| <p>عالم<br/>جب توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا</p> | <p>عالم<br/>جب توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا<br/>توبیہ میں کراہ کر شہر انشا</p> |
| <p>عالم<br/>کھلی گھونگٹ سی حودہ ابروئے جانان کی طرح<br/>ذراے جوہر کے چمک نے لگے افشان کی طرح</p>                                           | <p>عالم<br/>چھونک دینے کے لئے برق شریر بار بھی ڈ<br/>اگ پانی میں لگا دینے کو تیس رتھی وہ</p>                                               |



|                                                                                                                                            |                                                                                                                               |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>مرثیہ<br/>         زور کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         مگر کئی بھی مینوں کی تیرہ سازی<br/>         مگر ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p> | <p>مرثیہ<br/>         ہر جہت سے بد و نیک<br/>         ہر وقت کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p> |
| <p>مرثیہ<br/>         ان میں ہر اک شقی جائے امان و مہم نہ تھا<br/>         نہ وہ شہباز اہل علم جان و مہم نہ تھا</p>                        | <p>مرثیہ<br/>         بہا گئی پھر تھی ہے فوج ستم آرا و کمین<br/>         حُر نے کیا کام کیا ہے یہ تماشا و کمین</p>            |
| <p>مرثیہ<br/>         ہر جہت سے بد و نیک<br/>         ہر وقت کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p>              | <p>مرثیہ<br/>         ہر جہت سے بد و نیک<br/>         ہر وقت کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p> |
| <p>مرثیہ<br/>         اس طرف گاہ کہیں سے کے اوپر جاتا ہے<br/>         خیر شاہ کی جانب سے گزر جاتا ہے</p>                                   | <p>مرثیہ<br/>         خوف سے حال زبان سے کہتا ہے<br/>         سب تصدق میرے سوا تیری سرکار کا ہے</p>                           |
| <p>مرثیہ<br/>         ہر جہت سے بد و نیک<br/>         ہر وقت کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p>              | <p>مرثیہ<br/>         ہر جہت سے بد و نیک<br/>         ہر وقت کم نہ ہو دو درجہ باز<br/>         ہر ایک کے ہونے کا ہونا کڑی</p> |
| <p>مرثیہ<br/>         گہیرے میں دشمن فاعل کے پیاروں کو<br/>         حق سلامت رکھے بیس کے مددگاروں کو</p>                                   | <p>مرثیہ<br/>         یہ میں کہتے نہیں یہ لوگ گہنگار نہیں<br/>         قس اس طرح ہوں اس کا یہی روادار نہیں</p>                |

|                                                                                                                                                          |                                                                                                                                                             |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>شادی<br/>بہو استے بی بی دکن فانی فرخ<br/>بہو ہے پیر مکی سیر اور کیا احوال<br/>جنگ ہے فتح ہزاران بہو ہے تلوار<br/>پیکار میں کہ زمین ہے تجا ب علم</p>   | <p>شادی<br/>بہو ہے شورش گراشت فرس کرد و جوار<br/>بہو ہے شیب رودانہوئے سلطان<br/>دیکھا جوان کو ہے پتہ نفس کا معراج<br/>خون میں عاشق بن گیا کو پا لعل لعل</p> |
| <p>بہو کن کن کے ابائے اہل ستم کو مجھ سے<br/>پتہ میں ماتھا اوٹھا لون تو ستم کو مجھ سے</p>                                                                 | <p>آکے بالین پر شمشیر ب دلا روئے<br/>ہل گیا عرش برین یون شہ دار روئے</p>                                                                                    |
| <p>شادی<br/>یہ تو کی صدا لے کر کیا کیا<br/>کو خون بہا ہے ہو سکتے جو وہ کھل گیا<br/>تیرا تو ہے ہو سکتا ہیں فدا کیا<br/>نہاں تانے ہوئے تو ہے ہوئے تورا</p> | <p>شادی<br/>کہہ دیا ہے زانوئے وفا کا کمر<br/>بال کہہ ہے ہو کلا کر دوزخ<br/>خاک و خون دھو کے رخسارے دیا<br/>روس کا جہاں حسن آبادی کا کمر</p>                 |
| <p>سر و مہری سے کوئی اسپ گوگرما کے بڑا ہوا<br/>لی کند ایک نے اور غیظ سے بل کہا کے بڑا ہوا</p>                                                            | <p>آخری مجھے ملاقات تو کر لے بھائی<br/>مرتے دم منہ سے کوئی بات تو کر لے بھائی</p>                                                                           |
| <p>شادی<br/>دکن کا بی بی قہر و کرم<br/>آگے اور سترین دور تھے عجب اثر<br/>نہاں و خج و خج کے چھنے لگے در<br/>پتہ خون کو بہتا تھا کھو کو کھو</p>            | <p>شادی<br/>بڑے جبار جسیری تہا م کے بازو کا<br/>تجا غفلت یہ دم گ نہیں بنایا<br/>کس کے زانوئے سے کھول دیا کھو کھو<br/>اتھکے کہو نہ لگا دیتے زمین کو کھو</p>  |
| <p>بر بھیاں تن کے جو کہا میں تو جگر تک پہنچیں<br/>نیغین جہاتی پر جبرو کین تو کمر تک پہنچیں</p>                                                           | <p>حشر تک تھکوا اسی دشت میں اب رہنا ہے<br/>عرض کو قبلہ کو زمین سے جو کہنا ہے</p>                                                                            |

|                                                                                                                                                                                                 |                                                                                                                                                                                                  |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۲<br/>         یہ حق سنا دلا ہو شوق بہار<br/>         زکریا کی سیبا کر دے بین شہنا زلف<br/>         باغی اکرم وجیب س بجیں گریہ کن<br/>         یکسر زلف اتھوسے بے زلف توتہ</p>             | <p>۲۱۱<br/>         بہار زلفوں سے بہا ہو جو تھا تھکت<br/>         حور ملک زلف اتھو کر کہ غصہ یون<br/>         دوش پدشاہ کے غازی کی دنی گریہ کن<br/>         خاک اپڑا دیا جاتا تھا جب کہ دامن</p> |
| <p>۲۱۳<br/>         مسکاتا مہا دنیا سے گیا جنت میں<br/>         وہ گیا داغ جسدانی کا دل حضرت میں</p>                                                                                            | <p>۲۱۰<br/>         خون میں تر باغ وفا کا گل تازہ آیا ہے<br/>         اس طرح سے در دولت پہ جہنم آ گیا ہے</p>                                                                                     |
| <p>۲۱۴<br/>         وصل محمودان کا چوہا بہار<br/>         حشر دوس کا پایا صد غنیمتین<br/>         بڑ گیا ملک شہر بجی موتین<br/>         فاطمہ کا اوسے روال لافعتین</p>                          | <p>۲۱۵<br/>         اس سببیں یہ بجی ہوئے میں غنیمتین<br/>         رگ خستہ بن نام پہاڑ نیک صہبت<br/>         ایک صہبتی شمش دروزہ عزت<br/>         ایک باکھشت میں وہ تہا کہے یون کی پست</p>        |
| <p>۲۱۶<br/>         گرد میں لے لے اوسے سید والا اوٹھے<br/>         اسے زبہ بخت کر اس طرح سے لاشا اوٹھے</p>                                                                                      | <p>۲۱۷<br/>         اوکی کیا بات خدا کے طرف سے ہو جائے<br/>         حر کی ممکن ہو سلامی تو شرف ہو جائے</p>                                                                                       |
| <p>۲۱۷<br/>         لاش تھکت علی اکبر چوہا بہار<br/>         بہار میتی رعد ار جبرنی نے پکار<br/>         زبہ بخت تارک تگ دوسے کد ان پکار<br/>         بہار تہا کہے پتہ ہا زین پہ شمشیر پکار</p> |                                                                                                                                                                                                  |
| <p>۲۱۸<br/>         اسلمہ کے روانہ ہوا گھوڑا حشر کا ہے<br/>         پیسے حشر ہا مسر آگے جنازہ حشر کا ہے</p>                                                                                     |                                                                                                                                                                                                  |

|                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                        |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>بہائی کی لاش پہ روزِ بزمِ شاد<br/>بہاؤی کی پرت اور سر سے لگی جاتی ہے<br/>بہاؤی کی زمین وہ زمین ہے جس کی غم آتی ہے<br/>بہاؤی کی زمین کو ہے شہرِ شاد</p> | <p>بہاؤی کی زمین کو ہے شہرِ شاد<br/>بہاؤی کی زمین کو ہے شہرِ شاد<br/>بہاؤی کی زمین کو ہے شہرِ شاد<br/>بہاؤی کی زمین کو ہے شہرِ شاد</p>                 |
| <p>گھر سے باہر جو وہ بھوسے سے نہیں نکلی ہے<br/>سو جگہ پاؤں سے نفست کی زمین نکلی ہے</p>                                                                    | <p>کون اوٹھائیگا اس آوارہ وطن کا لاشہ<br/>بہائی سے پہلے ہی اوٹھ جائیگا لاشہ</p>                                                                        |
| <p>بہاؤی کی لاش کو دیکھ کر<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو</p>    | <p>بہاؤی کی لاش کو دیکھ کر<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو</p> |
| <p>اک طرف مات کو تھی شاہ کی دستِ تر تھامے<br/>ساتھ ففسہ بھی چلی گوشہ چادر تھامے</p>                                                                       | <p>کل تنگ رہتی تھی خیموں میں امیر و بکلی طرح<br/>آج میں خاک پہ بیٹھو گی فقیر و بکلی طرح</p>                                                            |
| <p>بہاؤی کی لاش کو دیکھ کر<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو</p>    | <p>بہاؤی کی لاش کو دیکھ کر<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو<br/>روئے کی تھی بتاؤ تو بہاؤی کی لاش کو</p> |
| <p>بہاؤی کو سامنے سے میرے ہٹ لو لوگو<br/>کس طرف لاش سب بیپاکی مبتلا لوگو</p>                                                                              | <p>اس سے بھی بڑے بھلا اور کوئی ذلت مہوگی<br/>نام نہانا کا جو لوگوں کی توقارت مہوگی</p>                                                                 |

|                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                           |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۲۱<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |
| <p>۲۲<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۲۳<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |
| <p>۲۴<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۲۵<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |
| <p>۲۶<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۲۷<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |
| <p>۲۸<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۲۹<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |
| <p>۳۰<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> | <p>۳۱<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے<br/>         ہر کس کی بھلائی کے لئے</p> |

|                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                           |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۳<br/>سکھتا ہوں کہ انہوں نے گلزارِ کبریا<br/>سکھ کر باؤنے بھارتوں بن پڑی تھی<br/>تیرا کر بیٹے کو لے لے یہ کچھ صوہا<br/>تھاپ پڑاوت بھی ہے تیری بہن غنا</p>  | <p>۲۳<br/>کرتہ نیک ہے چلتے کہ تو شرمین<br/>خاک اور خون میں گودہ لگتے ہیں<br/>نزدیک پاس نہ بستی کی مومن کی توین<br/>چلنے کے کو کہہ جائے یہ ناشاد و زین</p> |
| <p>۲۴<br/>اپنی مان جا کی جی اس تھی وہ توڑ گئے<br/>قید ہونے اسے پردیس میں تم چھوڑ گئے</p>                                                                       | <p>۲۴<br/>آپ تو آج کی شب حسد میں مصمان ہو گئے<br/>ہم اسیر و نکی طرح داخل زندان ہو گئے</p>                                                                 |
| <p>۲۵<br/>تباہ قسمت میں تھے نہ دین سے کیا<br/>ہوئے غصے نہ وہ بیت کے کن پر کیا<br/>بچھڑاتے خبر شاہ قون سے کیو نہ<br/>دین سب سے تو بھاہوئے بن سے کیو</p>         | <p>۲۵<br/>تجسس کچھ شہ والا میر<br/>نسے خون بہکے غلٹا کچھ میر<br/>قتل سیدان سے مرزا کبھی میر<br/>موت آج کہ یہ کیا ہے جی میر</p>                            |
| <p>۲۶<br/>قتل پیاسا ہی کیا غامہ کے پیاروں کو<br/>ہائے کچھ شرم نہیں شام کے سرداروں کو</p>                                                                       | <p>۲۶<br/>اوسکو سمجھاؤں کہ بچوں کا بلکنا دیکھوں<br/>بہائی کس طرح میں بہاوج کا زڈا پادیکھوں</p>                                                            |
| <p>۲۷<br/>تیرے چیتائی ہوں پر توں مرنے کی غیا<br/>تجھ کو پارس میں برابر کیا ہے غیا<br/>ہوں میں بن پایہ کی بان کی یہ کرکھی<br/>کون ارش برہان میں راحت کو کھا</p> | <p>۲۷<br/>ابا جان آج یہ تیرے صداائے زین<br/>بہ گنہ گم سے پچھلے کا اے زین<br/>رو کے ان کو نہ اب درو لا اے زین<br/>میں موجود ہوں تو نیچے میں جا اے زین</p>  |
| <p>۲۸<br/>کس کو داغ اپنے کھجے کے دکھائے ہیں<br/>آج امان کو کہاں ڈھونڈنے جائے ہیں</p>                                                                           | <p>۲۸<br/>خواب راحت میں ہے اب گیسوؤں والا میر<br/>توے رونے سے نہ جی اوٹھے گا پیارا میرا</p>                                                               |



|                                                                                                                                                               |                                                                                                                                                  |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>کے سب لوشے کو شاہِ زمزم کی سکا<br/>کوئی شے نہ لکھو کہ نہ نہیں چھڑی نہ<br/>بہا بجا دے کے ہوتے دھندلے وہ بیکار<br/>جتنے تھے اہلِ حرم کو کہو بس اپنے ہمار</p> | <p>بہا بجا دے کو حرم کی لبت<br/>حکم جو مگرے بین عجب دل کا حال ہے<br/>نہیں دور گھر ہی بھی توقفِ محال ہے<br/>کہتے ہیں اب تو ہمیں یہ دشتِ بھوکا</p> |
| <p>ختم ہو جد سفرِ نعل و گہر پائین گے<br/>حاکمِ شام کے دربار سے زربائین گے</p>                                                                                 | <p>خادم کو حکم ہے کہ یہ کھدے پکار کے<br/>روباہ شیر ہو گئے بچے کو مار کے</p>                                                                      |
| <p>کہوں نہ ہوا اک پیمبر میں غنا و ناز<br/>اگر میں بھلے ہو میں راہِ تفتیشِ ناز<br/>بھیکار کیلئے ڈرا تے تھے تم سب نازی<br/>بچے میدانِ گہر اکے چلے اک باہی</p>   | <p>کہوں نہ بچے یہ بینِ شیرِ ابدار<br/>رہے ہیں ات بارہ پہ بے غم کار<br/>ان حسن کی یاد میں دل سے جو پھوٹا<br/>روہ کے انگ پڑتے بہت پیارا</p>        |
| <p>شمر کہتا تھا کہ رحم ان پہ نہ کہاے کوئی نہ<br/>ہاں خبر دار نخل جانے نہ پائے کوئی نہ</p>                                                                     | <p>انگھیں لہو کی بوند ہین چن چیں بھی ہے<br/>غصے میں آج اولیٰ ہوئی آئین بھی ہے</p>                                                                |
| <p>اور کیا کہ اس کے ہون جان یا وہ نہیں سمجھتا<br/>بہان لائے پہلنے لگے پاؤں میں<br/>ڈھری دے کہیں کے لگے میں زنجیر<br/>انجانی تھی ایک ایک سنہ کی عمر ہے</p>     | <p>بہشت میں ان کی تبت کے ارق و قنوج<br/>افواں قمار کے قلم سے کیا خط<br/>وقتِ زانی اپنی کسی نہ یہ جا<br/>ان کے مقبضین دیکھتے ہیں تیرا</p>         |
| <p>ہر کس بات کی ہے تیغِ جفا حاضر ہے<br/>برے بیار کے زنیب کا گلا حاضر ہے</p>                                                                                   | <p>تواری ان کی جب نہ سمائے نیام میں<br/>ہل چل نہ کیوں پڑے سپہِ رشام میں</p>                                                                      |

|                                                                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                                                                |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۲<br/>         ان کے ثبات کی تو تم کہہ دے<br/>         ارب جی تم ہو گیا عورت بھی پاخال<br/>         حوکیا تو ہو گئیں جو میں ہوں دل</p>                                                           | <p>۲۱<br/>         عورت پکارتی ہے کہ غم میں تیر ہے<br/>         دستا نے کور ہے بن کر تم بھی اڑ ہے<br/>         دل کو ہوس ہے مرگ کی جینے سے پہلے<br/>         دھن فطیہ علم شہزاد کی دیر ہے</p>  |
| <p>خیر کا حال آئینہ روز مصاف تھا<br/>         کہنتے ہی ذوالفقار کے میدان صاف تھا</p>                                                                                                                 | <p>کب سے کھڑا ہے دیوہری پہ گھوڑا کسا ہوا<br/>         خورشید سے یال کی ہے بیابان بسا ہوا</p>                                                                                                   |
| <p>۲۰<br/>         کہتے ہیں انتقام زمین گن ہے<br/>         عوام پر ہے ہاتھ صفوں پر لگا ہے<br/>         آسمان بھوسے میں آنکھوں میں دریا ہے</p>                                                        | <p>۱۹<br/>         کہتے ہیں ملک شہزاد<br/>         یک جہاں ہے گھر میں کچھ انکی زمین تیر<br/>         بی بی بہ نکال بیگیا ای دو چھوڑ<br/>         بننے پر ہاتھ زرم کے میدان پر کھڑا</p>         |
| <p>رک تے ہیں کب کسی سے یہ شوق جہاد میں<br/>         یتاب دل ہے گود کے پالے کی یاد میں</p>                                                                                                            | <p>رہنے پر ہیں تلے ہوئے عزم استوار ہے<br/>         زوجہ کا آفس ہے نہ سکنے کا پیار ہے</p>                                                                                                       |
| <p>۱۸<br/>         مزار ہے میں دل میں محب بیگنا ہو رہا<br/>         رشتے میں بچے ایک سے جب بچے ہو رہا<br/>         آٹے بھی پاخال میں کیا غم دو رہا<br/>         پیسے میں تین روز سے ٹھہرے ہو رہا</p> | <p>۱۷<br/>         بچہ سو پکڑ چپ لڑت تو برا رہا<br/>         بھل کر بڑی ہیں کوڑا سے کیا رہا<br/>         دل ہوش ہاتھ جوڑا اسے فاقہ تو رہا<br/>         ہوسے کوڑا بھی جاگئے نہ میدان تو رہا</p> |
| <p>میں باگ جب تو فوج کی کیا کائنات ہے<br/>         لاپرواہ میں اس کے گھوڑے کی نھر فرات ہے</p>                                                                                                        | <p>رحمت مجھے دلائے ہیں اب آپ کد کریں<br/>         جی جاؤں میں حضور جرمیری در کریں</p>                                                                                                          |

|                                                                                                                                                            |                                                                                                                                                                              |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>تجربہ کی روح مہلک رکاوٹ<br/>زہر کی روح پاک لاجپور کا واسطہ<br/>حضرت کو خون جگر کا واسطہ<br/>بکھر کا واسطہ علی الصبح کا واسطہ</p>                 | <p>۲۱<br/>آواز دھننی پیرین کوئی دیر<br/>یارب شیشہ صغیر بھیا ہے بڑی<br/>حرف خوان ہے صبح سے لکھ لکھ لکھ<br/>پاں آج ہوتی ہے کیتی رہی بھری</p>                                   |
| <p>کب تک نیکیے گا سفارش امام سے<br/>دلوائے رضا مجھے شاہ امام سے</p>                                                                                        | <p>۲۲<br/>لٹتی ہوں کر بلا میں دہائی قبول کی ہے<br/>ہوتی ہے یکس آج تو ابھی رسول کی ہے</p>                                                                                     |
| <p>۲۱<br/>گہرائی کے اندھ کھڑی ہوئیں زینب عجب<br/>پہلا کے تھوڑے ہیں کبھی نا پاؤں<br/>میتا ہے تھوڑے ہیں کبھی نا پاؤں<br/>پتلی کہاں اور بھی جاتے رہتے ہیں</p> | <p>۲۲<br/>پتلی دو چرخ کی لائیں میں نثار<br/>آواز دھننی پیرین کوئی دیر<br/>یارب شیشہ صغیر بھیا ہے بڑی<br/>حرف خوان ہے صبح سے لکھ لکھ لکھ<br/>پاں آج ہوتی ہے کیتی رہی بھری</p> |
| <p>میں خیر نامی تھی علی کے نشان کی<br/>تصویر ہو تھیں تو میرے بابا جان کی</p>                                                                               | <p>۲۳<br/>کیوتی ہوں تھ سے میں پردہ کی کوئی<br/>ہے کہ کہاں سے لاؤ گی پھر پیارے بہائی کو</p>                                                                                   |
| <p>۲۲<br/>تجربہ کا چیل گیا میرے چکر پہ<br/>جی بنا ہوئی ہے اب شمع ار<br/>بے بہ سحر میں روکے سحر تو بڑا<br/>دلدادن تو کورن کی رضا کی کیلئے</p>               | <p>۲۳<br/>جانب ہے حق ہونے کو جید کا فوہال<br/>بے توش خون لکھنے کیونکہ فوہال<br/>امانتیں کے چاند پائے کو ہے ذرا<br/>بوجھنے کا یہ بھول ساجھو ہوئی حال</p>                      |
| <p>کس طرح صبر آگیا زہر کی جالی کو<br/>ہوتا ہے کوئی تھ سے بھی پیارے بہائی کو</p>                                                                            | <p>۲۴<br/>بچے تیم ہوتے ہیں اب گھرا جاڑے<br/>بہاؤ جان چھاتی پہ میری پہاڑے</p>                                                                                                 |

|                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                                            |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۱۱<br/>         دنیا سے آنی چہ راکو کی ہے<br/>         انہیں ہے جہان مہ نور کا کو کی ہے<br/>         آغوش کے لیے کا خضم کا کو کی ہے<br/>         رخت ہے روح کی کہ برادر کا کو کی ہے</p> | <p>۱۱۲<br/>         ہوتا ہے غم ہے بہانی کے دل پر<br/>         کیا اپنے رونے کا مجھے چہ نہیں ہے<br/>         مین جانتا ہوں کہ ہے جہاں بات کا حق<br/>         الفت کا ہرک دہان نہیں کہ ایک مرتی</p>          |
| <p>۱۱۳<br/>         کیا کیسی ہے صبح سے زیر کی جانی پر<br/>         صدقے اوتارے کو ہے مجھے پیارے بہانی پر</p>                                                                                | <p>۱۱۴<br/>         اب تک جو دی رفائہ انہیں کیا مراد تھی<br/>         اکبر سے جھکوان کی محبت زیاد تھی</p>                                                                                                  |
| <p>۱۱۵<br/>         خوار خوار ہو آپ پتہ پتہ ہوا ہے<br/>         رو کیے اب تہ حضرت والا ہے<br/>         مہرون روز ہے ہر کس پہ ہے غم کا ہے<br/>         اب ایک ہے وقت ہی ایسا ہوا ہے</p>      | <p>۱۱۶<br/>         چھلک نہیں مجھے علی اکبر سے انکار<br/>         اونٹنی میں اپنے درد جو کچھ نہیں تھا<br/>         ہم مجھ ہی جھکا کی جوانی تھی ناگوار<br/>         جانتے تھے جب کہیں مجھے رہتا تھا جلا</p> |
| <p>۱۱۷<br/>         ہے نہ چلا جہان سے حامل نشان کا<br/>         بازو قوی تھا جس سے میرے بہانی جان کا</p>                                                                                    | <p>۱۱۸<br/>         تاخیر آج کس لئے اے شیر ہو گئی<br/>         مین پر پھٹا تھا آنے مین کیوں دیر ہو گئی</p>                                                                                                 |
| <p>۱۱۹<br/>         زینب کہہ رہیں کہ اے ام دین<br/>         غافل میں اے ہونے کیسے غم دین<br/>         جہاں کو کہا ہے کہا خواہر سرورین<br/>         اب ان کے دل میں میری محبت درمیان</p>     | <p>۱۲۰<br/>         کہیے یہ بات فلک کو نہیں ہند<br/>         دنیا میں ایک جا پتہ زمین کے بہانی ہند<br/>         جو دنیا سے ہے دس کے سب جا لگتا<br/>         وہی نہ شاہ راہ اجل ہوتی ہے ہند</p>             |
| <p>۱۲۱<br/>         آگاہ ہے نہیں سے رحم کھڑے جاتے مین<br/>         سہلایہ شمنون مین مین چوڑے جاتے مین</p>                                                                                   | <p>۱۲۲<br/>         جس شئی کی تم تلاش کر دے گمان سے<br/>         شکل ہے اس ضعیفی مین بہانی جان سے</p>                                                                                                      |

|                                                                                                                                                                                                        |                                                                                                                                                                                                        |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۱<br/>         نہا ہو جب تو کی کس آفت کا مبتلا<br/>         نہا ہے ایسے وقت میں انجمنِ بیلا<br/>         جہان ہر دور و دیر سے خوش کا چلا<br/>         مجھ یا بہن سہا سہا ان کے لئے کھلا</p>        | <p>۱۲<br/>         بہر کی ہے یہ روح تو امین کی جان<br/>         ہر صفت سے مجھ کو میں افزائے جان<br/>         انجمنِ بیلا کی ہوتے ہیں سلطانِ انجمن<br/>         بچہ دی ہے بات دی ہے دی جان</p>          |
| <p>۱۳<br/>         جاتے ہیں اس توڑ کے یہ مجھ فقیر کی<br/>         بے چین ہوگی روحِ جنابِ امیر کی</p>                                                                                                   | <p>۱۴<br/>         ہوتا ہے بات بات میں شک و تراب کا<br/>         جلوہ رہے زمانے میں اس آفتاب کا</p>                                                                                                    |
| <p>۱۵<br/>         غافل نہ رہ کر دیا تیرا شامِ دین پر<br/>         رہنے سے پٹ کے شہنشاہِ دین پر<br/>         رہنے سے پٹ کے شہنشاہِ دین پر<br/>         رہنے سے پٹ کے شہنشاہِ دین پر</p>                | <p>۱۶<br/>         روفی فی دارین اسکے وہ غم کی تیرا<br/>         بوسہ چھو رکھا تو پوچھا کبھی کھار<br/>         ماسے کم بجائے تھے اس کا تیرا<br/>         کو دن آئین بکھلا تیرا اس کا تیرا</p>          |
| <p>۱۷<br/>         شکِ سکنیہ ہاتھ میں بھی اوس دلیر کے<br/>         یا بچہ غزال تھا بچے میں شیر کے</p>                                                                                                  | <p>۱۸<br/>         الفت سے سر پہ ہاتھ رکھا اوس دلیر نے<br/>         بارین گلے میں ڈال دین فتنہ کے شیر نے</p>                                                                                           |
| <p>۱۹<br/>         فتنہ کے بینے تھے کہ قیامت تھی انتھار<br/>         کہ کہ بھگدین بھگتی تھی اسے ہر کھنڈار<br/>         دیکھو انہوں نے ہذا تم کو سزا کار<br/>         صدمے کو سزا دینے بھگت سزا کار</p> | <p>۲۰<br/>         جی تھی بار بار بلالین پریشاں تر<br/>         از غم تھی پیار سے رب مجھ سے بد نظار<br/>         وقت نہیں تھی نہیں کہ ہو فتنہ ہمار<br/>         کہ زمین پہ کتنی تھی ہر دم وہ دھواں</p> |
| <p>۲۱<br/>         سرمایہ سکون دل بیتہ رہے<br/>         یہ شاہِ بل عطف کا چراغ مزار ہے</p>                                                                                                             | <p>۲۲<br/>         ممتاز ہے غور ہے نازک مزاج ہے<br/>         شہزادہ ہے میرا یہ میرے سر کا تاج ہے</p>                                                                                                   |

|                                                                                                                                                    |                                                                                   |                                                                                                                                                    |                                                                            |                                                                                                                                                   |                                                                                |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|
| <p>زود حال دیکھ کے غازی زہ کا<br/>جس کے اندر یہیے صاحب یکا کی<br/>کس لہر باجے جو اپنا بہشت رہا<br/>اے ہم ہے جہر خفا خدا میں تمہیں دیا</p>          | <p>آئے نہ رحم قلب سے شہ خاص و عام میں<br/>واو لگی آج رو کے نخل میرے کام میں</p>   | <p>جس نے زمانے میں سلطان فرما<br/>جسے غلام لاکھ خدا سے شہ زما<br/>وہ کہیں کہیں نہ دیکھتی ہوں ان سے یہاں<br/>صاحب دوست جو ہم کرے وقت اپنا</p>       | <p>تم خیر مانگتی رہو صاحب امام کی<br/>آفات بڑھ کے جان نہیں ہے غلام کی</p>  | <p>اچھا بلکہ کہتے تھے بابا کہ ہر چل<br/>خدا ہم پکارے تھے کہ قاتل ہم چل<br/>بولی سیکھنے اس ہیرے شہ کہ ہر چل<br/>ہے سب ہی کو چھوڑے تھا کہ ہر چل</p> | <p>زود جو کو رو تا چھوڑ کے غازی نخل گیا<br/>دامن چھڑا کے شیر مجازی نخل گیا</p> |
| <p>رخصت ہوئے اسم کے سو ذری<br/>میں شریعت ن فری سے تو دوزخ کی کبری<br/>مہر دے کو کھیرا تپتا دمان بارگہ نفس<br/>وہ بیا دسکی اکو امان وہ کلہ بستی</p> | <p>رکھا جو پاؤں بڑھ کے جری نے رکاب میں<br/>اک برق تھی کہ کوئدہ لگی اضطراب میں</p> | <p>سایہ وہ غل غل غل غل غل غل غل غل<br/>سایہ وہ غل غل غل غل غل غل غل غل<br/>سایہ وہ غل غل غل غل غل غل غل غل<br/>سایہ وہ غل غل غل غل غل غل غل غل</p> | <p>خات کہ رہے ہیں عجب اس کا بخت ہے<br/>پریان پکارتی ہیں سلیں کا بخت ہے</p> | <p>سے ہر مدارج دیکھا دے کمال آج<br/>ہر تہ ذریعت قلم کی ہو چل آج<br/>اعلا کے خن سے نرم کلمیدان ہوا آج<br/>گشتہ کچھ شے باز ہے کہ بے خیال آج</p>     | <p>آمد کو سنے شیر کی شکر میں دم نہیں<br/>خیر کے سر کے لڑائی یہ کم نہیں</p>     |

|                                                                                                                                                                                                       |                                                                                             |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۲۲</p> <p>دین رہا معصوم باد و نکلار ہے<br/>         از دم عودس فکر پہ دنی ہمار ہے<br/>         تیرین پہ لکھن ان کا کھٹا تار ہے<br/>         جو میست ہے وہ ملک در شاہوار ہے</p>                    | <p>وہ رزم ہو کہ بزم کا دل باغ باغ ہو -<br/>         لالہ کی طرح قلب پہ حامد کے داغ ہو -</p> |
| <p>۱۲۳</p> <p>دیکھا ہوا میں حضرت عباس کی صدا<br/>         سبک پہ سب کرا گئے پھر شیر کبرا<br/>         تیرا ہی تھے رعیت دی تھا دی ویا<br/>         دھوکا دیا تو یہ ہے کہ دلدل تھا بادیا</p>            | <p>توت کا فرق تھا نہ شجاعت کا فسق تھا<br/>         کچھ فرق تھا اگر تو امت کا فسق تھا</p>    |
| <p>۱۲۴</p> <p>آیت دوزبان مستم ذوالنفا<br/>         و کلمہ کے جوہر نکل چکے شعبار ہو<br/>         عجیب ہے رزم گاہ کا حال آشکار ہو<br/>         جو آن ملک کسی تہودہ کا رزار ہو</p>                       | <p>پانی ہوا دھکے شرم سے ہر موج آب کی<br/>         رہ جانے تیرے آگے روانی سحاب کی</p>        |
| <p>۱۲۵</p> <p>غلب اہل بیت کا انداز ہے شرم<br/>         شہر جو بہر ہے تو رشتہ ہے علم<br/>         تیر سے ادھوکہ کہیں نہ کیوں بانی ہو<br/>         یعنی کا تھا کا نہ ہے ہے از رو کم</p>                 | <p>رکن حطیم پر مین یہ پردے چلے ہوئے<br/>         یادوش مصطفیٰ پہ علی بیٹا کبرے ہوئے</p>     |
| <p>۱۲۶</p> <p>دعوت بہت ہے بلکہ مبارک ہو بڑی<br/>         جو مین شجاع کہتے ہیں خود کو کہیں بڑی<br/>         کیا مدد کی کہ رزم میں ہوتا ہے ہم سری<br/>         فضل خدا سے پیشہ ہے اپنا سگری</p>         | <p>جو ہر مین اپنی نظم میں تیغ اسیل کے<br/>         فقرے مین ببتائے ہوئے جبریل کے</p>        |
| <p>۱۲۷</p> <p>ہر صفت سے خواب میں بھی نہ باجمین کا<br/>         شرمندہ رہا کو دیکھ کے محمد مین کا نور<br/>         وہ روشنی کا ہوئی استین کا نور<br/>         پہ ہوتا تھا آسمان ہم ملک زمین کا نور</p> | <p>ارکبر فلک پہ واجب تقسیم ہو گیا<br/>         بے ندرت سے ستاروں میں تقسیم ہو گیا</p>       |

|                                                                                                                                                                       |                                                                                                                                                                                      |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>جس یادگار خائب آید<br/>     رزومرغ ہے عظیم الفیہ<br/>     تیرے نام پہلا بیتہ دنیہ ہے<br/>     پھر وہ لاکھ شے سرائے</p>                                             | <p>۴۴۴<br/>     رستم و دوزن جن کے عالم میں لایا گیا<br/>     اک شب کو ماں تائب ہے اک دو آفتاب<br/>     سرخی غضب کی چھائی ہوئی عالم تائب<br/>     شام کو ان سے نہ کہہ کر اسے جانے</p> |
| <p>منوع کو اشتیاق ہے جس کا وہ نور ہے<br/>     جلوہ یہ برق حسن صد کہ طور ہے</p>                                                                                        | <p>خطابہ سواد ہے گیسوئے حور کا ہے<br/>     صبح اہل طلحہ ہے روئے حضور کا ہے</p>                                                                                                       |
| <p>۴۴۵<br/>     جھوٹ وہ پائی ہے جو ہے عالم میں<br/>     ہیرت کا حسن وہ جھوٹا نور ہے<br/>     ہے صدر پاک جھوٹا انوار ہے<br/>     راست قیہ منزل روشک ازل</p>            | <p>۴۴۶<br/>     انسان ہے از رشتہ پر موتی پر نیک<br/>     سعد کا حسن دیکھ کے حیران میں لک<br/>     خاتم الایک تکتے ہے فیروزہ فلک<br/>     روشن جہاں کو کون نکسے اس کی جھلک</p>        |
| <p>کر لے نہ اقباس جو نور جناب کو<br/>     ہمداد کی طرح سے محاق آفتاب کو</p>                                                                                           | <p>کف میں جوتل ہے وہ یہ بیضا ضرور ہے<br/>     انگلی ہر ایک رشک وہ شمع طور ہے</p>                                                                                                     |
| <p>۴۴۷<br/>     گدگد میاق صبح سداست ہے کیا<br/>     یمن میں کہ شعلہ قوت کا دیوان<br/>     موتی کی قدر دان تو نے گے ہوا کیا<br/>     رہے یمن یہ قورج دین میں سداست</p> | <p>۴۴۸<br/>     چٹائی آئینہ ہے رخ اہم آئینہ<br/>     ہے مینہ آئینہ دل جان بد آئینہ<br/>     دشت آئینہ ہے اور جہاں آئینہ<br/>     فاق کے نور سے ہے نور آئینہ</p>                      |
| <p>اس سلاک آیدار کی شہرت بڑی ہوئی ہے<br/>     حور و نکی آنکھ رہتی ہے اسے لڑائی ہوئی ہے</p>                                                                            | <p>روشن ہے ضرور پر ایسی فیاض نہیں<br/>     غرضبید کو اس آئینہ خانے میں جا نہیں</p>                                                                                                   |

|                                                                                                                                                                     |                                                                                                                                                                  |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱<br/>کے جو دیباہ اور سنہ سے دایمہ ناز<br/>کرکیت تھے سکھستین اور پہلاں ناز<br/>پیر افغان کے دل میں نہ باقی عداوت<br/>جو کو کہیں تھے نہ کہیں تھے کدو</p>         | <p>۲۰<br/>ایک عجیب یہ جواب ہے ناچار<br/>تے ہی آتھ کہیں تھے تھے پتہ پتہ<br/>پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ<br/>پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>                       |
| <p>۲۲<br/>آمنوں میں ایک بھی تو نہ تھا اس جوان کی طرح<br/>چہرہ نہ رنگ اور گلیا زار گمان کی طرح</p>                                                                   | <p>۲۱<br/>خنجر پڑا تو خاک کا پیوند ہو گیا<br/>شہر و جہ سے پیچ علی بند ہو گیا</p>                                                                                 |
| <p>۲۳<br/>مجموعہ غلام و درویش و برون<br/>مختر ہو کب سے سین رو بہ چوں<br/>شاہوئے خدیوہ فلک بارگاہ چوں<br/>شاہوئے بڑے صاحب قبال چوں</p>                               | <p>۲۲<br/>مختر ہو کب سے سین رو بہ چوں<br/>شاہوئے خدیوہ فلک بارگاہ چوں<br/>شاہوئے بڑے صاحب قبال چوں<br/>شاہوئے بڑے صاحب قبال چوں</p>                              |
| <p>۲۴<br/>آج اپنا ہاتھ پرچم نسخ و ظفر پہ ہے<br/>ظن ہمارے ارج سعادت یہ سر پہ ہے</p>                                                                                  | <p>۲۳<br/>سب جانتے ہیں ابن شہ لائق غفلت میں<br/>بے جا علی نہ علی سے جدا ہوں میں</p>                                                                              |
| <p>۲۵<br/>خشت کے دروغ کی تمہیں کیا نہیں خبر<br/>عمران عید و سدا جہان میں نہ تھا خبر<br/>پتہ سے پتہ کی جو گری ڈال چو کر<br/>اک اونٹ کو ادھار کے کیا ہاتھ میں خبر</p> | <p>۲۴<br/>عمران عید و سدا جہان میں نہ تھا خبر<br/>پتہ سے پتہ کی جو گری ڈال چو کر<br/>اک اونٹ کو ادھار کے کیا ہاتھ میں خبر<br/>پتہ سے پتہ کی جو گری ڈال چو کر</p> |
| <p>۲۶<br/>یہ زور پر کہنہ تھا نہ حسنہ اب کو<br/>رستم کو مانتا تھا نہ افراسیاب کو</p>                                                                                 | <p>۲۵<br/>محبوئے ہودل سے شافع یوم الحساب کو<br/>کیا منہ دکھاو گے نہ رسالت تاب کو</p>                                                                             |

|                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                              |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۵<br/>         صلا مین ہے دوست دنیا کا اعتبار<br/>         بیزادوں سے رہتے ہیں خاندان کو کار<br/>         کتاب اسٹے بہر خوشن بین بھنا<br/>         دیکھو فقیر کتے بین ان کتے شہر یار</p>   | <p>۲۵<br/>         شہزاد کے لئے کتنی قدر بادشاہان<br/>         اوسوقت میر سے بہائی بھی موجود تھان<br/>         تہستے ہی بلائے جو ماسخی جوان<br/>         گہڑ سے کی باگ موٹے بیگا دیو گان</p> |
| <p>دونوں ایک حال ہے کیا انقلاب ہے<br/>         کیسی سڑاڑے دھرمین مٹی خراب ہے</p>                                                                                                               | <p>اک دم بھی رہ نہ سکتا وہ قبروس زین پر<br/>         سراوس کا لٹنا نظر آتا زمین پر</p>                                                                                                       |
| <p>۲۶<br/>         جن سے تھ ہوئے سلطان قوگر<br/>         مصر و فوج اب بھی ہیں شہزادان کوگر<br/>         نورد کبھی کیجئے جو تم آکر<br/>         دشمن بے فائدہ ان رسالت کا دگر</p>               | <p>۲۶<br/>         محل حسین کے لئے اوشش غلام<br/>         سردار شام سب زمین بیان اسید غلام<br/>         تھ بہا اسب رہ خاقین سید غلام<br/>         پہل پائے گا نہ کئے سرکار غلام</p>          |
| <p>حق کی نظر صف جہان میں جو ہو وہ مرد ہے<br/>         جواد سکی پیروی کرے وہ ہرزہ گرد ہے</p>                                                                                                    | <p>فرعون غرق ہو گیا ہامان نہیں رہا<br/>         تم کیا موجب خود سلیمان نہیں رہا</p>                                                                                                          |
| <p>۲۷<br/>         جو کو حب کرے نہ تھی شکر کی بادل<br/>         آقا شیب کو نیچے پھرتے وہ بھال<br/>         کہتا تھا لجا ابھی انا دم و ملک مال<br/>         کرتا تھا جھکو دولت دنیا سے سماں</p> | <p>۲۷<br/>         کارم کی سرکشی ہے بشر کے لئے گناہ<br/>         انجام کار بد نہیں انسان کی گناہ<br/>         خالق کے کہے جسے بھی کی ہے کھینچا<br/>         کھارے پیش اچھو کیا ہو بیاہ</p>   |
| <p>بے حد مصر تھا۔ یوں تو زوہ یادہ گوہٹا<br/>         چپ میں سے بڑا دانٹ دیا کینہ جوہٹا</p>                                                                                                     | <p>یکے کو ڈاٹا نے آئے تھے نہ دلیل یکے<br/>         اصحاب فیل و رجم ابلیس دیکے</p>                                                                                                            |

|                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                        |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۰<br/>         کس کے نام سے شہر خزان چکان<br/>         میز کو دیکھ کے یہ بولادہ چکان<br/>         ابلی کینہ پیاس سے ہے آج خزان<br/>         پتہ میں بڑے کھسے جو زنگی زبان</p> | <p>۴۱<br/>         دیکھ توئی سرور سے جو دیتے ارقم<br/>         چوہے خد و خفق کے ہونے کا رقم<br/>         زعفرانے چول کینے کے چوہے دوسم<br/>         باغ گلستان کیا وہ داد سے کسم</p>   |
| <p>واقف نہیں ہوتی ہستی کی کاٹ سے<br/>         گریز چاہتے ہو تو مٹ جاؤ گھاٹ سے</p>                                                                                                 | <p>۴۲<br/>         آئی بیمار گر زگران سر شربے<br/>         نیزے نہال ہو گئے شافین تہرے</p>                                                                                             |
| <p>۴۳<br/>         بچے محسن یہ نہیں ملتا سے<br/>         جان اپنی آپ دیتے ہیں کون ہوتا سے<br/>         ہر کو تو دشمنی ہے شش و شصت سے</p>                                          | <p>۴۴<br/>         شش و شصت ہیں زکریا پر شہزاد<br/>         سہا ہے سبیل لعل پاک پیران<br/>         ہر سبب آیت سے سچا ہوا پیران</p>                                                     |
| <p>پانی زدینگے ہم تو شہ تشہ کام کو<br/>         پایا کریں گے ذبح امام امام کو</p>                                                                                                 | <p>۴۵<br/>         گھڑتے باغبان قصا کو یہ دل گئے<br/>         زعفران کے پھول غنچہ سو فار کھل گئے</p>                                                                                   |
| <p>۴۶<br/>         کس چوٹی کی بلور کی ن کے یہ ن<br/>         دیا حال کا نظار تھا جو کشتن<br/>         ہر دین لہڑے تو لگا کھینچن<br/>         جرات پکاری صرستے سے ہر سونچن</p>     | <p>۴۷<br/>         کرا کے دوشے تھے یہ تعجب کا کرا<br/>         غمین ہوئی یہی تعین زمین دھرم<br/>         رنجی بہار شجاعت تھی پوش پہ<br/>         دھار کے پھول تھوئے مل نیر سچا کرا</p> |
| <p>بڈیل کی طرح اوڑنے کو گھوڑا سٹ گیا<br/>         بازو سے آکے زور علی کا پٹ گیا</p>                                                                                               | <p>۴۸<br/>         تراغ کمان تو رہ گئے پر توئے ہوئے<br/>         ہرغانِ روج اوڑنے کچے بوتے ہوئے</p>                                                                                    |

|                                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                            |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۴<br/>         حور کنان خجایا لوت سے جو وہ اس<br/>         کھو ہو گئے تھے وہ سب بانی سر<br/>         سر داروں پھوڑ گئے قید سب<br/>         جی نہ تھی صدارت کے کچھ نہ</p>                                | <p>۲۳<br/>         حور کو کرا تھا جی کا سر سننے<br/>         داون میں مریچکا تھے پناہ مانگ<br/>         اے پھوان مہر خوت کی زنجیریں اس<br/>         جی چار سو بندھو نہ بڑھ کر</p>          |
| <p>۲۵<br/>         بہا گو مہو بچو کی جو سر جا پکار تھی :<br/>         گردن پر موت موت پر دولت سوار تھی :</p>                                                                                                | <p>ملو خان اٹھا تھا تیغ دو پیکر کی آب کا<br/>         بے چہرہ فلک پر گمان تھا جاب کا</p>                                                                                                   |
| <p>۲۶<br/>         کرب خورق موت سے تو ایک بڑھو<br/>         ہرگز تھی کسی کو کسی دمان نیر<br/>         دیش و پیر اپنے تھے ہی جو جو جو<br/>         لگی ہے پھلک رہا تھا ہر اک کا دل جو</p>                    | <p>۲۷<br/>         جی تھا حور درو گمان کے کب لکھ<br/>         پیچھے تھے جب کہ مو پڑن فانا خواب<br/>         حور سے ہی موت کو بڑا تھا صواب<br/>         بڑا جو خاک پیرا سے شہد اکا شتاب</p> |
| <p>۲۸<br/>         درو نے پائے مہرین بھی چھالے پڑ گئے<br/>         دریا کی بھی زبان میں تنجالے پڑ گئے</p>                                                                                                   | <p>۲۹<br/>         رکھ دیتی تھی وہ رشتہ اُمید توڑ کے<br/>         سرکش کی پہنیک دیتی تھی گردن بڑوڑ کے</p>                                                                                  |
| <p>۲۹<br/>         غازی کا تھا یہ قول کہ رو تو را کہ<br/>         میرا ہے متعلق ہے وہ جو تیرین مرد جو<br/>         اسنے بجا خواں نہ تھے کہا شہر تھے جو<br/>         آجی میں تھے اشاعت کہ کیا کو شہر تھے</p> | <p>۳۰<br/>         حور سے پائی تو کس پر یہی ظن<br/>         وہ ہے اگر مریچ تو یہ ہے یہی تر<br/>         پیشِ ظاہر وہ ہے تو اسے بھی ہے نظر<br/>         دشمن کا دار و لکھ تو اس کے کس</p>   |
| <p>۳۱<br/>         کہہ کر کے ہٹ رہی تھی ترانی سے فوج بھی<br/>         کچھ نہ کہتی تھی کان میں ساحل کے سوج بھی</p>                                                                                           | <p>۳۲<br/>         اور ٹہنے میں ناز کیوں نہ ہو غازی کا سات<br/>         مشوق سبزہ زنگ کے دامن میں ہاتھی</p>                                                                                |

|                                                                                                                                                         |                                                                                                                                                               |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>مومنان بہت فزین چہ ہر دم وہ شیر<br/>منہ پند سہجے ہاؤنچے بادلیں چویر<br/>شیر ایک ہاتھ میں اک ہاتھ میں سپر<br/>شام و گل ہے قودہ عشرت کی سحر</p> | <p>۲۱<br/>ہم از دوزخ کی تیغ کے ڈرے اچھکے<br/>جب وہ چلی تو سیر کیا دین بی گھر اچھکے<br/>چنگی سے بیٹھے جو دہرا آئین لڑکے<br/>دیکھتے ہوئے دامن ویا میں پڑکے</p>  |
| <p>دو نون ہن ساتھ ساتھ یہ حیرت کی بات ہے<br/>دن جو خدا نے خلق کیا اس کی رات ہے</p>                                                                      | <p>ہر سوچ اس کی جانگور و قی ہے آج تک<br/>اعمال ناسر اشکون سے دہوتی ہے آج تک</p>                                                                               |
| <p>۲۲<br/>از ام جی کا ادس سے اشارہ تصغیر<br/>کریچے پڑے کلمے کی ادنیٰ بی گھر<br/>کیا وہ ہے زمین کو لاشوں سے جھپٹ<br/>چانی کھڑے آن تو بھر سے گہاٹ کھٹ</p> | <p>۲۳<br/>نہ سن چو پیل ربی تمی شکر سے نیام<br/>بیتہ دستار و چوٹن و بکتر سے کام<br/>جمع امیر اہل شہادت ہوئی تھی شام<br/>زردی ہوئی نے کام ہی دکھایا تمام</p>    |
| <p>اکاٹ کر پیادے کو سدر پر سوار کے<br/>دم لینہ پھینکے اس پار اوتار کے</p>                                                                               | <p>قالب میں جان تھی نہ کسی بد صفات کے<br/>خالی تھے نقد روح سے کیے حیات کے</p>                                                                                 |
| <p>۲۴<br/>نہ سیر نہ سحر جانی و کس گیا<br/>دل میں جو تھا وہ سوز بھائی دہائی<br/>صفت کو بھلے شہد فتنی دہائی گیا<br/>سہا جی تھا جی و در وانی دہائی گیا</p> | <p>۲۵<br/>مومنان آسیت سے ملک نہ تھا سحر<br/>مومنین یا صفوں کا عالم ادھر ادھر<br/>مردوں کو کسے جناب ہو نہ جیسے جناب<br/>سچے کو باپ روتا تھا اور باپ کو کیر</p> |
| <p>اس کی چمک کی دھاک تھی سہر فو و درج میں<br/>ایسی صفائی بھی نہیں دیکھی ہے موج میں</p>                                                                  | <p>سج رشتہ وار قتل ہوئے تھے سپاہ میں<br/>لڑموتیوں کی اشک تھے تار نگار میں</p>                                                                                 |

|                                                                                                                                                         |                                                                                                                                                                |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۰<br/>شیراز ہوا تھا جنین کمر<br/>تھا زہاب وہ کینچ رہے تھے خار<br/>کمر ہوا تھا سر اک بار وہ خار کا<br/>بھڑکھا سکی بارہ کا شور دسکی دار کا</p>        | <p>۲۰<br/>از آب اپنی بیاک لگے پھیل کر<br/>گئی یہ نمی کہ جو کھینچا نگا جگر<br/>پھیلے تھے قسب میں کہ جاب آتے نظر<br/>مٹی پینا تھا شہر آفتان ہر اک شجر</p>        |
| <p>۲۱<br/>پھینکے تھے جو خوف سے دامن میں خاک کے<br/>پہنچے تھے اچلی بھی ادھین تاک تاک کے</p>                                                              | <p>۲۱<br/>مردے بھی سڑ گئے یہ تمازت بھی مصرین<br/>ردائے اسباب کا دست پہرین</p>                                                                                  |
| <p>۲۲<br/>بڑا بڑا ہلک پتھار میں غازی کی قیصر<br/>کر کر گان فوج خائف سنو ذرا<br/>سوسے انتظار ہیں آج ہی کا تھا<br/>آج بے ہوک پیاس میں رشتہ لگا تھا</p>    | <p>۲۲<br/>یہاں میں بیٹھا دوسرے دیر خزاں<br/>وہ کہ وہ بجا کر دن ہو گیا غار<br/>گہرا کے ڈھونڈے ہی سب ساہلیاں<br/>لوگوں کیست دُوب گئی کشتی بیات</p>               |
| <p>۲۳<br/>جو نعمتیں ملین ہمیں شہ کی جناب میں<br/>پایہ گاہ ادھین عمر سعد خواب میں</p>                                                                    | <p>۲۳<br/>بحرفنا میں طعمہ ماہی آرتھے<br/>تھے تہہ نشین وہی جو بڑے آب تھے</p>                                                                                    |
| <p>۲۴<br/>کہا کہ اب تھے چورس پر گیسوے پتھر<br/>ابھین دوسرے غول سے رشتہ دھین<br/>اُسے تھے آب دینے ہی شمع شمعین<br/>نظر میں وہ چڑی ہوئی گئی کسک شمعین</p> | <p>۲۴<br/>رکتا نہ تھا جوی کا دم کا زار ارات<br/>رکتا تھا پناہ تیر میں سبھا پناہ رات<br/>سہلی پہاں رہے تھے لڑے تیرا دہانت<br/>نوبت ہوئے لگا سکے بے گاہ پناہ</p> |
| <p>۲۵<br/>کیسے ہوئے شکار پڑے تھے دلیر کے<br/>رہ رہ کے خون ٹپکتا تھا پنجے شیر کے</p>                                                                     | <p>۲۵<br/>جلوسے اوسکے شہرہ خو کینہ توڑتے<br/>آب سیاہ مین سے سب تیرہ روز تے</p>                                                                                 |

|                                                                                                                                                                  |                                                                                                                                                                       |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۲<br/>چہرہ ستم کے جلوہ بازی غضب کی<br/>ساری صفیں تھیں صہیب صفا غنیمت کی<br/>مرا کر خیر زاریاں کہاں غضب کی<br/>شیر ذوق سے بلکہ رازہ درانی غضب کی</p>          | <p>۲۱<br/>مغفل غنیمت سے سوار ویا دے بے اثر<br/>بے خوف تھا کہ منہ سے نکلتی نہیں تھی بات<br/>خیر شہد بار سے شکل جو تھی بنات<br/>کبتے غنیمت سے تنہا کہ ہر دم دہا تھا</p> |
| <p>۲۳<br/>نکلا جو صف سے او سکا زبون حال ہو گیا<br/>ایک پڑا ہوا چکر منہ لال ہو گیا</p>                                                                            | <p>۲۰<br/>رنجیر روکتی ہے کہیں فیل مت کو<br/>کیا آگ چھوڑ دیتی ہے آتش پرت کو</p>                                                                                        |
| <p>۲۴<br/>باقی رہی نہ جان جو ازون بین اکرت<br/>سر کر گان فوج کے تھے ڈیڑھ لاکھ<br/>ا دستا و خوف دیتا تھا مسدود بھی تھیں<br/>اب زیست کی تہا سے کہہ نہ کوئی تھی</p> | <p>۱۹<br/>باقی سن پختہ تھی میدان بین جیاد<br/>ڈالوں کی ایک محنت دھندلایا کھیا<br/>شکل تھر پٹے جو کہیں نکل ل گیا<br/>کل فرود تھے تو حکم غائب الحزن تھا</p>             |
| <p>۲۵<br/>شیرازہ کھل گیا تھا کتب مات کا<br/>حیم اجل تھا دائرہ او کی حیات کا</p>                                                                                  | <p>۱۸<br/>مصعصام شعلہ بار ہوا میں بلند تھی<br/>اک نیرہ آگ دشت و غامین بلند تھی</p>                                                                                    |
| <p>۲۶<br/>کھانا جو نہ تو در سے نہ پہنچ گئی<br/>سرک جوں خیر تو بلو بلو پہنچ گئی<br/>تھی بلو سے جیسے تو کہ نہ پہنچ گئی<br/>ہرگز کو پہنچے تو سحر تک پہنچ گئی</p>    | <p>۱۷<br/>بہی تھی موت غائب بین بین شایکت<br/>قتل میں سر کھٹکے ہے گئی ہو تھکت<br/>خزاری کا ایک کہیں ہے میدان غائبیت<br/>چھوڑ دی بین زور دی ہے دیشت</p>                 |
| <p>۲۷<br/>لحمہ ہوا شقی شہر ریدرین کا<br/>کھلے پڑا زبانیہ دوزخ نے تیغ کا</p>                                                                                      | <p>۱۶<br/>عباس رعب و داب میں خیدر سے کم نہیں<br/>اتنا ہی فرق ہے کہ امام اسم نہیں</p>                                                                                  |

|                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                              |
|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۴۱<br/>         پہنچے ہیں آج سرور اوار کا بچان<br/>         بخت ان کی خمیر سے ہے بچان<br/>         اکابر شہسوار زانے ہیں لمان<br/>         مجھ سے یہ ترخ پیرا بھی گئے بچان</p> | <p>۴۱<br/>         شرف میں اگل دہان تو میری لڑا<br/>         راکب کو سوزین کا پھوس دو تو<br/>         سرشت کا دیکھ حال کریں کھو تو<br/>         چاہی میں تھا سے میں تو بہت نہیں تو</p>       |
| <p>۴۲<br/>         چل جائے وارگر خلع بو تراب کا<br/>         چوگان سے پھین لے ابھی گیند اقباب کا</p>                                                                              | <p>۴۲<br/>         یوں دل میں اپنے چاہنے وایکے گھر کر<br/>         معشوق کی نگاہ سے پہلے اثر کرے</p>                                                                                         |
| <p>۴۳<br/>         پہنچا سران فوج دم احتجاج<br/>         پیروز خاک جنگ میں اکی ہوا نشان<br/>         تو اسے جو پکے یوں سے نشان<br/>         ماری تو پاپ سپہ نے پڑا تو جان</p>     | <p>۴۳<br/>         پھل بی بی تھی ادھیں تو اکیان<br/>         بیابان کا اتنی تعین کرین شہین<br/>         منو کی خود سے گئے گھر بچان<br/>         یہ ان میں کم ہوئے ہی گئے گریبان</p>          |
| <p>۴۴<br/>         سرخار وشت گھوڑے کو ہمیں نہ ہو گیا<br/>         شہد بزاوس ستیز میں خون ریز ہو گیا</p>                                                                           | <p>۴۴<br/>         چمکارتے رہے اسے جب تک زمین پہ تھا<br/>         جب باگ ادھنگی فلک منتہیں پہ تھا</p>                                                                                        |
| <p>۴۵<br/>         پہنچا اس سے یک جہاں تیرا<br/>         تھک جائے تو تیرا جو دوسے کی جا<br/>         رزق تھا رویت پریشان مجھ کو<br/>         جلی کا جم شیر کے پیر پر کی چال</p>   | <p>۴۵<br/>         پہنچا روانی ادھی تو دریا اور گیب<br/>         راکب کا ازان پائے کی جا گیب<br/>         تیرا تو تو نے چھوڑ دیا میں ہو گیا<br/>         کویا نہک تھا شہ خون سے اچھا گیا</p> |
| <p>۴۶<br/>         میری کی ذرا تو کنتی بدل گئی :<br/>         ترپا جو خوش دل پہ چہرے چل گئی : :</p>                                                                               | <p>۴۶<br/>         پر یوں کے دل میں دست در نمی من و جال کی<br/>         قدموں سے پایاں تعین آنکھیں سنڈال کی</p>                                                                              |

|                                                                                                                                                                                                                           |                                                                                                                                                                                                               |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۴۴<br/>         انداز تصدیق کار فرزند کار برتیا<br/>         و ہر شب کہ ہر ہوا کو بھی تلتہ تھا پتا<br/>         ہم کہیں تین ہی تھا عالم لطیف کا<br/>         یہ زمین پر گئے اوسے ڈھونڈتا رہا</p>                      | <p>۱۴۴<br/>         ہفت اوسٹے کے طاقت شایر شایر<br/>         میر جوتہا شاد وہ تو گون سنبر تھی<br/>         ہر چہ پیسہ و دہر شاد ہجارتی<br/>         چھوٹا مال حور کی زلف دراز تھی</p>                         |
| <p>دہم و خیال ادسکی روانی سے ڈنگ تھا<br/>         انگھون میں تھا نگاہ کمان میں خدنگ تھا</p>                                                                                                                               | <p>۱۴۴<br/>         رہ رہ کے کیا چمکتے ہیں حلقے رکاب کے<br/>         دو برج نور کے میں تیریں آفتاب کے</p>                                                                                                     |
| <p>۱۴۵<br/>         کھڑا پکا شہر کے تیز غصیب کی چال<br/>         یہی روش ایک دیوی جس سے پاں<br/>         کیونکہ وہ دوسری بوزا نے ہیں بیہوش<br/>         کچھ پاؤں رشک پر ہیں کی ہے ایک کمال</p>                            | <p>۱۴۵<br/>         بستی تھی دور باش جو شوکت حضور کی<br/>         اقبال تو دیتا بہت گم دن غور کی<br/>         ایک برتن کو تیری نورانی تھی نور کی<br/>         کھڑے پہ اپنے تھے کہ تھی بھی ہو کی</p>           |
| <p>۱۴۶<br/>         پیکل سے زیب بڑھ گئی حسن و جمال کی :-<br/>         پیدا ہر ایک نسل سے رویت بلال کی :-</p>                                                                                                              | <p>۱۴۶<br/>         کیا پنجہ لوائے جلالت آب ہے<br/>         طوبا کے سر پہ جلدہ گلن آفتاب ہے</p>                                                                                                               |
| <p>۱۴۷<br/>         ہوا بہت عورت کوئی تھا قاریج از قریب<br/>         مردوں میں خاموشی تھی تو زور میں تھا ہر ایک<br/>         اوسکو پہلے جانتے تھے عیاں جس میں شمس<br/>         سدا کو بھی وہ آنے نہ دیتا تھا اپنے پاس</p> | <p>۱۴۷<br/>         ہر کوئی کہ بہت عیب رخسار تھا وہ<br/>         شاہان روزگار کا بخت رس تھا وہ<br/>         سیر کی کا تھا یہ حال کہ اوسکے جہا تھا وہ<br/>         پاک و پاک حسن و نہ تھا بل خوشگما تھا وہ</p> |
| <p>۱۴۸<br/>         نازی کی شیر غریبہ جو عنری کو ناز بہت<br/>         غازی کی ران باگ پہ نازی کو ناز بہت</p>                                                                                                              | <p>۱۴۸<br/>         پیار فرس تھا دلبر شاہ ہجارت کا :-<br/>         محمود کو عشق نہ ہو گا ایاز کا :-</p>                                                                                                       |



|                                                                                                                                                                                      |                                                                                                                                                           |
|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۲۱۰<br/>         شیرہ فہم کے فہم سے خدا وہ بلیج<br/>         اور دے لکھنے کے لکھنے کے<br/>         بنے لکھنے کے لکھنے کے لکھنے کے<br/>         بنے لکھنے کے لکھنے کے لکھنے کے</p> | <p>۲۱۱<br/>         جنگ کے جنگ کو جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے</p>        |
| <p>۲۱۲<br/>         پیرا ہے پاراب مدو دگار سے<br/>         زخمی وہ شیر جان سے لکھنے کے</p>                                                                                           | <p>۲۱۳<br/>         دیوار آہنی تھی کہ لوہے کا جال تھا<br/>         ہر مت سے گہرا ہوا حیدر کا لال تھا</p>                                                  |
| <p>۲۱۴<br/>         جبر بوری دیکھتے تھے بیا تیر<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے</p>                            | <p>۲۱۵<br/>         جبر بوری دیکھتے تھے بیا تیر<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے</p> |
| <p>۲۱۶<br/>         طاگر بنا کہین کہین طیارہ ہو گیا<br/>         اتنا ہوا بلند کہ سیارہ ہو گیا</p>                                                                                   | <p>۲۱۷<br/>         دیکھا جو جبر ضرب میں حیدر کے<br/>         جبریل یاد کرتے تھے خیر کی جنگ کو</p>                                                        |
| <p>۲۱۸<br/>         جبر بوری دیکھتے تھے بیا تیر<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے</p>                            | <p>۲۱۹<br/>         جبر بوری دیکھتے تھے بیا تیر<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے<br/>         جنگ کے جنگ کے جنگ کے</p> |
| <p>۲۲۰<br/>         پیاسا جو لڑا ہوا تھا خلف بوترا ب کا<br/>         لاتی تھی بھر کے موج کٹورا جناب کا</p>                                                                           | <p>۲۲۱<br/>         بڑھتا تھا بڑھتا غیظ میں آنکھیں نکال کے<br/>         ہر اپنی وال کے</p>                                                                |

|                                                                                                                                                                                             |                                                                                                                                                                                                           |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۲۸<br/>         غصہ چڑا ہو قہر بڑا دس خسرو کو<br/>         اپنے دیوتاؤں خوں خصلت شہزادو<br/>         وہ تاج بھاسو کو تران میں ہزار کو<br/>         بیخبر خاک کرتا تھا ہر اک قہار کو</p> | <p>۱۲۷<br/>         ہمو کو شہرہ کی تھی اور بیخبر کی پیکر<br/>         روزان تھے ہر گناہی چرخ پر ملک<br/>         بھاگے یا دے تیرے سواروں کو دیکھ<br/>         بھڑکا تو قہار ہوا کہ زمین سے فلک تک</p>     |
| <p>۱۲۹<br/>         نعرہ تہا نور چشم امیر عرب ہون میں<br/>         یوں میں جان لو کہ خدا کا غضب ہون میں</p>                                                                                 | <p>۱۲۶<br/>         چھینٹوں سے خون کے بدلے ہو کر سب کو رنگ<br/>         گھوٹے جو سبزہ رنگ تیرے وہ بھی سرنگ تھے</p>                                                                                        |
| <p>۱۳۰<br/>         اچھی چپک لے تیغ یہ سنبھلا دو کر<br/>         اس کے لیے جو بات قواد کج کار کا<br/>         دن ہو گی تہا رات خبر اسخوڑا<br/>         رستہ مٹوتے ہوئے پیچھے تھے پڑھا</p>   | <p>۱۲۵<br/>         بہرام آ جا تھا تو دست سے رنگ زرد<br/>         بہرام کو کے تھے اور ہواؤں کو مسدود<br/>         تان کھینچ کر تھی اس کا حال پرورد<br/>         خانہ کی دہائی دینے لگا پیر سے لا جورد</p> |
| <p>۱۳۱<br/>         پٹا شہر بر خھر کو لاشوں سے پاٹ کے<br/>         دو کر دیا نظر کو بھی پتلی میں کاٹ کے</p>                                                                                 | <p>۱۲۴<br/>         گرد اتنی جم گئی رخ زیبائے روز پر<br/>         بننے تھے ذرے تیرے عالم مسرور پر</p>                                                                                                     |
| <p>۱۳۲<br/>         زبان سے تھے زنا اور کشتہ زبیکہ<br/>         پیا جگر سوار و خارش مل گئی اور<br/>         تیرے چل رہی تھی وہ ششون بیکر<br/>         جا بجا وہ جہاں میں بولے یہ ابل شر</p> | <p>۱۲۳<br/>         سبب ہیں موت سے قتل ان خدی سے تھی کیا<br/>         یہ فوج تہا کہ تھی تھی گئے کیا بار<br/>         کیا اس نے تیرے کو روز کی تھی بار<br/>         کیا اس نے تیرے کو روز کی تھی بار</p>   |
| <p>۱۳۳<br/>         دیکھو وہ مانو نظر یا ستارے میں<br/>         معشوق کج ادا کا ہے چہرہ نقاب میں</p>                                                                                        | <p>۱۲۲<br/>         کہا کہا کے زخم پشت غریب ہر لگتے تھے<br/>         اس بے زبان کے پاؤں بھی پیچھے نہ لگتے تھے</p>                                                                                         |

|                                                                                                                                                                                                 |                                                                                        |                                                                                                                                                                                                              |                                                                                                   |                                                                                                                                                                                                      |                                                                                                   |                                                                                                                                                                                           |                                                                                     |                                                                                                                                                                                                     |                                                                                 |                                                                                                                                                                       |                                                                  |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۳۴۱<br/>         لا کھنویا کے ڈیوٹیکس نہ خراب<br/>         تھی اور کشمکش عظیم کر رہا جائے شکریہ<br/>         وقت اخیر بھی یہی دل افشاح و تاب<br/>         دیکھا دیکھے رہا فرزند بوزاریہ</p> | <p>طالق جو طاق ہونے لگی رامواری کی<br/>         گردن پھرا کے تکتا تھا صورت سوار کی</p> | <p>۱۳۴۲<br/>         حکم عقوبت سے کہتے تھے وہ خانا خانا<br/>         دیکھیں اس کو سامنے سے اس کی تھی تیرا<br/>         رہتے تھے تیرے بھی نہ خود تھی نہ چور<br/>         دشمن سے چور ہو گیا فرزند بوزاریہ</p> | <p>غل تھا کہ اس جسری کو نہ ہر گز امان و و<br/>         تیر دن سے بڑھ کے مشک سکینہ کو چہان و و</p> | <p>۱۳۴۳<br/>         بیٹے باجوان تھی چار دن لڑن لڑن<br/>         ہر ایک پہ کہتے تھے اندر تیر ز<br/>         دانیہا پیر سے دیکھو تیرے کسے شکریہ<br/>         داماد سے خود تھے ہو گیا پیرا علم کار</p> | <p>ترکش گرا تھا دوش سے کلک کمان کے ساتھ<br/>         شانوں سے دونوں ہاتھ جہا تھے نشان کے ساتھ</p> | <p>۱۳۴۴<br/>         بیٹے جو تین روز سے تیرا دل تیرا<br/>         دیکھا نہ جوش میں تھی غیرت عور<br/>         دیا ہے جھکے لاسنے کے شکر تیرا<br/>         غار کا کر لائیں ہستی ہوا تیرا</p> | <p>خیل ملا لنگہ کے سپہ دار ہو گئے :<br/>         کٹوا کے مات جعفر طیار ہو گئے :</p> | <p>۱۳۴۵<br/>         مارا کی سنہ قریب ایک گز آ رہی<br/>         ضربت بھی سخت جان سپہا کی تھی تیری<br/>         چھوٹی نہ ملکہ دھتورن سے تھی چو تیری<br/>         رہا ہے جھکے پاؤں کی تیرے کی انی</p> | <p>دیکھا فلک کی سمت بصد یاس گر پڑے<br/>         پشت فرس سے حضرت عباس گر پڑے</p> | <p>۱۳۴۶<br/>         دیوڑھی پہ بوجھ اس کما<br/>         آئی صدا سے حضرت شہزادان<br/>         بیٹے پیرا تیرے جہاں باجوان<br/>         ہے یہ غلام آپ لاک دم کا جہان</p> | <p>وقت اخیر سے شہزادان نے<br/>         پیرا تیرے جہاں باجوان</p> |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|----------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------|

|                                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                                   |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۲۱<br/>         چھوٹی صدا بجان میں حضرت کے ایک<br/>         دن کو پڑے بیٹے کے شر یہ حال زار<br/>         فرمایا ہے پھٹے بین عباس نام وار<br/>         حضرت کی خیر بھائی کی بھائی تیرے تار</p> | <p>۱۲۲<br/>         غم غم میں بھائی کے کہتے ہوئی تھی<br/>         منظر ادا ہوئی زور عباس خوش حال<br/>         تھی تشنگی سے غش میں سکنے کا تھکا<br/>         نصیحتاں تھی کہ سب سے مل کے مال</p>    |
| <p>۱۲۳<br/>         یہ داغ اوٹھایا گود میں غازی کو پال کے<br/>         کس سے کہوں جو لائے وہاں لگے منہ پال کے</p>                                                                                 | <p>۱۲۴<br/>         سنکر چچا کا نام وہ غش سے اچھل پڑی<br/>         اک کوزہ لے کے فیض سے باہر نکل پڑی</p>                                                                                          |
| <p>۱۲۵<br/>         آئے یہ سنے اکبر نام و تمیز ش<br/>         رہ پڑے جو کے روکے شرین کی لگا<br/>         فرمایا شریفی سے اچھے دو بیٹے<br/>         بیٹا پڑے دیں میں تم ہو گئے تباہ</p>            | <p>۱۲۶<br/>         آئی بے بس ہوئی زبان پی پی میر ک<br/>         سٹی ہوئی پانی لائے بین عباس نام وار<br/>         دو بتا دیر سے چچا جان میں کہ<br/>         ہے کس غضب کی پیدیں کہ پہلے لگا جا</p> |
| <p>۱۲۷<br/>         لاؤں کہان سے میں وہ حق کے خدائی کو<br/>         ہے بہ اجل نے چھین لیا مجھے بھائی کو</p>                                                                                       | <p>۱۲۸<br/>         پانی ہے نہ دینگے تو کس کو پانی ننگے<br/>         مر جاؤ گئی ابھی میں اگر وہ نہ آینگے</p>                                                                                      |
| <p>۱۲۹<br/>         آج کے یہ حضرت زینب نہیں شکیر<br/>         کتنی تھی کس کو پہنچے ہر دم وہ سوگرا<br/>         ہے بے چارے جان سے حیر کا یادگار<br/>         زینب بھائی چاندی صورت کی ہندوار</p>   | <p>۱۳۰<br/>         آج کے یہ روتھ ہے ہوسے بچے ایک<br/>         جب جا پڑے تھے خاک پہ عباس نام وار<br/>         ہے بے نام دین کو بھائی تھی تیر<br/>         کہتے تھے بھائی تو دے گئے تم میری کم</p> |
| <p>۱۳۱<br/>         شے سے بھی پوگے خواہر کو یا نہیں<br/>         صورت بھی اب دکھاؤ گے خواہر کو یا نہیں</p>                                                                                        | <p>۱۳۲<br/>         درمیش آج منزل آریک گود ہے<br/>         آنکھوں سے سو جھٹا ہے نہ پاؤ نہیں زور ہے</p>                                                                                            |

|                                                                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                        |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>۱۲۱<br/>         کجھ پیر خدا میں اسے سرفراز جو ایک<br/>         کر کر کجھ پیر تانی حیدر جو ایک<br/>         یک سو رہا ہے خاک پہ ادھر جو ایک<br/>         اس میرے پیر اس میرے خدا جو ایک</p> | <p>۱۲۰<br/>         ہر قسم تو گیا کہ ہے دنیا ہے اب بھرا<br/>         تیرے ہو جو کہ راہ کے کو دھڑا دھڑا<br/>         رہتے دو تصویر دیوار تو تیری میرے<br/>         ہے بے بین رو رہا جو تین کچھ نہیں</p> |
| <p>۱۲۲<br/>         مونس میرے رفیق مرے مہربان مرے<br/>         زندہ یہ پیر رہ گیا اسے نوجوان مرے</p>                                                                                           | <p>۱۲۱<br/>         اب کچھ نہیں ہے دیر نکلنے میں جانے<br/>         تیرے بدل گئے مرے کر پل جو اسی کے</p>                                                                                                |
| <p>۱۲۳<br/>         کہ میرا کو مقام کے جب سوے میرا<br/>         جو بات کہ گئے تھے وہ غلطی میں<br/>         چلتے تھے وہاں کہ میرے کوئی بات<br/>         فرق ایک ہے اب بعد تیرے بات</p>          | <p>۱۲۲<br/>         اب بے بیگم ہے پہلے لڑنے کا<br/>         کہتا رہا میں آپ پر وانی خدا<br/>         علامتوں کو جو ہے کی جنگ کی رہا<br/>         ہے بے بیگم ہے پہلے لڑنے کا</p>                        |
| <p>۱۲۴<br/>         ہے بے خدک جسم میں پوست ہو گئے<br/>         بازو ہمارا توڑ کے میدست ہو گئے</p>                                                                                              | <p>۱۲۳<br/>         کو دے میں میرے ہوش غلبا لا تھا یا نہیں<br/>         میں بھی تھا را چاہتے والا تھا یا نہیں</p>                                                                                      |
| <p>۱۲۵<br/>         کہ میرے شہادت پہا کر نصیب رکھا<br/>         کہ میرے پہا کر نصیب پہا کر نصیب رکھا<br/>         ہاں کی ہے لاشی علم واد با ونا<br/>         ہونے کے لڑکے یہ سلطان کرنا</p>    | <p>۱۲۴<br/>         میں تین سنی ہو گیا شہید کی صرا<br/>         انجھوں کو کہوئے لے خدایا<br/>         آہستہ کی یہ خوف کہ اس بھڑا بھڑا<br/>         ہاں پہا کر نصیب پہا کر نصیب رکھا</p>                |
| <p>۱۲۶<br/>         تیرے ہو کچھ ہماری نہ اپنی سناتے ہو<br/>         تیرے نامدار ہمیں پہاڑے جاتے ہو</p>                                                                                         | <p>۱۲۵<br/>         رتبہ بہت ہے تیرے تین پانچ<br/>         فہرہ وہ تیرے لئے کوئے تین</p>                                                                                                               |



— سوے ہوایا اسے زیر تعلیم انہوں نے

دعربی واردولی زباندانی میں معتد بہ لیاقت پیدا کی طبع موزوں خلد ادبھی شعر  
 کہنے لگے تو خوش فکر شاعروں میں ان کا شمار ہونے لگا جس کا ثبوت یہ ہے  
 کہ مولوی عزیز مرزا مرحوم معتد امور عام نے ان کے دیوان غزل کو اپنے  
 مصارف سے چھپوایا اور مقبول عام ہوا یہ دوسرا دیوان حلاموں  
 اور قصیدوں اور مرثیوں کا اس کے بعد مرتب کر کے خود چھپوایا ہے خدا  
 اس کو بھی حسن قبول عطا کرے اور ابھی بہت سا کلام چھپنے کو باقی ہے  
 اگر اہل ملک نے اس دیوان کی بھی ویسی ہی قدر کی تو انشاء اللہ تیسرا دیوان  
 بھی چھپ جائے گا۔

حیدر یا خنگ بہادر طباطبائی

|          |        |             |              |    |                  |           |              |    |
|----------|--------|-------------|--------------|----|------------------|-----------|--------------|----|
| بار بندہ | استغاث | ۶ مصری ادبی | ۱۴ مصری ثانی | ۱۸ | ذی               | دینے      | ۱۴ مصری ثانی | ۱۸ |
| یکم      | اڑ     | ۱۸          | ۱۸           | ۲۲ | مہم              | مہم       | ۱۸ مصری ادبی | ۱۸ |
| میں      | صدیق   | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | کے               | کے        | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| مزرع     | جائزہ  | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | چھانے            | چھانے     | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
| سے       | بیم    | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | ہونٹ             | ہونٹ      | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| گنبد     | بن     | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | اکڑنا            | اکڑنا     | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
| بخت      | مردع   | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | ناٹے             | ناٹے      | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| علمدار   | سے     | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | مری              | تری       | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
| گلزار    | گیند   | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | اس               | اس        | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| مجرئی    | سخت    | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | پہ               | پہ        | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
| خط       | علمدار | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | رکاو نیہ         | رکاو نیہ  | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| ہوں      | گلزار  | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | ہیں              | سے        | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
| بزم گز   | مجرئی  | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | لب جو بے دہر کوہ | جود       | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
| بیشین    | خط     | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | صوت              | صوت       | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
|          | ہو     | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | مشتاق            | مشتاق     | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
|          | تیرنگ  | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | پہ               | پہ        | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |
|          | بیشین  | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | خلیل اللہ        | خلیل اللہ | ۲۲ مصری ثانی | ۲۲ |
|          |        | ۲۲          | ۲۲           | ۲۲ | مہبط             | مہبط      | ۲۲ مصری ادبی | ۲۲ |

پہننا  
اشاہ  
خوبی  
بیت  
اس  
بھی  
سم

عافت  
بگڑے  
نگالے  
سجنا  
ڈور  
چھیلے  
جگر  
ترازو  
وسے  
باس  
بے  
سار

پہننا  
شاہ  
خولی  
ہیبت  
اوس  
بھی  
روپا  
بھی  
شفاعت  
بگڑے  
ہے  
نگالے  
سجنا  
ڈور  
چھیلے  
جگر  
ترازو  
اوسے  
پایس  
تے  
سار

۶۰  
۷۳  
۷۵  
۷۸  
۸۰  
۸۲  
۸۳  
۸۵  
۸۷  
۸۹

چھلے  
مجھ  
کسی توڑ  
شام  
دکھ  
بیچ  
چلے  
جی  
تیر  
تقریب  
الکھائی  
چھیتی  
گمراہ  
نہیں  
رکنا  
ذر  
سانچے  
دہ  
جاٹا  
بہنا

کسی کی توڑ  
شام  
دکھ  
بیچ  
چلے  
جی  
تیر  
تقریب  
الکھائی  
چھیتی  
گمراہ  
نہیں  
رکنا  
ذر  
سانچے  
دہ  
جاٹا  
بہنا

۲  
۶  
۲  
۵  
۵  
۶  
۵  
۲  
۳  
۱  
۶  
۵  
۶  
۲  
۵  
۵  
۶  
۲  
۶  
۲  
۲  
۱۳

۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۹  
۱۵۵  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۲  
۱۳۵  
۳۲  
۳۸  
۴۰  
۴۶  
۴۶  
۸۱  
۸۹  
۱۱۳  
۲  
۲  
۱۳

۹۳  
۹۳  
۹۵  
۹۷  
۱۰۷  
۱۰۷  
۱۰۷  
۱۰۷  
۹۳  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۰۰  
۱۱۱  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۹  
۱۲۳  
۱۰۸  
۱۰۳  
۱۰۶

میر  
کوہر











